U5547 P Date 19-12-09

tle – QANOON – WAASTE SEEN TAIFIK SOCIETY KE

eator – Sayyed Ahmad Khan.

ublisher – Sayyed Ahmad Khan (Ghazipur).

ate – 1862.

ages – 198.

ubjects – Seen Taifik Society; Qanoon – Sayyed Ahmad Khan; Sayyed Ahmad Khan – Aligarh Muslim University.

قانون

واسطے

سین ٹیفک سوسئیٹی کے

غازی پور

سید احمد خاں کے پرئیویٹ پریس میں چھپا

۱۸۶۴ء

قانون

واسطے

سین ٹیفک سوسئیٹی کے

غازیپور

ید احمد خاں کے پرائیوٹ پریس میں چھپا

۱۸۶۴ع

قانون سوسئیٹی

لقب اور مقصد

مجمع کا نام سین ٹیفک سوسئیٹي یعنی علمي سوسئیٹي
اور مقصد اسکا یہہ ہوگا *
ان علوم اور فنون کي کتابونکا جنکو انگریزي زبان میں یا
اورکسي زبان میں ہونیکی سبب ہندوستا نے نہیں
کتی ایسي زبانون میں ترجمہ کرنا جو ہندوستانیوں کے عام
میں ہوں *
کے قدیم مصنفون کي کمیاب اور نفیس کتابون کا تلاش
نا اور چھاپنا *
کسي مذہبي کتاب سے سروکار نہوگا *

مقام سوسئیٹي

مستقل مقام سوسئیٹي کا انجام کو الہ‌آباد ہوگا مگر جب *
وسئیٹي بخوبي نہ چل نکلی اسوقت تک اسکا مقام ان
زمیں ہوویگا جہاں سید احمد خاں صدورالصدور کا
رہیگا *

بناوٹ سوسئیٹي کي

سوسئیٹي میں (اول) معاون میمبر (دوسری) انریري
میمبرے) رفقاے سوسئیٹي ہووینگی *
معاون میمبر دوقسم کے ہونگی (اول) میمبران حضوري
میمبر جو ایسی مقام میں یا اسکے قریب رہتے ہوں جہاں

سوسئیٹي کا اجلاس هوتا هو (دوسرے) میمبران مکاتبت
میمبر جو اُس مقام سے جهان سوسئیٹي کا اجلاس هوتا هو فاص
کے سبب سوسئیٹي کے جلسه میں شریک نهوسکیں اور بذر
کتابت کے سوسئیٹي سے ارتباط رکهیں *

۵ میمبران حضوري اور میمبران مکاتبت کي تعداد غیر
هوگي *

۶ اذریري میمبروں کي تعداد دس سے اور رفقاے سوس
تعداد پانچ سے زیاده نهوگي اور صاحبان ڈریکٹر پبلک ا
بنگال اور شمال مغرب اور سنٹرل انڈیا اور اوده اور پنجاب
وقت بشرطیکه وه قبول کریں اذریري میمبر هونگے *

۷ سب قوموں کے لوگ سوسئیٹي کے میمبر هوسکیں

ذکر میمبران

میمبران معاون

۸ وه سب لوگ جو سوسئیٹي میں میمبر هونے کے
اول مجمع کے دن سے پیشتر یا آسي روز اپنا اراده ظاهر
بطور میمبران معاون کے تسلیم کئے جاوینگے *

۹ اینده کو سوسیٹي میں میمبر هونے کے لیئے هر
ایک میمبر تجویز کریگا اور دوسرا میمبر آسکي تائید کریگا اور
سوسئیٹي کے اجلاس میں پیش هوگي اور شخص مجوزه
یا نامنظور هونے کے لیئے گولیاں ڈلوانے سے میمبروں کي رای
آسکي جایز تقرر کي تکمیل کے واسطے سات میمبروں سے کم
هونا نهیں چاهیئے اور میمبروں کي کثرت راے پر آسکي تقرر
هوگا اور ترجیح کي منظوري دینے کا پریسڈنٹ کو حق هوگا

۱۰ هر ایک میمبر کو اختیار هوگا که وه سوسئیٹي

ت کرے کہ امیدوار کا تقرر آیندہ اجلاس تک ملتوي رہے *
جولوگ میمبر مقرر ہونگے وہ اپني تقرر کي اطلاع في‌الفور
سئیٹي سے معہ ایک رسالہ قانون سوسئیٹي کے پاوین گی
وقت سے آس قانون کے پابند ہونگے *
ہر ایک معاون میمبر آس مہینے کي پہلي تاریخ سے
ں آنکا تقرر ہوا ہے اخیر سال تک چندہ بحساب دو روپیہ
في‌الفور دیوینگے اور آیندہ ہر سال کا چندہ ماہ جنوریمیں
یا جایا کریگا اگر کوئي میمبر اپني رغبت سے کچھہ نقد یا
وسئیٹي کو عطا کریگا تو سوسئیٹي شکر گذاري سے آسکو
ب *
جسقدر صاحبان انگریز میمبر ہونگی جب تک ہندوستان
نگی زر چندہ ادا کرتے رہینگی اور جب وہ ہندوستان میں
نگی تو آنسی درخواست کیجاویگي کہ آس مہینی کي
جسمیں وہ واپس آے ہیں زر چندہ حسب معمول

میمبر نئي سالکی شروع ہونے پر آس سالکا زر
کي ادا کرنیکي درخواست کیجاویگي اور اگر وہ آسکو ادا
سکو یکم اپریل اور یکم جولائي کو بذریعہ خط کے زر چندہ کا
دلایا جاویگا اور اگر یکم اکتوبر سے پہلي چندہ ادا کرنے
ر ہوگا تو آسکا نام میمبرونکي فہرست میں سے خارج کیا
سکي اطلاع کاغذات سوسئیٹي میں مشتہر کیجاویگي *
آن میمبرونکو جنپر زر چندہ باقي رہیگا سوسئیٹي کے کسي
نظوري کرنیکي اجازت نہو گي *
وئي میمبر جبتک آسنی اپنا زر چندہ پیشگي ادا نکیا
حق کا مستحق نہوگا *
تمام میمبران سوسئیٹي حقوق خاص وعام مندرجہ ذیل کے

مستحق هونگی *

۱ تمام عام مجمعونمیں موجود هونا اور منظوری کرنا

۲ سوسئیٹی میں تقرر میمبر کے واسطے امید وارونکا پیش کرنا یا تجویز کرنا *

۳ عام معمولی مجمعونمیں تماشا دیکھنے کے واسطے لوگونکو لانا *

۴ سوسئیٹی کے دفتر اور کتب خانه میں ذاتی رسا[ئی] رکھنا اور چھپی هوئی اور قلمی نسخونکو جو سوسئیٹی کا مال [ه]ے دیکھنا اور کتب خانه میں سے کتابوں وغیره کو باهر لیجانیکا بھی [مست]حق هوگا مگر جو قواعد اِس بابمیں کونسل کارپرداز مقرر کریگی آن[کا] بجالانا آنکو ضرور هوگا *

۵ جو کتاب سوسئیٹی میں چھپی گی اُسکا ایک نس[خ]ه اور نیز ایک نقل هر پروسیڈنگ یعنی روئداد سوسئیٹی کی اُن کو بلا قیمت ملیگی *

۶ علاوه اُسکے اگر اور کوئی نسخه وه لینا چاه[ین]گی تو اُس قیمت پر جو کونسل کار پرداز تجویز کریگی اُن [کو ملینگ]ی

۱۸ هر ایک میمبر سکرتر سوسئیٹی کے نام چٹھی [لکھ]کر اپنا نام خارج کرا سکتا هے مگر اُس تمام سال کا چنده اُسکو ادا کر[ن]ا هوگا اور جبتک تمام روپیه جو کچھه سوسئیٹی کا اوسپر واجب هو ادا نکردی اور تمام کتابیں اور اسباب سوسئیٹی کا جو اُسنی عاریتاً لیا هو واپس نکردے یا اگر وه جاتی رهی هوں یا اُن میں کچھه نقصا[ن] آگیا هو اُسکا بخوبی معاوضه نکردی زر چنده اُسپر واجب رهیگا *

۱۹ جس میمبر نے چٹھی لکھکر اپنا نام خارج کرا لیا هو وه دوباره میمبر مقرر هوسکے گا اور نیز اُسکو اختیار هوگا که زر چن[د]ه ادا کرکے اپنی چٹھی جسکے ذریعه سے اُسنے اپنا نام خارج کرایا هے واپس کرلے اور ایسے حالت میں اوسکی مقرر هونیکے لیئی قواعد تقرر [م]یمبرانکی

تعمیل ضرور نہو گي بشرطیکہ تاریخ تحریر چٹھي اخراج نام سے بارہ مہینے کے اندر اطلاع واپس لینے چٹھي کي کي ہو *

۲۰ اگر کوئي میمبر سوسیئٹي یا کونسل کارپرداز کے قواعد یا احکام کي نافرماني کریگا یا کسي عام مجمع میں کسي بدچلني کا ملزم ٹہریگا وہ سوسیئٹي سے خارج ہو سکیگا *

۲۱ جب کسي میمبر کے سوسیئٹي سے خارج کرنیکي کوئي وجہہ ہو تو یہہ امر کونسل کارپرداز کے روبرو پیش کیا جاویگا اور اگر کونسل واجب عاقبت اندیشي کے بعد بکثرت راے اُس میمبر کے خارج کرنیکي درخواست سوسیئٹي سے کریگي تب پریسڈنٹ سوسیئٹي کے کسي عام معمولي مجمع میں کرسي پرسے کونسل کارپرداز کے اِس قصد کي اطلاع دیگا اور اُسکي آیندہ اجلاس میں اُس درخواست کي منظوري لیجائیگي اور کثرت راے پر فیصلہ ہوگا بشرطیکہ اُس مجمع میں سات میمبروںسے کم موجود نہوں *

میمبران مکاتبت

۲۲ ہرایک میمبر جو مقام سوسیئٹي سے دور رہتا ہے اور اس سبب سے سوسیئٹي کے اِجلاس میں شریک نہیں ہوسکتا اُسکو سوسیئٹي سے خط وکتابت رکھنے کا استحقاق ہوگا *

۲۳ جو میمبر کہ سوسیئٹي سے خط وکتابت کریں اُنکو چاھیئے کہ اپنا خط یا پولندہ یا جوکچھہ سوسیئٹي میں بہیجیں بعد اداے محصول کے روانہ کریں اُسکا جواب سوسیئٹي کے خرچ سے دیا جائیگا اگر مضمون اُنکا کاروبار سوسیئٹي یا اُسکي بھلائي سے علاقہ رکھتا ہوگا نہ کسي اور حالت میں اور جس کسي میمبر سے خود سوسیئٹي اپني غرض سے خط وکتابت کرنا چاھیگي اُسکي دونوطرفکي تمام اخراجات کي ذمہ دار سوسیئٹي ہو گي *

انریري میمبر

۲۴ انریري میمبر ایسي لوگ ہونگي جو بسبب اپني

قابلیت اور علم کے نامور ہوں یاعلوم اور فنونکی ترقی میں اور لوگوں کو دلیر کرنے اور رغبت دلانے میں مشہور ہوں یاسوسئیٹی کی خدمات بجا لانے میں اُنہوں نے اپنا ایک خاص حق ثابت کیا ہو اور طاقت ادا کرنے زر چندہ کی نرکہتے ہوں یاقانون سوسئیٹی نے اُنسی چندہ لینا ضرور نہ سمجھا ہو *

۲۵ جب کہ انریری میمبرونکی تعداد میں کچھہ کمی ہو تو کونسل کارپردازکو کسی اُمیدوار کی سعی کرنیکا اختیار ہو گا اور کونسل کار پرداز کو اُس شخص کے اُس عہدہ پر مقرر کیئی جانیکی حقوق بھی بیان کرنے ہونگے اور اُس شخص کے تقرر کے لیئے بطور اور میمبروں کے تقرر کے گولیاں ڈلوانے سے میمبروں کی راے لیجاویگی اور کثرت راے پر تصفیہ ہوگا *

۲۶ انریری میمبروں سے زر چندہ نہ لیا جائیگا مگر اُنکو اپنی خوشی سے اختیار ہوگا کہ کسیقدر نقد و جنس بطور عطا کے سوسئیٹی کو دیویں *

۲۷ تمام عام و خاص حقوق جو اور میمبروں کو ہیں وہ سب انریری میمبروں کو بھی ہونگی اور مانند اور میمبروں کی سوسئیٹی سے خارج ہوسکیں گی *

رفقاے سوسئیٹی

۲۸ رفقاے سوسئیٹی ایسی شخص ہونگی جو بسبب تحصیل علم یا علوم کے نہایت نامی ہوں مگر میمبری کے عہدہ پر مقرر ہونیکا اُنکو کچھہ خیال نہو *

۲۹ رفقاے سوسئیٹی کی تجویز کونسل کار پرداز سے ہوگی اور اُنکی تقرر کی تکمیل کے لیئی سوسئیٹی کے اجلاس میں مانند اور میمبروں کی گولیاں ڈلوانے سے میمبروں کی راے لیجاوے گی اور کثرت رای پر تصفیہ ہوگا *

۳۰ رفقای سوسئیٹی کو بھی وہی حقوق عام و خاص حاصل

هونگے جو اور میمبروں کو هیں مگر آنکو کسي معاملہ سوسئیٹي میں منظوري کرنے کا یا سوسئیٹي میں کسي عہدہ پر مقرر هونیکا حق نہوگا اور ماسواہ اور میمبروں کے سوسئیٹي سے خارج هوسکیں گی *

اجلاس‌هاي سوسئیٹي

اجلاس عام

۳۱ کوئي اجلاس میمبران سوسئیٹي کا جس میں پانچ یا زیادہ میمبر موجود نہوں کاروبار کرنیکی لیاقت نرکهیگا *

۳۲ تمام عام اجلاسوں میں پریسیڈنٹ چیرمین هونگے اور اگر وہ موجود نہوں تو نایب پریسیڈنٹوں میں سے کوئي چیرمین کیئے جاوینگے اور اگر وہ بهي موجود نہوں تو میمبروں میں سے کوئي برتر میمبر جو آسوقت موجود هو تمام حکومت اور حق اور اختیار پریسیڈنٹ کا رکہیگا *

۳۳ منظوري ظاهر کرنیکے لیئے معمولي طریقہ هاتهہ آٹهانے سے هوگا لیکن اگر کوئي موجودہ میمبر چاهیگا تو گولیان ڈلوانے سے میمبروں کي منظوري حاصل کیجاویگي *

۳۴ بہت سے میمبروں کا تصفیہ جو اجلاس میں منظوري کرتے هیں گویا مجمع عام کا تصفیہ سمجہا جاویگا مگر سوسئیٹي کو اختیار هوگا کہ بجز آن مقدمات کے جو قانون سے قرار پائي هیں کسي امر کے باب میں تمام غیر موجودہ میمبروں سے راے طلب کرے اور اس رایکے طلب کرنیکا خرچ بموجب دفعہ ۲۳ کے سوسئیٹي کے ذمہ هوگا تمام چٹهیاں اور مراسلے ایسے معاملوں میں سکرٹري کي طرف سے هونگے اور آسیکے نام پر آوینگے *

۳۵ جب کہ راے دونوں طرف برابر هوگي تو چیرمین دوسري یا ترجیح کي منظوري دیگا *

۳۶ معاملات کاروبار روز مرہ کے سوا اگر اور معاملات کا سوسئیٹی کے عام اجلاس میں ردوبدل کرنیکے لیئے پیش کرنیکا ارادہ ہو تو اسکی اطلاع ایسے اجلاس میں کرنی ضرور ہوگی جو اُس اجلاس سے پیشتر ہو جس میں اُس مقدمہ کا فیصلہ کیا جائیگا اور اگر یہہ اعتراض برپا ہو کہ وہ مضمون کسی خاص ردوبدل کا روز مرہ کے معاملات سے متعلق ہے تو اُس اعتراض کا تصفیہ چیرمین یعنی صدر مجلس کو فرمانا ہوگا *

۳۷ تمام تجویزیں متعلق خرچ اور تقرر یا برخاستگی افسران اور ملازمان اور تبدیلیہاے بندوبست اور عموماً تمام معاملات امراہم کی اطلاع اول تو اجلاس عام میں درستی سے ہونی چاہیئے اور بعد کو کونسل کارپرداز کو واسطے رپورٹ کے سپرد کی جاویں اور جبکہ یہہ رپورٹ گذر چکیگی تو سالانہ عام اجلاس یا کسی خاص اجلاس میں جو اس مطلب کے لیئے کیا جاوے اُن کا تصفیہ ہوگا جسمیں سات میمبروں سے کم موجود نہوں اور اگر یہہ تجویز قانون کی ترمیم یا تبدیل کرنے کے باب میں ہو تو سوسئیٹی کو بموجب دفعہ ۳۰ کے اختیار ہوگا کہ اُس میں تمام میمبروں سے راے طلب کرے *

۳۸ کسی معاملہ پر جو سوسئیٹی میں پیش کیا جاوے اور میمبران کثیر نے اُسکا تصفیہ کیا ہو ہر میمبر کو اُسکے برخلاف اپنی راے لکھنے کا حق ہوگا *

۳۹ سوسئیٹی کے عام اجلاس تین قسم کے ہونگے ایکسالانہ دوسرا معمولی تیسرا خاص *

سالانہ عام اجلاس

۴۰ سالانہ عام اجلاس جنوری میں اُس سال کے لیئے کونسلوں اور افسروں کے مقرر کرنے اور سوسئیٹی کے مداخل اور مخارج اور عام مطالب کی سالانہ رپورٹ کے ملاحظہ کرنے اور اُسکی کیفیت سننے کے واسطے ہواکریگا اور نیز واسطے تصفیہ کسی اور معاملہ کے جسکی اطلاع بطور واجب ہوچکی ہے *

سوسئیٹی اُن تمام میمبرونکو جو مقام سوسئیٹی میں رہتی ہیں
اور درخواست کرنے پر باہر رہنے والی میمبرونکو بھی اطلاع دیگا ٭

۴۸ عام معمولی اجلاسونمیں کار وبار کاانصرام حسب ذیل ہوا کریگا ٭

۱ جہانتک کتابیں ترجمہ ہوئی ہوں اور چھپی ہوں موجودہ میمبران سوسئیٹی کے ملاحظہ میں گذرانی جاوینگی اور وہ تیار کام کی صفائی اور مناسب مقدار کو جانچیں گی اور بالاتفاق یا علحدہ علحدہ اپنی راے لکھدیں گی ان رایوں کو کونسل کارپرداز کے سپرد کیا جاویگا اگر اُس کارروائی پر کوئی نا رضامندی ظاہر کی گئی ہوگی تو کونسل اُس نارضامندی کے رفع کرنیکی تجویز کریگی اور اُسکی رپورٹ اینده اجلاس میں پیش کریگی ٭

۲ میمبران مکاتبت کے خطوط اور چٹھیات موسومہ سوسئیٹی کا خلاصہ سکرٹری اجلاس کے روبرو پیش کریگا اور اُسکی نسبت ہر میمبر اپنی راے بالاتفاق یا علحدہ علحدہ دیگا جسکو بعده ازاں کونسل کارپرداز غور کریگی اور اجلاس اینده میں اُسکی رپورٹ کرے گی ٭

۳ میمبران مکاتبت کا اصل خط یا چٹھی اگر کوئی میمبر چاہیگا تو اجلاس میں پڑھی جاویگی ٭

۴ جسقدر تحف و ہدایا سوسئیٹی کے لیئے اُسکی پہلی اجلاس کے بعد سے آئی ہونگی اُنکا تذکرہ کیا جاویگا اور وہ ملاحظہ کے لیئے پیش کیئے جاوینگی ٭

۵ سوسئیٹی میں داخل ہونے کے واسطے امیدوارون کی درخواستیں گذرانی جاوینگی اور اُنکی تقرر کے لیئے گولیاں ڈلوائی جاوینگی جسطرح کہ اوپر قرار دیا گیا ہے ٭

۶ جن مضمونوں کی اجلاس سابق میں اطلاع ہوچکی ہے اُنکو پیش کیا جاویگا اور اُنکا تصفیہ کیا جاویگا ٭

۷ اجلاس کي روئداد میں داخل ہونے کے واسطی ایندہ کے لیئی مجوزہ مضمونوں کي اطلاع دیجاویگي *

۸ کونسل کارپرداز کي رپورٹیں اور چٹھیاں اجلاس کے ملاحظہ کے واسطی گذراني جاوینگي اور مختصر حال سہ ماہي کي کارروائي اور سوسئیٹي کی موجودہ حالت کا پڑھا جاویگا *

۹ کسي مضمون کے کاغذات اور چٹھیاں جو سوسئیٹي کے نام کہیں سے آئی ہوں اُنکو پڑھا جاویگا *

۱۰ اُس سہ ماہي کا جمع خرچ سوسئیٹي کا مختصر طور سے اجلاس کے روبرو پیش کیا جاویگا *

عام اجلاس خاص مطالب پر

۴۹ سوسئیٹي کا اجلاس عام کسي خاص مطلب کے لیئی وقتاً فوقتاً بشرط موقع کے ہوا کریگا اِس غرض سے کہ خاص معاملات کو جو سوسئیٹي کے کاروبار سے متعلق ہوں ملاحظہ کیاجاوے *

۵۰ کونسل کارپرداز ایسا عام اجلاس خاص مطلب کے لیئی جمع کرسکیگي یا وہ اجلاس ایسي حالتمیں ہوسکیگا جب اِس بابمیں پریسیڈنٹ سے درخواست کیجاوے جسپر کم سے کم چھہ میمبروں کے دستخط ہوں اور اجلاس کي تاریخ کونسل کارپرداز مقرر کریگي *

۵۱ ایسی اجلاس میں بجز اُس معاملہ کے جسکی واسطی اجلاس جمع کیا گیا ہے اور معاملہ پر گفتگو نہ کیجاویگي *

۵۲ سوسئیٹي کے خاص اجلاس میں کسي غیر شخص کو آنی کي اجازت نہوگي *

۵۳ ہر اجلاس کے روئداد انگریزي اور اُردو میں لکھي جائیگي اور بعد ختم ہونے اجلاس کے جسقدر جلد ممکن ہوگا سکرتري اُسکو پریسیڈنٹ کے ملاحظہ اور دستخط کے واسطی مرتب کریگا تب وہ رویداد انگریزي اور اُردو میں چھپ کر ہر ایک میمبر کے پاس بھیجي جاویگي *

۵۴ اگر کسي میمبر کو کسي اجلاس کي کسي روداد پر کچھہ اعتراض هوگا تو اینده اجلاس میں آسپر گفتگو هوسکیگي *

۵۵ امورات سوسئیٹي کے انجام کے واسطے دو کونسلیں مقرر هونگي ایک ڈریکٹنگ کونسل یعني کونسل مشیر دوسرے ایگزیکیوٹیو کونسل یعني کونسل کارپرداز *

کونسل مشیر

۵۶ کونسل مشیر امورات مفصله ذیل کو انجام دیگي اور اُن امور کے تصفیه کا اختیار اسهي کونسل کو هوگا *

۱ تجویز اسباب کي کرنا که کون کون سي کتابیں ترجمه اور مرتب اور مشتہر کیجاویں *

۲ پسند یا ناپسند کرنا ترجموں تیار شده کا *

۳ تجویز کرنا اسباب کا که کتابونکا ترجمه آردو اور فارسي اور عربي اور هندیمیں کیا جاوے یاانمیں سے کس زبان میں یاکن کن زبانوں میں کیا جاوے *

۴ یہه تعداد مقرر کرنا که کسقدر کاپیاں ایک کتاب کي چہاپي جاویں *

۵۷ اِس کونسل کے میمبر سات سے کم اور پندرہ سے زیاده نهونگي اور صاحبان ڈایرکٹرز پبلک اِنسٹرکشن هندوستان بذریعه اپنے عهده کے اگر وه منظور کریں اِس کونسل کے میمبر هونگے اور آنکي تعداد تعداد مذکوره بالا سے علحده هوگي اور پریسیڈنٹ سوسئیٹي ترجیح کي منظوري دیا کریگي *

۵۸ اِس کونسل کے میمبر معاون میمبروں اور آنریري میمبروں میں سے منتخب هونگے اور پریسیڈنٹ اِس کونسل کے میمبر هوا کریں گے *

۵۹ اِس کونسل کے میمبرونکا انتخاب اول دفعه اجلاس میں گولیاں ڈالنے کے معمولي طریقه سے کیا جائیگا اور آنکا آینده تقرر

بموجب اس قاعدہ کے ہوگا جو دفعہ ۴۳ میں مذکور ہے

۶۰ بعد منتخب ہوچکنے کے ان ممبروں کو سکرتری اس عہدہ پر مقرر ہونیکی اطلاع دیگا *

۶۱ کونسل کارپردازان میمبروں کو اس طریقہ کی اطلاع کریگی جسکی ذریعہ سے آنکی رایوں کو کسی معاملہ میں وصول کرنا مطلوب ہوگا *

۶۲ اگر امور متعلقہ اس کونسل میں میمبران کونسل میں کچھہ اختلاف رای واقعہ ہوگا تو کثرت راے فیصلہ قطعی متصور ہوگی اور اسبات کا تصفیہ کہ کثرت راے کس طرف ہے پریسیڈنٹ کی راے پر ہوگا *

کونسل کارپرداز

۶۳ اس کونسل کے بنی کے واسطی انریری میمبروں اور معاون میمبروں میں سے گیارہ میمبر منتخب کیئے جاوینگی جنمیں سے ایک میمبر پریسیڈنٹ ہوا کرینگی اور ایک یا دو ویس پریسیڈنٹ اور دو سکرٹری ہونگی *

۶۴ پریسیڈنٹ اور ویس پریسیڈنٹ اور سکرٹری کے عہدوں میں سے ایک میمبر کو ایک عہدہ سے زیادہ نملینگی *

۶۵ اس کونسل کے میمبر اسیطرح سے مقرر ہونگی جسطرح سے کونسل مشیر کے میمبر بموجب دفعہ ۵۹ کے مقرر ہووینگی *

۶۶ کونسل کارپرداز کا اجلاس دو قسم کا ہوا کریگا ایک عام اور ایک خاص *

۶۷ عام اجلاس میں اس کونسل کے ہمیشہ کم سے کم چار میمبر اور ایک سکرٹری موجود ہوا کرینگی *

۶۸ خاص اجلاس میں اس کونسل کے علاوہ ان میمبرون کے پریسیڈنٹ اور اگر وہ موجود نہوں تو نایب پریسیڈنٹ اور اگر وہ

بھي موجود نہوں تو کسي ميمبر اعلی کا ھونا ضرور ھوگا اور وھي چيرمين يعني صدر انجمن ھوگا *

۶۹ عام اجلاس کونسل کا ھر مھينے ميں ايک دفعه ان مفصله ذيل کاموں پر توجهه کرنے کے ليئے ھوا کريگا *

۱ سوسئيٹي کے افسروں اور ملازموں کي کارروائي کي خبرگيري کرنا *

۲ اسبات کا ملاحظه کرنا که گذشته مهينے ميں کام کافي مقدار پر ھوا اور جو ترجمے ھوئے ھيں وہ موافق مرضي سوسئيٹي کے ھوئے ھيں يا نہيں *

۳ کتابيں جو چھپتي ھيں آنکي چھپي ھوئي نمونوں کو ديکھنا که درستي اور صفائي سے چھپتي ھيں يا نہيں *

۴ کاغذات اور حساب سوسئيٹي کو ديکھنا اور غور کرنا که درستي سے مرتب ھوتے ھيں يا نہيں *

۵ کتب خانه سوسئيٹي کا ملاحظه کرنا که باحتياط اور درستي سے رکھا ھوا ھے يا نہيں *

۶ سوسئيٹي کے تمام امور مذکورہ بالا کي تعميل کے ليئے احکام مناسب جاري کرنا *

۷۰ اجلاس خاص در صورت پيش آنے کسي بڑے کام کے ھوا کريگا اور آسکے جمع ھونے کے دن کي اطلاع معرفت سکرٹري کے ميمبروں کو ديجاويگي *

۷۱ کونسل ميں منظوري کرنيکا طريقه ھاتهه آٹھانے سے ھوگا بجز آن صورتوں کے جو کونسل کے کسي قاعدہ سے مقرر ھوئي ھوں يا کسي موجودہ ميمبر کي درخواست ھو تب گولياں ڈلوائي جاوينگي اور تصفيه کثرت رائے کا اجلاس کا تصفيه سمجھا جاويگا اور دونوں جانب سے منظوريوں کے برابر ھونے پر چيرمين يعني صدر انجمن دوسري يا ترجيح کي منظوري ديوينگے *

۷۲ معاملہ برخاستگي کے سوا اور کسي معاملہ کي نسبت اگر کوئي موجودہ ميمبر درخواست کرے تو منظوريوں کا ہونا اگلي اجلاس پر جس ميں اُس معاملہ کا تصفيہ کيا جائيگا موقوف رکھا جاويگا

۷۳ کونسل کے ہر اجلاس کے کاروبار کا حال سکرٹريوں ميں سے يا کوئي ميمبر موجودہ جسکو چيرمين يعني صدر انجمن اسکام کے واسطے اُسوقت مقرر کريں لکھتا جاويگا اور اُسکے بعد ياد داشت کي کتاب ميں وہ تمام حالات نقل ہوينگے اور چيرمين يعني صدر کونسل اُسپر دستخط فرماوينگے ٭

۷۴ تمام چٹھياں اور اطلاعيں اور ميمبروں کي تحريريں اور اور کاغذات جو سوسئيٹي کے کاروبار سے متعلق ہونگے تاريخ وار فٹيل ميں ٹانکے جاويں گي اور حفاظت سے رکھے جاوينگے ٭

۷۵ سوسئيٹي کا انتظام اور اُسکے کاروبار کي ہدايت اور اہتمام اور تعميل بلا کسي اور قيد کے بجز ايسي قيدوں کے جو قواعد کي رُوسے ہوں اور ہوسکتي ہوں اور بلا کسي مزاحمت کے بجز ايسي دست اندازي کے جو اُن ميمبروں کے فيصلوں کے بموجب ہوسکے جو عام اجلاس ميں جمع ہوئي ہوں کونسل کو سپرد کيجائيگي ٭

۷۶ وقتاً فوقتاً کونسل کو ايسے قواعد بنانے اور ايسے احکام جاري کرنے کا اختيار ہوگا جو سوسئيٹي کے قوانين کے مطابق ہوں اور جو سوسئيٹيکے اچھے انتظام کے واسطے اور اُسکے کاروبار کے مناسب بندوبست کے واسطے کونسل کي نظر ميں مناسب معلوم ہوں اور تمام اِن قواعداور احکام کي اطاعت سوسئيٹي کے تمام ميمبروں اور افسروں اور ملازموں پر واجب ہوگي بشرطيکہ دوسرے عام اجلاس ميں سوسئيٹي کے اطلاع ميں اُن قواعد کو گذرانا جاوے اور اُس پر اُن کا استحکام ہو جاوے ٭

۷۷ سوسئیٹی کے ضروری کاروبار کے انجام کے واسطی کونسل کارپرداز ایسی شخصون کو جو سوسئیٹی کے میمبر نہوں تنخواہ پر افسر یا منشی یا اور کوئی نوکر مقرر کرسکے گی اور جو جو آن کے لایق کام ہونگے آن کے سپرد کریگی اور آنکو ایسی تنخواہیں اور بخششیں اور حقوق جو کونسل کو مناسب معلوم ہوں دی سکیگی اور کسی افسر یا محرر یا ملازم کو آسکے عہدہ سے معزول کرسکی گی جب کبھی ایسا کرنیکا موقع ہو بشرطیکہ ہمیشہ ایسی تقرر یا وظیفہ یا برخاستگی کی اطلاع میمبروں کے اگلے عام اجلاس کو اس نظر سے دیجاویگی کہ وہ اجلاس خواہ آنکو مستحکم کرے خواہ منسوخ کرے *

۷۸ کونسل آن تمام کتابونکو جو سوسئیٹی چھاپی گی اور جو سوسئیٹی کا مال ہونگی سواے آن نسخونکی جو سوسئیٹی کے کتب خانہ میں داخل ہوگئی ہونگی مال کی عیوض میں یا اور طرحپر اسطرحسی فروخت کریگی جس سے آسکی راے میں سوسئیٹی کے مقصدون اور فائدوں کے نہایت اچھی طرح ترقی ہو *

۷۹ سوسئیٹی کے عام کاروبار کے ایک رپورٹ سالانہ عام اجلاسکی روبرو کونسل پیش کرکے سنوایا کریگی اس رپورٹ میں سوسئیٹی کے سالگذشتہ کی آمدنی اور خرچ اور باقیات اور قرضون اور جمع اور ترقی یا کمی کا حال ظاہر ہوا کریگا اور اس رپورٹ میں ماہواری آمدنی اور خرچکی اوسط اور سال روانکی غالباً آمدنی وخرچکا ایک مفصل تخمینہ بیان ہوگا اور اس رپورٹ سے کتب خانہ کا بھی حال ظاہر ہوگا *

۸۰ یہہ کونسل سالانہ عام اجلاس کے روبرو ہر سال ایسی شخصونکی فہرستونکو جو اگلی سالکی واسطی کونسل کے راے میں کونسل کے میمبر اور افسر ہونیکی نہایت لایق ہوں پیش کیا کریگی *

پریسیڈنٹ

۸۱ پریسیڈنٹ کا کام سوسیئٹی کے تمام اجلاسوں میں میر مجلسی کرنے اور تمام روئداد ونکو باقاعدہ کرنے اور عموماً سوسیئٹی کے احکام اور قوانین کی تعمیل کرنے اور اسکی تعمیل پر لحاظ رکھنے کا ہوگا *

سکرٹریاں

۸۲ سکرٹریوں کا کام حسب ذیل ہوگا *

۱ سوسئیٹی اور کونسل کیطرف سے خط و کتابت کرنا اور تمام چٹھیوں اور کاغذات پرجو سوسئیٹی سے جاری ہوں دستخط کرنا *

۲ میمبروں کے عام اجلاسوں اور کونسلوں کے اجلاسوں میں موجود ہونا اور اُن اجلاسوں کی روئداد کو لکھتے جانا *

۳ میمبروں کے عام اجلاس میں سابق کے اجلاس کے وقت سے جسقدر نذریں سوسئیٹی کو گذریں ہوں اُنکا حال سب پر ظاهر کرنا اور اُن امیدواروں کا نام پڑھنا جو سوسئیٹی میں داخل ہونیکے واسطے تجویز ہوے ہوں اور اصلی کاغذات جو سوسئیٹی کے پاس آے ہوں یا چٹھیوں کو جو اُسکے نام پر آئی ہوں پڑھنا *

۴ اِسباب کی خبر رکھنا کہ ایا کونسل کی تمام روئداد یاد داشت کی کتابونمیں آیندہ اجلاس کے جمع ہونے سے پیشتر داخل ہوچکی ہے اور اِسباب کی احتیاط کرنا کہ تمام چٹھیات اور کاغذات جو سوسئیٹی کے کاروبار سے متعلق ہوں نقلی اور محفوظ ہوچکے ہیں *

۵ سوسئیٹی کی روئدادوں اور روز نامچہ کو مرتب کرنا *

۶ سوسئیٹی کے ملازموں اور کاروبار پر ایک عام سربراہی کی نظر رکھنا اور اِسباب کو دیکھتے رهنا کہ قواعد اور احکام سوسئیٹی اور کونسل کی تعمیل ہوتی ہے یا نہیں *

۸۳ سکرتری اگر ایک سے زیادہ ہوں تب باهم اتفاق کرکے مذکورہ بالا کاموںکو وہ آپس میں تقسیم کرینگے اور کونسل کے اول

اجلاس کو جو سالانہ تقرر کے دنکے بعد جمع ہووے اُن کاموںکي اطلاع کردینگے جو اُنہوں نے اپنے اپنے ذمہ اختیار کیئے ہوں *

۸۴ سوسئیٹي کا کوئي میمبر سوسئیٹي کے ماتحت کسي ایسي جگہہ یا عہدہ یا تقرر کے حاصل کرنے کے لایق نہوگا اور نہوسکیگا جسکے ساتھہ کوئي تنخواہ یا فایدہ یا ترغیب ہو *

خزانچي اور حساب

۸۵ سوسئیٹي کي آمدني کا روپیہ جبکہ سوسئیٹي اپنے اصلي مقام یعني الہ آباد میں مقیم ہو بنگال کے بنک میں جمع ہوگا اور اُس وقت تک کسي معتمد مہاجن کے پاس جمع رهیگا جسکو کونسل کاربرداز تجویز کرے اور جسکي سوسئیٹي کے میمبرونکے عام اجلاس میں منظوري ہوجاوے *

۸۶ تمام روپیہ کے تقاضي سوسئیٹي کي طرف سے اور وصول‌شدہ روپیہ کي تمام رسیدیں سکرٹري کي دستخط سے جاري ہونگي *

۸۷ تمام آمدنیوں اور جمع کے روپیہ کو خزانچي کے پاس جمع کیا جاویگا جو ایک کتاب میں کہ اسي مطلب کے واسطے ہو گي بطور رسید کے دستخط کیا کریگا *

۸۸ جن رقمونکي سوسئیٹي کے سالانہ جلاس سے منظوري ہو جاویگي وہ سکرٹري کي معرفت جو اُس سب روپیہ کي رسیدیں دیا کریگا جو خزانچي سے اُسکو وصول ہوا کریگا خرچ ہوا کرینگے اور جو کچھہ اور روپیہ مطلوب ہوگا اُسکي اطلاع کونسل کاربرداز عام مجمع میں منظوریکے لیئے کیاکریگي *

۸۹ سوسئیٹي کے تمام اخراجات یا آمدنیوں اور جمع کا حساب رکھا جاویگا *

۹۰ کونسل کاربرداز ہر سال کے ختم ہونے پر پریسیڈنٹ کي منظوري سے دو شخصونکو جو سوسئیٹي کے میمبرنہوں سوسئیٹي

کے حسابونکا امتحان کرنے اور آسکے نتیجہ کي سوسئیٹي کو رپورٹ
کرنیکے لیئے مقرر کریگي ٭

سوسئیٹي جو کچھہ چھاپی

٩١ جو کچھہ سوسئیٹي چھاپی آسکے بارہ نسخے کتب خانہ
میں رکھے جاوینگے اور ھر میمبر کو آسکا ایک نسخہ بلا قیمت دیا
جاویگا اور باقي نسخوں کو بموجب قواعد مقررہ کے کونسل کارپرداز
فروخت کیا کریگي ٭

کتب خانہ

٩٢ جو کتابیں سوسئیٹي خرید کری یا بذریعہ نذرونکی جو
آسکو دیجاویں حاصل ھوں اور جو کچھہ وہ چھا پی آسمیں کے بارہ
نسخے سوسئیٹي کا کتب خانہ متصور ھوگا ٭
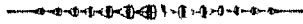
اِس قانون کو سوسئیٹي کے آن میمبروں نے جو پہلی اجلاس
منعقدہ ٩ جنوري سنہ ١٨٦٤ع میں جمع ھوی اتفاق کرکر منظور کیا ٭

دستخط

بي سمپسن

صدر انجمن

تتمه

نمبر ١

کونسلوں کے تقرر کي منظوري کرنے کي فہرست

سینٹیفک سوسئیٹي

مورخه جنوري سنه ١٨٦

کونسلوں کے تقرر کي منظوري کرنیکي فہرست

مجوزه جدید کونسلوں		موجوده کونسلیں
	کونسل مشیر	
	کونسل کارپرداز	

اگر آپ بجاے مجوزه نام کے کوئي دوسرا نام قرار دینا چاهیں تو دوسرے کالم میں جو چھپا هوا نام هے اسکو کاٹدیں اور اسکے مقابل تیسرے کالم میں وه نام لکھدیں جو آپ لکھنا چاهتے هیں *

نمبر ۲

افسروں کے تقرر کي منظوري کرنے کي فہرست

سین‌ٹیفک سوسئیٹي

مورخہ جنوري سنہ ۱۸۶

نئی قرار یافتہ کونسلوں میں سے افسرونکے تقرر کي منظوري کرنیکي فہرست

موجودہ افسر		مجوزہ افسر
	پریسیڈنٹ		
	ویس پریسیڈنٹ		
	سکرٹري		

اگر آپ بجاے مجوزہ نام کے کوئي دوسرا نام قرار دینا چاہیں تو دوسرے کالم میں جو چھپا ہوا نام ہے اس کو کاٹ دیں اور اسکے مقابل تیسرے کالم میں وہ نام لکھدیں جو آپ لکھنا چاہتے ہیں *

التماس

بخدمت ساکنان ہندوستان

درباب

ترقی تعلیم اہل ہند

ملتمسہ

سید احمد خان صدر الصدور غازیپور

ADDRESS

TO THE

NATIVES OF HINDOOSTAN

ON

EDUCATION.

BY

SYUD AHMUD KHAN, PRINCIPAL SUDDER AMEEN

GHAZEEPOOR

PRINTED AT THE AUTHOR'S PRIVATE PRESS.

1863.

التماس

بخدمت ساکنان هندوستان

درباب

ترقي تعليم اهل هند

ملتمسه

سيد احمد خان صدرالصدور غازيپور

ADDRESS

TO THE

NATIVES OF HINDOOSTAN

ON

EDUCATION.

BY

SYUD AHMUD KHAN, PRINCIPAL SUDDER AMEEN.

GHAZEEPOOR

PRINTED AT THE AUTHOR'S PRIVATE PRESS.

1863.

ADDRESS

TO THE

NATIVES OF HINDOOSTAN

ON EDUCATION.

BY

SYUD AHMUD KHAN, P. S. A.

GHAZEEPOOR.

The period of the world's history in which we are now living, is manifestly not a brilliant one in the history of our country, when we view it with reference to the above subject. We have, however, great reason for hope, as within the last few years our countrymen have evidently awoke to the importance of this subject, and Native gentlemen have now been allowed seats in the Legislative Council—a stroke of policy which, though its importance may not at the present time be fully realized, we feel certain, is the commencement of a new age

التماس

درباب تعلیم کے

سید احمد خاں صدرالصدور غازیپور
کي طرف سے هندوستان کے رهنے
والوں کي خدمت میں

دنیا کے اِس دور میں جسمیں هم اپني زندگي بسر کر رهے هیں همارے ملک کے دور کا وه زمانه هے که جب هم اُسپر بلحاظ مضمون تعلیم کے نظر کرتے هیں تو اُسکو اچمکتا هوا نهیں پاتے با این همه همکو اُسکي توقع رکھنے کي قوي دلیل هے کیونکه ظاهرا معلوم هوتا هے که کئي سال سے همارے هم وطن تعلیم کے هونے کو امر عظیم جانکر خواب غفلت سے جاگ اُٹھے هیں ' هندوستاني رئیسوں کو لیجس لیٹف کونسل میں داخل هونیکي اجازت ملي هے ' یهه بات انتظام مملکت کا ایک ایسا نکته هے که گو بخوبي اُسکا

for us. We must, my fellow-countrymen, make the greatest efforts to advance in the scale of civilization.

There are, however, many obstacles to the consummation of this very desirable end, and it is the bounden duty of those among us, who have the means or the heart to work for the *good* of their country, as well as that of the Government which most certainly has the welfare of its subjects at heart, to lend their hearty co-operation to their removal. The spread of knowledge is as much a matter of rejoicing to the well-wisher of his country as a source of stability to the Government.

Let us now cursorily examine the means by which nations advance in intellectual prosperity. To arrive at a correct conclusion on this important subject, we must examine the condition past and present of those nations who at this present day rank foremost in the

مقصد اعلی بالفعل حاصل نہو لیکن همکو یقین هے که وه هماری لیئے ایک نئے دور کا شروع هے ' ای میری هم وطنوں همکو میزان تربیت میں گران سنگ هونیکے لیئے نہایت بڑي کوششیں کرني چاهیئیں *

لیکن اِس نہایت قابل تمنا مطلب کے حاصل هونے میں بہت سے هرج درپیش هیں اسلیئے جن لوگونکو اپنے ملک کي بہتري میں کوشش کرنیکے لیئے مال یا دل هے اُن لوگوں پر اور گورنمنٹ پر جو بلاشبهه اپني رعایا کي بهلائي چاهتي هے اُن هرجونکی رفع کرنے میں کوشش کرنا بڑا فرض هے ' پهیلنا علم کا اپنے وطن کے خیرخواه کو ایساهي خوش هونے کي جگهه هے جیساکه وه مطابق هے پائداري گورنمنٹ کا *

آؤ اب هم بالاجمال اُن وسیلوں پر غور کریں جنسے قوموںکي دانائي اور علوم اور عقلمندي کے اقبال کو ترقي هوتي هے ' اِس امر عظیم الشان کے مطلب کے صحیح نتیجه کے دریافت کرنے کے لیئے همکو اُن قوموں کے اگلے اور پچهلے حال پر نظر کرني چاهیئے جو آج

cultivation and promotion of the arts and sciences.—If we turn to history ancient and modern, we find, as a general rule, no nation excelling in them in whom the seed was not sown from without. There are few instances of men or nations who, unadvised and unaided, have invented or discovered an art or science, brought it through its various stages, and finally brought it to the pinnacle of prefection. We find generally that one nation discovers, another takes advantage of the discovery, and by dint of labour and perseverance brings the same to a high standard of prefection. Let us take our own nation, the Mohomedan. We had, in former ages, no knowledge of philosophy or physics. We first borrowed them from the Greeks, and by industry and perseverance brought them to that high standard which the books of our learned authors attest. Again, the Hindoos, although pre-eminent in knowledge from remote ages, appear, from the old and au-

کے دن فنون اور علوم کي کهيتي ميں سب سے بڑهکر درجه رکهتي هيں ' جبکه هم اگلے زمانے اور حال کے زمانےکي تاريخ پر متوجهه هوتے هيں تو همکو بطور قاعده کليه کے معلوم هوتا هے که کوئي قوم ايسي نهيں هے که جسکي طبيعت ميں دوسري قوم نے تخم ريزي نه کي هو اور اُس نے علوم و فنون ميں بزرگي اور عظمت حاصل کي هو ' ايسے شخصوں يا قوموں کي چند مثاليں هيں جنهوں نے خود آپ هي اپني طبيعت سے کوئي فن يا علم ايجاد کيا يا اُسکو تحقيق کيا اور پهر اُسکو اُس کے برتر درجوں ميں پهونچاتے گئے اور آخر کار اُسکو کامليت کي بلندي پر پهونچا ديا مگر عموماً همکو يهه دريافت هوتا هے که ايک قوم تو کسي بات کو تحقيق کرتي هے اور دوسري قوم اُس تحقيقات کو اُس سے ليتي هے اور پهر اپني محنت اور استقلال سے اُسکو کامليت کے درجه تک پهونچا ديتي هے ' اگر هم اپني قوم مسلمان پر متوجهه هوں پهلے زمانے ميں همکو فلسفه و حکمت کا کچهه علم نه تها اول ميں

thentic records which are still and let us hope they long may be spared to us, to have attained that degree of excellence not from their own unassisted mental powers, but from the fact of their having been in familiar intercourse with a neighbouring nation on their north-west frontier. Turning from our own country we have only to look at England's History—England that now leads the van of Civilization,—to see that the English also have not learned what they have from and of themselves in every case, but that they derived their knowledge of the arts and sciences, in most cases from without and by their energy and indomitable industry have brought them to the high pitch of perfection at which they now are.

همنے آنکو یونانیوں سے لیا اور اپنی محنت اور استقلال سے آنکو اُس اعلی درجه پر پہونچایا جسکی شہادت همارے مصنفونکی کتابیں دے رهي هیں ' هندو اگرچه قدیم سے علم میں ایک بڑا درجه رکھتے هیں لیکن معتبر پرانی تاریخونسے جو اب بهي موجود هیں " اور ای کاش که مدت تک وه همارے پاس رهیں " معلوم هوتا هے که آنکو وه درجه افتخار صرف آنهیں کي ذاتي قوای عقلیه سے حاصل نهیں هوا تها ' بلکه اس سبب سے هوا تها که آن کو ایک همسایه کي قوم سے جو آنکے شمال مغرب کي سرحد پر تهي بخوبي راه و رسم حاصل تهي ' اپنے ملک سے قطع نظر کرکے همکو صرف تاریخ انگلستان پر جو اس زمانه میں تربیت کا ملجا و ماوا هے نظر کرني چاهیئے ' اس غرض سے که هم دریافت کرلیویں که انگریزوں نے جو کچهه آنکو حاصل هے آسکو آنهوں نے خود آپ هي آپ نهیں سیکها هے بلکه علوم و فنون کا جو آنکو علم هے وه بہت سي صورتوں میں آنکو دوسري قوم سے حاصل هوئے اور آنهوں نے اپني تیز فهمي اور

بڑي مستقل محنت سے کامليت
کے نہايت اعلى درجہ پر جس
ميں وہ اب تک رہے هيں
پهونچا ديا ہے *

In short, the mental aggrandizement of nations is due partly to indigenous and partly to foreign labours. Nations like individuals thrive better with mutual assistance, lending or giving to others that which they have, and borrowing or getting from others that which they have not. In this principle consists the economy of the world, the growth of knowledge, and the spread of civilization. It is therefore quite clear that so long as our countrymen do not add to their store of knowledge, and are content to remain in that state of apathy, selfishness, and want of patriotism, into which they appear to have fallen, they cannot expect to make any progress whatever. Let us then be up and doing: let us add to our knowledge by borrowing and carefully studying the various arts and sciences of other nations. Every year almost sees a new one, and every

غرضکہ قوموںکي دانائي کي
ترقي کچهہ تو خاص آنهي کي اور
کچهہ اور قوموںکي محنتوں اور
کوششوںسے هوتي ہے قوميں
بهي اسيطرح جيسے کہ کوئي
شخص آپس کي معاونت سے
عمدہ ترقي پاتے هيں اسطرح
کہ جو کچهہ آنکے پاس ہے اوروں
کو ديں اور جو کچهہ آنکي پاس
نہيں ہے وہ اوروںسي ليں اسي
اصول پر دنيا کے انتظام اور علم
کي ترقي اور تربيت کے پهيلنے
کي بنياد ہے پس يہہ بات بالکل
صاف ہے کہ جب تک همارے
هموطن اپني علمکے موجود ذخيرہ
ميں اور کچهہ نہ بڑهاوينگے اور
کاهلي اورسستي اورخود مطلبي
اور هموطنوں کي خير خواهي
سے بے پروائي کي حالت ميں
جسميں وہ اب دکهائي ديتے هيں
اور جسميں بدبختي سے وہ آپڑے
هيں پڑے رهنے پر راضي رهينگے
آسوقت تک آنکو کسيطرح
ترقي کرنيکي توقع نہيں هوسکتي

year adds to the difficulty of throwing off the state of sluggish apathy which appears to be growing on us. O Mohomedans, who have for many centuries been renowned for your activity, zeal, ingenuity, learning, and wisdom: and O Hindoos, who are wellknown from distant ages for the discovery of several branches of science,—what misfortune has now befallen you that you are willingly going to destroy the fame of your ancestors, and thus let shame and ignominy stain your names! Rouse yourselves from your deadly sleep. Regard the present time of peace and tranquillity, and the government of a free and impartial people which is over you, as great boons. Be ready and assiduous in carefully studying and mastering, like your forefathers, the various arts and sciences of this, as well as other ages; and thus by enlightening and improving yourselves you will restore and add to the fame of your ancestors.

I reserve for another time the

پس آؤ هم مستعد هوں اور کوشش کریں اور قوموںکے مختلف فنون اور علوم کے اپنے اور اُنکو بخوبي حاصل کرنے سے اپنے علم کو بڑھاویں اِس مردہ پنے کي کاهلي کي حالت میں سے نکلني کو جس کي روز بروز هم میں ترقّي معلوم هوتي هے هر برس جو گذرتا هے ایک نئي مشکل پیدا کرتا هے اور هر برس دقت کو زیادہ کرتا هے"

اي مسلمانوں تم همیشه سے مستعدي اور چالاکي اور ذهانت اور علم وفضل میں نامي هو" اي هندوؤتم قدیم الایام سے مشکل مشکل علوم کے ایجاد میں مشهور هو اب تم دونوں کو کس بدبختي نے گهیرا هے جس سے تم اپني بزرگوں کے ناموں کو بهي ڈبوتے هو ایک نهایت خجالت کا دهبه اپنے پر لیتے هو جاگو اور هوشیار هو اور اس پُر امن وقت کو اور ایک آزاد قوم کي حکومت کو غنیمت سمجهو اور اپنے بزرگوں کي طرح علوم وفنون کے حاصل کرنے میں مستعد هوکر اپنے بزرگوں کے ناموںکو آفتاب کي مانند روشن کرو *

همارے هموطنوں کے علم کي

consideration of those obstacles to the mental improvement of our countrymen, which have reference to Government. In this article I would only treat of those which we can and ought to remove ourselves.

One great natural obstacle is the difference of language. If this had not existed, if all nations had spoken the same tongue and written the same language, what could not have been done? To remove this obstacle therefore is a most important step towards attaining this most desirable end.

Undoubtedly, the English have at the present day attained the first rank among all nations in the cultivation and promotion of the arts and sciences, and their literature is redundant with books on all subjects whether in original, or in translation from foreign languages. One of us therefore who not only knows the A. B. C. of the English language, but is also thoroughly conversant with it, has above all others the advan-

ترقي هونے میں جو هرج ایسے هیں که گورنمنت سے علاقه رکھتے هیں اُن پر غور کرنا کسي اور موقع پر چھوڑتا هوں ' اِس گفتگو میں صرف اُس طریق کو بیان کرونگا جس سے همارے هم وطن خود اُن هرجوں کو رفع کرسکیں ＊

ایک بڑا قدرتي هرج ترقي علم میں اختلاف زبانوں کا هے اگر یهه اختلاف نهوتا اور تمام قومیں ایک هي زبان بولتیں اور ایک هي زبان لکھتیں تو کیا کچھه نهو سکتا تها اسلیئے اِس نهایت قابل آرزو مطلب کے حاصل کرنے میں اِس هرج کا دور کرنا ایک بهت هي ضروري امر هے ＊

بلاشبهه آج کے دن فنون اور علوم کي کھیتي اور ترقي کرنے میں انگریزوں نے تمام قوموں سے برتر درجه حاصل کیا هے اور اُنکے هاں تمام مضامین علمي پر خواه اصل خواه غیر زبانوں سے ترجمه کي هوئي کتابیں بکثرت موجود هیں اسلیئے هم میں سے جس شخص نے انگریزي زبان کي صرف (الف بے) هي نه سیکھي هو بلکه اُس زبان سے بخوبي واقف هو تو وه شخص اور سب

tage, and much to be prized opportunity, if so disposed, to assist very materially the promotion of mental culture amongst his fellow-countrymen in India. But even if a few and few they always will be in proportion to the many millions inhabiting this portion of the Globe, even if a few I say are enabled by means, opportunity, and application to overcome the difficulties of the English language, and attain to such a pitch of perfection as to be able to read and understand it with ease, still the benefit thus derived is not communicated to the masses, and the result is that the country at large is not directly benefited. English books will be sealed to the masses of the people for centuries to come. Till that period arrives are we to remain passive, and make no attempt whatever to bring them into circulation? No, my friends and beloved countrymen, such conduct would disgrace us in the eyes of other nations, and be most injurious to ourselves. If those books cannot come to us,

لوگوں سے بڑھکر (اگر وہ ایسا کرے) *اپنے هموطن هندوستانیوں میں علم کے بڑھانے اور تربیت کے پھیلانے میں مددکار هونے کا نہایت فایدہمند اور نہایت عمدہ موقع رکھتا هے ' لیکن ایسے شخص گنے چنے هیں اور همیشہ ایسے لوگ بمقابل کروروں آدمیوں کے جو کرۂ دنیا کے اس حصہ میں آباد هیں نہایت تھوڑے هونگے اور گو چند شخصوں کو بسبب اپنے مقدور اور موقع اور محنت کے انگریزی زبان کے مشکلات پر غالب آنے میں اور اسقدر لیاقت حاصل کرنے میں کہ بآسانی پڑھنے اور سمجھنے لگیں قابلیت هو لیکن جو فائدہ اُن کو حاصل هوتا هے وہ سب کو نہیں پہونچتا پس نتیجہ اسکا یہہ هے کہ کل ملک کو فائدہ حاصل نہیں هوتا هے انگریزی کتابیں آیندہ کو بہی سینکڑوں برس تک سب لوگونکو میسر نہونگی ' پس اُسوقت کے آنے تک کیا هم اُن کتابوں کو سب لوگوں کے استعمال کے لایق کرنے میں مجہول اور سست پڑے رهیں اور کچھہ ارادہ نکریں ' نہیں ای میرے دوستو اور ای میرے

we must go to them: if they are not intelligible to us in their present shape, we must bestir ourselves, and make some arrangement by which they may be rendered so. Again, the books of our many learned authors, once in such high repute, are day by day disappearing. Thus the rich stores of knowledge laid up by and known to our forefathers are, by our own apathy and neglect, going gradually to oblivion, and the day is not far distant when, if we do not now try to save them, there will be none to save. As a remedy for this unhappy state of affairs, and with a view to the diffusion of knowledge amongst our fellow-countrymen, Hindoos and Musulmen, it is proposed to establish a Society having for its object the following: 1st, To search for and publish the best works of our authors; 2ndly. To translate and publish such books from the English and other languages as may be deemed beneficial to the people at large.

پیارے هموطنوں ایسي چال چلنا همکو اور قوموں کي نظروں میں ذلیل کریگا اور خود همارے حق میں نهایت مضر هوگا اگر وہ کتابیں همکو میسر نهیں هوسکتیں تو هم هي کو اُن کے بهم پهونچانے میں کوشش کرني چاهیئے ٬ اور اگر وہ کتابیں اپني موجودہ حالت میں همارے سمجهنے کے قابل نهیں هیں تو همکو جد وجهد کرني چاهیئے اور کوئي ایسا بندوبست کرنا چاهیئے جس سے وہ همارے سمجهنے کے قابل هوجاویں ٬ علاوہ اِسکے اِسبات پر غور کرو که همارے بهت سے عالم مصنفوں کي کتابیں جو کسي زمانه میں کیسے نامي تهے روزبروز معدوم هوتي جاتي هیں ٬ پس اسطرح پر علم کے عمدہ ذخیرے جنکو همارے بزرگوں نے جمع کیا اور تحصیل کیا هماري کاهلي اور غفلت سے رفته رفته نسیامنسیا هوتے جاتے هیں اور وہ دن بهت دور نهیں هیں که اگر اب هم اُنکے بچانے میں کوشش نکریں تو پهر اُن میں سے کوئي بهي باقي نرهیگي ایسي بدبخت حالت کے علاج کي راہ نکالني اور همارے

هموطنوں هندوؤں اور مسلمانونمیں علم کے پهیلانے اور ترقي دینے کے لیئے ایک سوسیٹي کا مقرر هونا تجویز هوتا هے جسکا مقصود یهه هوگا اول تلاش کرنا اور چهاپنا هماري قدیم مصنفونکي بهت عمده کتابوں کا دوسرے انگریزي زبان سے اور اور زبانوں سے ایسي کتابونکا ترجمه کرنا اور چهاپنا جو سب کے لیئے مفید هوں ٭

The following is a brief outline of the manner in which the Society will be managed.

آگے جو بیان هوتا هے وه ایک مختصر کیفیت هے اُسطریق کي جسطرح سوسیٹي کا انتظام هوگا٭

1st. A Committee of Management to be formed.

۱ سوسئیٹي کے انتظام کے لیئے ایک کمیٹي بنائي جائیگي ٭

2nd. In as much as of the people of Hindoostan the Brahmins, and most of the Musulmen only read and understand one language, viz, that language in which their religious books are written, and in order to make it possible for all to benefit by the literature of other nations, it is proposed to translate and publish books in four different languages, viz, Hindee, Urdu, Persian, and Arabic, unless the Members of the Committee for any special reasons think the publication in one of

۲ هندوستان میں هندؤنمیں سے پنڈت اور اکثر مسلمان بهت کر صرف ایک هي زبان پڑهتے اور سمجهتے هیں یعني وه زبان جس میں آنکي مذهبي کتابیں لکهي هوئي هیں اسلیئے اور قوموں کے علم سے اُن سب کو فائده پهونچانے کے لیئے یهه تجویز هوتي هے که چار مختلف زبانوں یعني هندي اردو فارسي عربي میں کتابوں کا ترجمه هوکر چهاپه هوا کریں مگر اُس صورت میں که ممبران کمیٹي کسي خاص وجه سے اُنکا چهپنا ایک

them sufficient for the object in view.

3rd. A General Manager to be elected whose residence shall be at the head quarters of the Society.

4th. A Board of Audit also to be formed for supervising the accounts.

5th. Honorary Members to be elected. Director of Public Instruction for the time being to be one, his opinion being specially taken as to the books to be translated from the English and published by the Society.

6th Members to pay a monthly subscription of two rupees. Honorary Members not to pay subscription.

7th. No books treating of religious subjects to be published.

8th. Members to be furnished gratis with a copy of every book published: the rest to be sold.

9th. Profits to go to the ob-

هي زبان میں مطلب حاصل
هونے کو کافي سمجهیں *

۳ آسکے لیئے ایک منیجر اعظم
مقرر کیا جاویگا جسکا جاے
قیام آس مقام پر هو جس جگهه
سوسئیٹي کا مقام مقرر کیا جاویگا *

۴ ایک سررشته سوسئیٹي
کے حساب کے جانچنے کے لیئے
بهي بنایا جاویگا *

۵ آنریري ممبر بهي سوسئیٹي
میں مقرر کیئے جاوینگے جن میں
سے ایک صاحب ڈائرکٹر پبلک
انسٹرکشن موجوده وقت هوا
کرینگے آنکي راے خاص کر بلحاظ
آن کتابوں کے جو انگریزي سے ترجمه
هوکر چهاپي جاویں لیجاویگي *

۶ میمبروں کو دوروپیه ماهواري
بطور چنده دینا پڑیگا مگر آنریري
ممبروں کو کچهه چنده دینا نه
پڑیگا *

۷ کسي قسم کي مذهبي
کتاب نهیں چهاپي جاویگي *

۸ جمله ممبروں کو ایک کتاب
جو چهپیگي بلا قیمت ملیگي
اور باقي نسخے آسکے فروخت
کئے جاوینگے *

۹ جو کچهه آمدني هوگي

jects of the Society

10th. Members not to have any share in them.

11th. One year's subscription to be paid in advance to meet necessary expenses of the Society.

12th. English books taught in Government Colleges to be translated, with the approval and sanction of the Director of Public Instruction, in regular series.

13th. No distinction of caste, creed, or place of birth to be made in the selection of Members.

The Society will thus, I trust, be the means of disseminating much useful knowledge. As it cannot however be set on foot without the co-operation of the many, I bring it to the consideration of the public at large, and beg that those with whom the scheme may find favor, will send me their names before the end of the current year. I shall thus be enabled

وہ سوسئیٹي کے کاروبار میں صرف کي جاویگي *

۱۰ آمدني میں سے میمبروں کو کچھہ حصہ نہ ملیگا *

۱۱ ہرسال کا چندہ سوسئیٹي کے کاروبار چلنے اور ضروري خرچوں کے لیئے پیشگي دیا ہوا کریگا *

۱۲ صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کي مرضي اور اجازت سے جو کتابیں انگریزي زبان کي سرکاري مدرسوں میں پڑھائي جاتي ہیں اُنکو سلسلہوار ترجمہ کیا جاویگا *

۱۳ میمبروں کے انتخاب کرنے میں کسي طرح کا امتیاز ذات یا مذہب یا وطن کا نہوگا *

پس مجھکو امید ہی کہ یہہ سوسئیٹي اسطرح پر بہت سے علموں کے پھیلانے کا وسیلہ ہوئي لیکن یہہ سوسئیٹي بہت سے لوگوں کي مدد اور شرکت کے بغیر قایم نہیں ہوسکتي اسلیئے میں تمام لوگوں کے ملاحظہ کے لیئے اس امرکو پیش کرتا ہوں اور آرزو کرتا ہوں کہ جن صاحبوںکو یہہ تدبیر پسند آوي وہ اس سالکے ختم ہونے سے پیشتر اپنے ناموںسے میمبر

to judge whether the Society will have sufficient means to be set on foot, and I most earnestly bring it both to the special notice of those of my fellow-countrymen who wish to see their country advance with the age, as well as to the notice of those English gentlemen who have the good of this country at heart: in order that the masses of this vast country may have the benifit of the enlightened thought and vigorous writings of Europe. It is also earnestly requested that gentlemen will give this publicity amongst their friends, and acquaintances; and also that Editors of English and Native Papers will allow it a space in their columns for the information of the Public.

هونے کے لیئے مطلع فرماویں تاکہ میں یہہ بات دریافت کرسکوں کہ ایا سوسیٹي قایم هونے کے واسطے کافي وسیلہ حاصل هو سکتا هی یا نهیں اور پهر نهایت شوق سے میں آسکو اپنے هموطنوں میں سے بالتخصیص ایسی صاحبوں کے سامنی پیش کرونگا جو اپنے ملک میں اسیطرح پر ترقي کا هونا چاهتے هیں جیسی اور ملکوں میں هوئي هی اور نیز آن صاحبان انگریز کو اطلاع دونگا جنکو اس ملک کي بهلائي منظور هی اس نظر سے کہ اس ملک کے کروروں ادمیوں کو یورپ کے روشن ضمیر خیالات اور عمدہ تحریرونکا فائدہ پونچهی اسبات کي بهي بکمال شوق تمام رئیسوں سے درخواست کي جاتي هی کہ اس امر کو اپنے تمام دوستوں اور ملاقاتیوں میں مشهور کریں اور هندوستاني اور انگریزي اخباروں کے صاحبان آدیٹر سے یهہ درخواست هی کہ اپنے اپنے اخباروں میں اطلاع عام کے لیئے اس التماس کو جگهہ دیویں *

این تحریری است

بزبان فارسي معه ترجمه انگریزي

در باب

حب وطني و ضرورت ترقي علم درمیان اهل هند

نگاشته قلم ژولیده رقم

خاکسار هیچمیرز سید احمد

و بر خوانده

یکی از اجلاسات مجلس مذاکرهٔ علمیه اهل اسلام کلکته

حسن ترتیب یافته ۶ اکتوبر سنه ۱۸۶۳ع

بخانه جناب معلی القاب

انریبل مولوي محمد عبد الطیف خان بهادر دام اقباله

در

غازی پور

بجهت مجلس ممدوحه در پرویت پریس مولف طبع شد

۱۸۶۳ع

حضرات من

پیش ازانکه اهنگ حرف مُدعا سراي سازکنم ایزد بے همتا را
نیایش مینمایم که بختم را یاوري و طالعم را بختیاري داد تادرین
مملکت بنگاله گذر کردم و درین دارالامارة کلکته که آنرا دارالسلطنت هند
توانم گفت وارسیدم نازش من نه برانست که شهر آباداں و وسیع الفضاے
کلکته را دیدم و از عمارت منیف و اشیاء لطیف ان مسرتے اندوختم
بل نازش من برانست که بخدمت ارباب فضل و کمال و بزرگان والاتبار
و فضلاے بے مثل و مثال و عظماے صاحب وقار اینجا مشرف گشته
ام و سعادت ملازمت شما بزرگان که باعث افتخار بني نوع انسان
هستید حاصل ساخته ام *

حضرات من انچه مسافرنوازي و غریب پروري از طرف شما بزرگان
وسیما ازجانب گل سرسبد این گلستاں بل باعث افتخار ما هم کیشان
(یعني جناب انریبل مولوي محمد عبداللطیف خان بهادر) بحال این
هیچمیرز غریب الوطن که لیاقت کفش برداري همچو بزرگان والامنش
هم ندارد مرعي گشته است اداے شکر ان ازمن ناتوان نیاید اگر همه
تن زبان شوم نے نے اگر هرسر موے من زبان گردد و از هریکے داستانها
سرایم از عهده ان برآمدن نمیتوانم این حال که اینک موجود است و
ایندم انرا بچشم میبینم نمونه ایست از آخلاق عمیم شما و انموذجیست
از مسافرنوازي شما که همچو منی افسرده دلی ادنی ترین مخلوقی
را در انجمن خود که مهبط قدوسیان انجمن قدس تواند بود بار داده
اید و هم اجازت فرموده اید که آه سردی برکشم و دانه اشکے بریزم و درد
دلی باز گویم *

حضرات من شما نیکو میدانید که من کم مایه و بی‌بضاعت لیاقت آن ندارم که روبروی همچو بزرگان عالیمقام زبان بتکلم کشایم زبانیکه بجسارت روبروی شما کشاده گردد بسته‌باد و دلیکه بمخالفت شما برانگیخته شود شکسته باد زبان کشادن به بیان درد دل خویش بحضور حضرت‌شما نیست بجز آنکه کرم هاے شما مارا دلیر ساخته که اینک بخدمت شما به پا ایستاده ام و درد دل خود را گفتن میخواهم وخود گله از خود سرودن ازو دارم چیست گله و چیست درد حب وطن است و حب وطن است و بس *

حضرات من اگر بغور نگریسته آید توان یافت که هرچه از مکمن خفا بجلوه گاه عیان ظهور ساخته آن همه حقیقت واحده است که بصورتهاے رنگارنگ و نقش‌هاے بوقلمون بصفحه خیال ما صورت بسته و در حقیقت نقش من وتو درمیان نیست

میان عاشق و معشوق هیچ حایل نیست

تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

اگرچه تغایر اعتباری پرده خفا بروی راز شمارا می اندازد مگر کسیکه چشم بصیرتش وانشاده اند این تغایر اعتباری را اعتبارے نمی نهد و ازین حجاب تنک بے‌تارو پود پرده ظلمانی بر این حقیقت نورانی نمی افکند حاشا ثم حاشا ره روے طریق حقیقت موج را از لجه جدا انداند و شعاع را از نور متغایر نه انگارد ازین رهبر آشکاراست که ما همه هرچه بوجود امده ایم شخص واحد ایم و تغایر اعتبارے بیش از سرابے نیست پس اگر چشم برین اعتبارها اندازیم احول ایم که حقیقت واحده را دوئی بینیم اینک غور کردنی است که چون من درین کاخ فیروزه رنگ امده ایم و خود صورت خود را درین کاخ اینه بند بهر رنگی می بینیم چگونه با ان همه تمثالها بسازیم و چه سان با این همه تشخصات اعتباری بسر بریم نیست راهی دیگر بجز انکه تغایر اعتبارے را از میان بر اندازیم و انچه با خود کردن میخواهیم با همه ان بکنیم برخیز و آئینه بدست خویش گیرو صورت خود را به

ببین وبنگر که انچه با خود میکنی همان بان تمثال خیالی میکنی و انچه بان تمثال میکنی در نفس الامر باخود میکنی چون اینمقدمه مسلم گشت بما لازم شد که چنانکه من در رفاه و فلاح خویشتن سعی میکنیم همین سان مارا در سود وبهبود جمیع موجودات عالم سعی کرد نیست چه ان همه در حقیقت نسبت به حقیقت واحده است که من هم ازان نے بے عین ان حقیقت ایم و اگر چنین نکنیم مثال ما همین خواهد بود که یک چشم را نگاه میداریم و دیگری را بمیل کشیدن میدهیم و دست را در بغل می نهیم و پا را به بریدن می سپریم و ای صد و اے بر کسیکه چنین بکند اگر از هوا خواهی و فلاح جوئی تمام موجودات عالم حرفی برزنم سخن بدرازی میکشد و ازان دایره که مادرانیم پا بیرون می افتد پس ازان در گذشته حرفی چند از فلاح جوئی بنی نوع خود می سرایم ٭

هویدا است که فلاح جوئی کسی از مقتضیات محبت اوست چه از کسیکه محبت ندارم سر رفاه و فلاح او هم ندارم پس اصل اصول فلاح جوئی کسی محبت اوست ازین رو ناگزیر است که مختصری از اقسام محبت برشمارم و بران اساس هوا خواهی هم کیشان خود برنهم ٭

محبت را درجات بیشمار است اعلی و افضل ان انست که تمام موجودات عالم را عین حقیقت خود دانیم اگر ببینم که کسی برگ کاهے بجفا شکسته است دلم همین سان بدرد در اید که گویا ناخنی از ناخن هاے دست و پاے من بر شکسته این مرتبه حاصل نمیشود مگر کسی را که خداوند عالم در رحمت برو کشاده باشد ٭

دویمین درجه محبت ان است که جمیع ذی روح را که مشارکت بسیار و مشابهت بیشمار با ما دارند دوست دارم و هرکه جگر تر دارد با او نیکی کنم این درجه اگرچه از درجه اول فراوان پایه فرو تر افتاده است الا بجاے خود انقدر بلند پایه است که دست کوتاه ما بشاخ پربار ان نمیتواند رسید ٭

سویمین درجهٔ محبت ان است که با بنی نوع خود بکار بریم چنانکه سعدی علیه‌الرحمه میفرماید

بنی آدم اعضای یکدیگرند * که در آفرینش زیک گوهرانند
چو عضوی بدرد آورد روزگار * دگر عضو ها را نماند قرار

اگرچه این مرتبه کمترین درجه محبت است الا بنظر اینکه انسان را ضعیف‌البنیان آفریده اند همین درجه را نسبت بار درجه اعلی قرار داده اند *

ازین مرتبه هم دو مرتبه کم دیگر درجه محبت است که انرا مجازاً حب قومی نام می نهم و سرور ما و سرور عالم علیه‌الصلوة والسلام که دل و جانم فرش راه وسرم خاک پای ان عرش بارگاه باد تاکیدات بدان فرموده حیث قال علیه‌الصلواة والسلام والنصح لکل مسلم علماء محققین مارضوان‌الله علیهم اجمعین از لفظ نصح هرگونه رفاه و فلاح برادران دینی مراد گرفته اند پس ما درسعی رفاه و فلاح برادران دینی مامور ایم و در ترک ان بمعصیتی گرفتار می شویم اگر این مدعا را برهبر عقلی جوئیم گوئیم که این درجه محبت را که ما انرا به حب قومی نامیده ام در حیوانات هم می یابم آیا نمی بینی که اگر زاغی را بدرد اریم دیگر همجنسان او بدرد می آیند و به آه وناله مارا میگیرند اگر همکیشان و هم کشوران خود را بدردی مبتلا بینم و بدرد نیایم و چاره کار نیندیشم از زاغ هم بد تر ایم ازین جمله رهبر ها آشکارست که مارا بجهت صلاح و فلاح همکیشان و هم کشوران خود کمر سعی چست بستن و درپی سود و بهبود انان افتادن واجب و لازم است ظاهر است که برادران دینی ما هنوز در گران خواب غفلت اند و هر چه گویم و هرچه بکنم ازان گران خواب بیدار نمیشوند لیکن مارا بدان سبب کمر همت سست کردن نشاید

* او بشنود یا نشنود من گفتگوی میکنم *
حقوق شان که بر ذمهٔ مایان است انرا ادا کردن شاید
شاید که همین بیضه برارد پر و بال *

گفته اثری دارد چه عجب که رفته رفته هوشیار شوند و خودرا دریابند *

حضرات من معافم فرمائید نغمه بے اهنگ سرودم و سخن بے محل گفتم حضرات رامے بینم که همه تن در صلاح و فلاح هم کیشان و هم کشوران خود سرگرم هستید پس این ژاژ خائي و هرزه درائي من روبروے همچو بزرگان سراسر بیجا و سرتا پا بے محل بود مگر چکنم شوق و ولوله محبت که باهم کشوران خود داریم محل و بے محل مارا از سرودن این چنین نغمه ها بار نمی دارد اے بزرگان کلکته نیکو مي دانید که همه خانواده هاے قدیم هم کیشان ما برهم خورده اند و شهرهاے قدیم کشور ما که علم و ادب و دانش و فرهنگ را بان نازش بود از پا برافتاده اند در دارالسلطنت هاے باستاني هیچ چیز باقي نیست مگر استخوان هاے چند بوسیده و چند خشت کهنه دیوار هاے غلطیده پس در تمام مملکت هند از خلیج بنگاله تا رود سنده صرف همین شما بزرگانید که دارالامارة عهد مارا بذات ستوده صفات شما نازش است و بس اے اگر شما هم در صلاح و فلاح هم کیشان و هم کشوران خود سعي نه نمائید باز کدام کس پرسان حال ما بخت برگشتگان خواهد بود خداوند عالم شما را سرسبز و شاداب داراد و توفیق حب وطني روز افزون نصیب کناد *

مگر عرضی دیگر قابل گذاردني است و ان اینکه درین جزو زمان هم کیشان و هم کشوران ما و شما از حلیه تربیت عاري شده اند و روز بروز عاري میشوند پس درین زمانه مدار صلاح و فلاح هم کشوران ما دران است که بهر طوریکه تواند شد در ترقي تعلیم و تربیت شان سعي ها نمائیم و انچه موانع و عوایق در تربیت هم کیشان بوده اند در برداشتن ان همه سعي و کوشش ها کنیم مردمان این زمانه تربیت هم کیشان مارا که به نظر حقارت مي بینند باعث اصلي ان این است که اکثر برادران ما بانکه در علوم باستانے ید طولا دارند در علوم و فنون جدیده که مایه نازش نو جوانان این زمانه است عاري

اند پس نگریستنی است که باعث اینچنین ناواقفیت از علوم وفنون جدیده مفیده چیست گویم که ان همه علوم بزبان انگریزی اند و هم کشوران مارا تا حال بر تحصیل ان زبان توجهی کماینبغی نیست دیگر باره پرسم که چرا نیست ایا تعصب مذهبی را دران مداخلت است گویم حاشا و کلا کسانیکه مارا بچشم غرض بین می نگرند و یا از حقیقت حال واقف نیند این گونه سخن هاے بے اصل سرائیده اند در اموختن زبان هر قومیکه باشد تعصب مذهبی را چه مداخلت است ما مسلمانان زبان پارسی را میخوانیم و ان زبان ما نیست و گاهے تعصب مذهبی را به ان نسبت نکرده ایم پس در اموختن زبان انگریزی چرا تعصب مذهبی را گنجائی خواهد بود اگر گویند که مسایل علوم جدیده سیما ریاضیات ظاهرا با انچه در قران مجید ازان بیان شده مخالفت دارند ازین باعث مسلمانان از خواندن ان مستنکرد اند گویم این هم غلط است مسایل حکمت یونان کے بظاهر حال با انچه در قران مجید ازان ذکر رفته مناسبت دارند و همه مسلمانان بهزاران هزار شوق در تحصیل ان سرگرمی ها می دارند و گاهے تعصب مذهبی را کار نفرموده اند پس در خواندن و تحصیل نمودن هیات جدیده نیساغورثیه چرا تعصب مذهبی را بکار برده باشند اصل کار و حقیقت حال کم توجهی برادران ما در خواندن زبان انگریزی و تحصیل علوم و فنون جدیده ان زبان این است که کتب مذهبی ما مسلمانان که اموختن انها در حقیقت بر ما فرض است همه در زبان مقدس عربی است و عادت ما مسلمانان از طبقه شرفا این است که اولا میخواهند که اولاد ما زبان عربی را بیا موزند و بمسائل دینیه خود واقف شوند بعد ان چیزی شود یا نشود اے حضرات من نیکو دانید و هوشیار باشید که این طریقه بسیار محمود و بغایت نیکے و نهایت پسندیده است و گاهے تا انکه جان در قالب شما است این طریقه را مگذارید زبان عربی افضل ترین زبان هاست خداوند عالم بهیچ زبان متکلم نشده الا بزبان عربی فضایل این زبان چه از احتصار

الفاظ و کثرت معانی و چه در علو درجه فصاحت و بلاغت از همه زبان ها فایق تر و مشهور تر است پس اینچنین زبان را گذاشتن که دران عمدگی و علو درجه در دنیا و نجات ابدي در عقبی است کار خرد مندان نیست الا تدبیرے باید اندیشد که نوجوانان اقوام ما که در خواندن زبان عربي مصروف اند بجهت حصول علوم و فنون جدیده هم موقعے و قابوے یابند و ان بخوبي حاصل تواند شد اگر هم کشوران ما جمع شده انجمني بیارایند و کتب علوم و فنون جدیده را از زبان انگریزي بفارسي یا عربي ترجمه نمایند و انرا بمشق نو نهالان اقوام ما بدهند تا بذریعه همان زبانیکه در تحصیل ان مصروف اند از علوم و فنون جدیده هم کماینبغي و اقفیت حاصل سازند علم و تربیت نام صورت زبان و کام نیست بهر زبان که انرا بیاموزم بمدعا میرسم ✻

ازانچه گفتم چنان ندانید که من روادار تساهل و تغافل در خواندن و اموختن زبان انگریزي بوده ام نے نے من آموختن زبان انگریزي را از قبیل سته ضروریه میدانیم ببینید حکام ما زبان انگریزي دارند اصل احکام و قوانین انتظام مملکت بزبان انگریزي است که واقفیت ازان ما رعایاے مطیع و منقاد را از ضروریات است اگر بخدمت کدام حاکم وقت میروم بسبب تخالف لسان نیازمندیهاے خود را چنانکه دردل است ادا کردن نمي توانم لطف و اخلاقیکه از جانب حاکم برحال ما میشود انرا فهمیدن و دل را بان خوش کردن نمیتوانم ما را آن قدر حاجت بانگریزي دانستن افتاده است که بدون آن سرانجام امور تمدن هم خیلی مشکل است گردون دخاني که بتخت سلیمان مانا است عمده وسیله تسهیل سفر بجهت ما مهیا است الا بعدم واقفیت از زبان انگریزي چها مصایب هاست که دران نمي برداریم اگر پیام ضروري بذریعه قوة کهربائي فرستادن میخواهم بدون واقفیت از زبان انگریزي دران عاجز ایم از بدترین پیشه ها که نوکري است تا به اعلی ترین پیشه ها که تجارت است ما به انگریزي داني محتاجیم من به

حسد نمیگوییم و نه از همچو مدی که هوا خواه بنی نوع انسانم حسد آید بلکه بطور غبطه میگوییم که دیگر هم کشوران ما صرف بذریعه زبان انگریزي از ما سبقت ها برده اند و روز بروز مسابقت مي نمایند پس همکیشان مارا نیز واجب و ضرور است که سعي موفوره در آموختن زبان انگریزي نمایند و چنانکه پیشتر بودند درین معرکه هم گوئی سبقت از دیگر هم کشوران خود ربایند مگر این نمي خواهم که عربي را یکسر فروگذارند و از علوم دینیه و مسایل حقه مذهب خود جاهل و نابلد محض مانند *

ترجمه کتب علوم و فنون جدیده را بدین وجه خواهانم که اگر ترجمه نشوند تحصیل علوم و فنون جدیده منحصر بزبان انگریزي خواهد بود و بس وازان همان چند کسانرا که دران زبان لیاقت کلي بهم رسانیده اند فایده حاصل خواهد شد و بس تمام ولایت ما را که من درین آن هستم حصول فواید ممکن نیست ایا شما خیال میکنید که هرچند سعي کرده آید زبان انگریزي در ولایت وسیع هندوستان مثل زبان ملکي رایج شدن میتواند تا چند صد سال بلکه بسیار زاید ازان کسی اینچنین خیال کردن نه میتواند پس ابنای جنس خود را درهمین جهالت و کوري و ذلت و خواري خواهم گذاشت اي سرخیلان قوم ما چندانکه در اهتمام این امور تاخیر میشود روز بروز مشکلي دیگر بروی کار مي آید و کار از دست میرود وقت را از دست مدهید و در فراهمي سامان تربیت اهل هند آماده شوید که وقت رفته و تیر از کمان جسته باز نمي آید *

سخني دیگر هم بغور شنیدني است که در تربیت علوم و فنون جدیده به نوجوانان هم قومان ما خواه بذریعه زبان انگریزي باشد وخواه بذریعه تراجم احتمال سستي در عقاید حقهٔ دینیه بوده است و این احتمال نیست بلکه به تجربه و استقرا هم همچنین یافته ایم مگر غور فرمایند که در حقیقت باعث ان توغل در زبان انگریزي یا اموختن علوم و فنون جدیده نیست البته از توغل به ملحدیات و غفلت از

تحقیق و تدقیق اعتقادیات اینچنین مغالطه‌ها درپیش می آیند
چنانچه در بلاد جرمن و فرانس آتش این فتنه سربفلک کشیده بود
و صدها و هزارها مردم نقلیات را اوهن از تار عنکبوت خیال کرده بودند
و زمانے پیشتر ازین در دارالسلطنت لندن هم این بلا افتاده بود و در
زمانیکه حکمت حکماے یونان درمیان ما مسلمانان شیوع یافت
همین افت درمایان هم رسیده بود مگر علماے هر قوم و ملت
بدفع آن کوشیدند و همه انرا برشکسته حقیقت اعتقادیات نقلیه را
بصحت رسانیدند علماے مذهب ما علم کلام را ایجاد کردند و باثبات
رسانیدند که انچه فلاسفه به تحقیق ان پرداخته اند از وهمیات بیش
نیست و نور حقیقت همان است که زبان وحي بان ناطق شده آری

پاي استدلالیان چوبین بود * پاے چوبین سخت بے تمکین بود

پس منکه خواهان ترویج زبان انگریزي و تعلیم علوم و فنون جدیده
بشمول عربي و باشتمال تحقیقات و تدقیقات عقاید نقلیه بوده ام ازین
قسم تربیت این احتمال بفرسنگها دور است البته در تکمیل امرے
دیگر ما را افتادن خواهد شد و ان اینکه قواعد حکمت یونان ازشیوع
حکمت جدیده همه ازپا برافتاده اند در زمان پیشین علماے دین ما را
به تردید یا بمطابقت اصول حکمت یوناني با علم و حکمت حقیه
الهامي حاجت بود و پس چنانچه بتائید روح‌القدس دران کامیاب
شدند الحال که اصول حکمت را بروش دیگر بنا نهاده اند هرچه ازان
بظاهر مخالف الهامیات مي نماید درتطبیق یا تردید آن توجه
کردن خواهد افتاد و این امرگو بظاهر دشوار می نماید لیکن بتائید
روح‌القدس دشوار نیست

فیض روح‌القدس ار باز مدد فرماید * دیگران هم بکنند انچه مسیحامیکرد

به بینید که ان اصول صرف از مذهب ما بظاهر مخالف نمی نماید
بلکه از مذهب تمام اهل کتاب که عبارت از یهود و نصاری است
مخالف می نماید علماء مسیحي چه ها کوشش درین باره کرده اند
و رساله ها برنگاشته و علاج بد اعتقادي هم ملتان خود کماینبغي

فرموده اند پس علماء مذهب ما چرا بدان طرف توجه نخــواهند فرمود *

اگر بدینگونه تربیت هم کیشان ما شیوع گیرد یقین واثق است که فلاح بیشمار بحال انها عاید شود و ترقي روز افزون و تهذیب مهذب نصیب ایشان گردد و از تهذیب نا مهذب که در بعضے از هم کشوران ما شیوع یافته بکلی ایمنی دست دهد من خیرخواه هم کشوران خود روز و شب در همین خیالات بسر میکنم و عمر گرانمایه خود را و نیز درهم و دنیار را هرچه در کیسه ام می اید در همین امور صرف میکنم لیکن من یک جزو ناتوان ام و مثل پیرزالي بخریداري یوسف بر امده ام تنها از من چه میشود و تا وقتیکه همت قومی در ان متوجه نشود و هریکی از دل ودست و زبان و درهم و دینار تائیدے نه نماید انجام ان از محالات می نماید چنانچه بنظر انجام بعضی ازین امور که گفته ام تدبیرے اندیشده ام و رساله دران باب چاپ نموده پیش کش حضرت صدر این انجمن نموده ام بدین امید که اگر مناسب نماید بخدمت جمیع بزرگان که درین محفل خلد مشاکل فراهم امده اند نذر نمایند شاید خداوند کریم وسیله بر انگیزد نه تصورات من رتبه تصدیق یابد وما توفیقي الا بالله العلي العظیم هو نعم المولی و نعم النصیر و اخر دعوینا ان الحمدلله رب العالمین * * * * * *

مقام کلکته ۶ اکتوبر سنه ۱۸۶۳ ع *

نمبر ۱

روئداد

سائنٹفک سوسائٹی

۹ جنوری سنہ ۱۸۶۴ عیسوی

غازی پور

سید احمد خان کے پرائیویٹ پریس میں چھپی

۱۸۶۴ ع

نمبر ۱

روئداد

سین تیفک سوسئیتی

۹ جنوری سنہ ۱۸۶۴ عیسوی

غازی پور

سید احمد خاں کے پرئیویت پریس میں چھپی

۱۸۶۴ ع

نمبر ۱

روئداد

سین ٹیفک سوسئیٹی

غازي پور ۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ ع

اِس سوسئیٹي کا اول مجمع آجکے دن جمع هوا *

سید احمد خاں صدرالصدور نے مجمع میں یهه گفتگو کي *

اي صاحبوں همکو احسان مندي اور انکساري سے اُس خداے مطلق کے بهت بهت شکر ادا کرنے چاهیئیں جسنے یهه فرمایا ہے که جهاں دو یا تین آدمي نیک کاموں کے کرنے پر جمع هوتے هیں وهاں میں اُن میں موجود هوتا هوں۔ اب جس مقصد کے واسطے هم جمع هوے هیں وہ همارے همجنسوں کي ترقي سے متعلق ہے اسلیئے وہ ایک نیک کام هے بس همکو امید کرني چاهیئے که خداے تعالی کا فضل همارے سب کاموں پر رهیگا آمین *

بعدازاں لفٹننٹ گریهم صاحب نے سوسئیٹي کے مقصدوں اور منشوں پر انگریزي میں مفصله ذیل ایک اِسپیچ کي اور منشي محمد یارخاں نے اردو میں اُسکو پڑھا *

اي صاحبان

بڑے بڑے کاموں اور تدبیرونکي بهت سي مثالیں هیں جنکو مختلف زمانوں میں مستعد لوگوں نے شروع کیا اور جو بسبب تائید نپانے یا اور سببونکي جاتي رهیں اور معدوم هوگئیں اور پهر شروع هوئیں اور اُسیطرح معدوم هو گئیں، یهه پرفکر سوچ که روپیه کهانسے آویگا اُن لوگوں کي زبان سے اکثر بیساخته نکلا هے جو انسانوں کو فایده پهونچانے کے واسطے نهایت کوشش کرتے

ہیں لیکن وہ وسیلونکے نہونے کے سبب سے باز رکھی گئی ہیں ؛
خیالی تدبیریں جنکا انجام ناکامی ہوتی ہے اگرچہ اُنکو نہایت
اچھے ارادوں سے اختیار کیا گیا ہو بلا شبہ وہ بے مراد نصیبہ کی مستحق
ہوتی ہیں لیکن ایک ایسی تدبیر جیسی ہماری ہے جو ایسی
تدبیر ہے جسکی فائدونکی اس ملک میں مدتسے قدر کیگئی ہے
اُنسے اچھے نصیب کی مستحق ہے اور اگر اُسکی امداد نکرنے
سے وہ لوگ جنکی فائدہ کے واسطے اُسکو قایم کیا گیا ہے محروم
ہوجانے دیں تو ایک بڑی امت بدنامی ہندوستان کی قوموںکی
تعلیم یافتہ حصہ پر رہی گی ؛ پچھلی بیس برس میں اسیطرح
کی سوسیٹی کے جاری رکھنی کی جسکا اول اجلاس ہم اب کر رہے
ہیں بہتسے ارادے ہوئی لیکن اُسکی مربیوں کی بیماری یا
کافی روپیہ نہونے سے یا سنہ ۱۸۵۷ ع کے غدر کے دفعتاً واقع ہونے
سے رفتہ رفتہ یا دفعتاً وہ طی ہوگئی ؛ اگر میری یاد صحیح ہو تو
ان سبکو انسان کے خیرخواہ اور دلسوز انگریزوں نے قایم کیا تھا اور
شاید اسوجہہ سے ہندوستانیوں سے اُنہوں نے عموماً وہ تائید نپائی
جسکے وہ مستحق تھے ؛ ہماری سوسیٹی کی تائید نہونے کی یہہ وجہہ
نہیں ہوسکتی ہے جبکہ اُسکے اصل بانی پر ہم نظر کرتے ہیں ؛
ہندوستان کے واقعات میں پہلی ہی پہل ایک شریف مسلمان نے
تنہا اور بلا استعانت ایک سوسیٹی کی تجویز اس نظر سے کی ہے
اور اُسکو شروع کیا ہے کہ یورپ کے علم اور تحریر ہندوستان کے
جم غفیر تک رسائی ہو ؛ بالفعل تمام دفتری جو فنون اور علوم پر
ہیں ایشیا کے بہت سے لوگوں کی دسترس سے باہر ہیں اور جبکہ
ہم یہہ خیال کرتے ہیں کہ زمانہ حال کے فنون اور علوم ہی کے ذریعہ
سے اس ملک کی دن بدن ترقی ہوگی مجکو یقین ہے کہ جو لوگ
ہندوستان کی بھلائی سے غرض رکھتی ہیں وہ اس سوسیٹی کو اپنی
دلی مدد دینگی ؛ اس ملک کے بہت سے امورات اور اُسکی لیاقتوں

کا حال یہاں کے بہت سے لوگوں پر ظاہر نہیں ہے ' ایسے کتنے شخص ہندوستان میں ہیں جو اس ملک کی زمین کی قیمتی چیزونکا کچھہ حال جانتے ہیں ' ایسی کتنی شخص ہیں جو زمانہ حال کی اُن ترقیوں میں سے جو ایسی لوازمات پر ہوئی ہیں جنسے زمین جوتی بوئی جاتی ہے اور پانی بلندی پر چڑھایا جاتا ہے اور روئی طیار کیجاتی ہے غرض کہ ہر چیز پر جسکو بالفعل ہندوستان کے تمام لوگ بیڈھنگی پن اور خامی سے کرتے ہیں جسقدر ترقی ہوئی سے واقف ہیں ' اُن تمام امور کی کتابوں کو یہہ سوسئیٹی رفتہ رفتہ ترجمہ کرکے سب لوگونمیں پھیلاوے گی ' لیکن نہ اسلیئے کہ لوگ اُنکو دیکھیں اور چپ چاپ بیٹھے رہیں ' ہندوستان کے سب لوگوں کو مدد دینی چاہیئے ' جو لوگ اس نیک کام سے غرض رکھتے ہوں اُن سب کو چاہیئے کہ اس سوسئیٹی کے مقصدوں کو اپنے اپنے ضلعوں اور قسمتوں میں خوب مشہور کریں اور اپنے سالانہ امدنیوں کے بہت تھوڑے سے حصہ سے ہندوستان کے شہروں کے امیر اس سوسئیٹی کے وسیلہ سے اپنی آولاد کے فائدہ کے واسطے علم کی ترقی کے لیئے مدد کریں ' اور اُنکو وہ نہایت عمدہ خوشی جو آدمی کو ہوسکتی ہے اکثر ہوگی کہ ہمنے نہ اپنے لیئے بلکہ اوروں کے واسطے بھی کچھہ کیا ہے ٭

اِس سوسئیٹی کے بانی سید احمد خاں کا مقصد انگریزی زبان کی تحصیل کا روکنا نہیں ہے بلکہ انگریزی علم کو اپنے ہموطنونکی دسترس میں لانے سے اپنے ملک کی تربیت اور اُس سے دولت اور بھلائی کا بڑھانا مقصود ہے ' اب ہندوستان میں انگریزی روز بروز زیادہ تر بڑھی جاتی ہے لیکن وہ خوب جانتے ہیں کہ ایک مدت چاہیئے بیشتر اس سے کہ افضل قومونکو بھی اُس زبان کا کافی علم ہونے سے اُس علم کا فایدہ پہونچے جو اُس سے ظاہر ہوتا ہے ' اِس نظر سے کہ اُنکی راے انگریزی کی ضرورت پر صاف ظاہر ہو اِس مقام پر

میں اُس اسپیچ میں سے جو اُنھوں نے ماہ اکتوبر گذشتہ میں مسلمانوں
کی مجلس مذاکرہ علمی میں کی پڑھتا ہوں *

اے صاحبوں چند روز سے ہم سب جو علم میں ایسے کمتر ہیں اِسکا سبب یہہ ہے
کہ جبکہ ہم قدیم حکمت اور علوم اور فنون سے واقف ہیں اور اُنکا فیض اُٹھاتے ہیں
زمانہ حال کے علوم اور فنون وغیرہ سے جنکی آج کل کے جوانوں کو اسقدر قدر ہے بالکل
ناواقف ہیں ' پس ہمکو غور کرنا چاہیئے کہ یہہ معاملہ کیا ہے بہت سی بڑی بڑی
کتابیں زبان جرمن اور فرانس اور اور زبانوں میں لکھی گئی ہیں لیکن اِن سب کا
انگریزی میں ترجمہ پایا جاتا ہے ' انگلستان نے بھی مانند اور قوموں کے اگر اُن سے
زیادہ نہیں تو ویسی ہی بڑی بڑی کتابیں پیدا کیں ہیں ' اب غالباً جو ہم زبان جرمن
اور فرانس وغیرہ میں قابل ہونے کی ضرورت نہیں رکھتے ہیں اور اُن زبانوں کی تمام
عالمانہ کتابوں کا جو انگریزی میں ترجمہ موجود ہے اور ہندوستان کے اب جو انگریز
حاکم ہیں اسلیئے خیال کرتا ہوں کہ یہہ بات بہت صاف ہے کہ انگریزی ہی وہ زبان
ہے جسکی تحصیل پر ہمکو متوجہہ ہونا چاہیئے ' کیا کوئی ایسا تعصب مذہبی ہے
جسکے سبب سے ہم اس سے باز رہیں ' نہیں ایسا ہماری نسبت نہیں ہوسکتا ہے ایسا
صرف وہی لوگ کہتے ہیں جو ہمارے حال سے واقف نہیں ہیں ' کوئی مذہبی تعصب
ہمارے کسی زبان کے سیکھنے میں جو دنیا کی قوموں میں سے کسی قوم کی ہو مزاحمت
نہیں کرتا ہے ' قدیم سے ہم زبان فارسی تحصیل کرتے آئے ہیں اور اُس زبان کی
تحصیل سے کبھی کسی تعصب نے باز نہیں رکھا ' بس ہمارے انگریزی سکھنے میں اور
اُس زبان میں کمال حاصل کرنے پر تب کیونکر کوئی مذہبی اعتراض برپا ہوسکتا ہے *

ایک مصنف کا قول ہے دیکھو انسانوں کے اُس مجمع کو جس
میں ہمکو علم لیجاتا ہے ' اُس میں ہمکو نہایت عالی طبع
لوگوں سے ارتباط ہوتا ہے ' سواے ارتباط کے اور کون سی چیز ہے
جس سے ہمکو زیادہ رونق اور تہذیب ہوتی ہے ' جن لوگوں سے ہم
ارتباط رکھتے ہیں اُن سے ہم اسطرح متحد ہوجاتے ہیں کہ معلوم
نہیں ہوتا ' اُس میں اعلی عقل کمتر پر اثر کرتی ہے ' اسطرح سے ایک
بڑے علم کی تحصیل چپکے چپکے اور رفتہ رفتہ انسان کی طبیعت
میں سما جاتی ہے اور لوگوں کی خصلتوں کو مانند اُن خصلتونکے

جنکا اثر اُنپر ہوتا ہی ترقی ہوتی ہی ' سیکھنے والا اس طبیعت کی قدر جاننے لگتا ہی جس سے عالی طبع دقیق باتوں پر غور کرتے ہیں وہ دریافت کریگا کہ سچائی کی بہت سی قسمیں ہیں اور کہ وہ سچائی کسی خاص شخص کی راے کی مطابقت پر منحصر نہیں ہے اور کہ دنیا خود اُسکی ذات یا رفیق یا قوم کے بہ نسبت بہت زیادہ وسیع ہے ' پس وہ علم ایسا ہے جسکی تائید یہہ سوسئیٹی ہندوستان کے لوگوں سے چاہتی ہے ' یہہ وہ فایدہ ہے ایسا فایدہ جس سے آج کا ہندوستان پچاس برس کے بعد نہ پہچانا جائیگا جو علم خوب مضبوط علم کسی قوم کا اُن لوگوں کو جو اُسکی کشتکاری پسند کرتے ہیں بخشیگا ' اج اس سوسئیٹی کے کار و بار آغاز کرنے سے ہمنے ایک تحریک شروع کی ہے کہ اگر ہندوستان کے لوگ اُسکو صرف اپنی دلی مدد دینگے تو وہ معہ اور بہت سی تدبیروں کے جو ہندوستان کی بھلائی کے لیئے ہو رہی ہیں ہندوستان کو ایک دولتمند اور بہ نسبت اب کی بہت زیادہ دولتمند اور اس سے بھی زیادہ عمدہ ایک روشن ضمیر ملک بنادیگی ' البتہ پچھلے صفت مجھکو پہلے بیان کرنی چاہیئے تھی کیونکہ روشن ضمیری کی ترقی دولت کی ترقی کی برابر ہوتی ہے ' دیکھو پچھلی صدی میں انگلستان کی دولت کو اُسکی تربیت کے ساتھہ کسقدر ترقی ہوئی ' اُسکو بہت سے مشکلات جھیلنی پڑی تھیں اور وہ اُن مشکلات سے جو ہم خوب جانتے ہیں کہ اس ملک میں علم کے پھیلنے کی هارج ہیں بہت زیادہ بڑی بڑی مشکلیں تھیں ' اُن دنوں میں نہ اُس میں ریل تھی اور نہ چھاپنے کی دخانی کلیں وغیرہ تھیں اُسکی پاس سواے اُسکی ذاتی ذہانت اور بڑی تیز فہمی اور استقلال اور اتفاق کی اور جو کچھہ تھا سو تھوڑا تھا ' ہندوستان میں ذہانت کافی ہے پس اگر اُسکی لوگ صرف استقلال اور اتفاق کے کندھوں سے اُسکو سہارا دیں تو وہ اُنکو تربیت میں

جلد سب سے اول کردیگی جیسے کہ بالفعل وہ سب سے پیچھے ہی ٬
روشن ضمیری سے وہ تمام وسیلہ جنکی ایجاد کرنے اور امتحان کرنے
اور آخرکار عام استعمال میں لانے میں انگلستان کے برسوں صرف ہوئی
اب وہ سب تمہارے ہاتھہ میں موجود ہیں ٬ دھواں اپنے استعمال
کی بہت سی ترکیبوں سمیت تمہارے اختیار میں ہی اور اپنے کام
میں لانے اور اسکا مربی بننے کے لیئے تمکو با آواز بلند پکار رہا ہی
مثلاً جیسے ریل ہی دخانی ہل ہی اور دخانی آب کش ہی یا
دخانی چھاپہ ہی وہ عجیب پھیلاو علم کا ہی ٬ ان سب سے
فایدہ اٹھانے کا شوق اس ملک کے باشندوں کے دلوں میں صرف بخوبی
اسی حالت میں بھڑک سکتا ہی جبکہ انکو اور بہت سی اور
چیزوں کو مستعدی سے انکی آنکھوں کے سامھنے لایا جاوے یہی بات
ہماری سوسئیٹی کا مقصد ہے ٬ اے اہل ہند اپنے ملک کی بھلائی
کی ترقی کے لیئے ان تمام متعدد اور مختلف ترکیبوں کے پکڑنے کو
گویا تمکو صرف ہاتھہ ہی پھیلانا ہی اور انکو جو پکڑیں ایک بہت
بڑی خوشی اور مجھکو یہہ بھی کہنا چاہیئے کہ فایدہ نہ صرف عقل
کا بلکہ جیب کا بھی چھونے ہی سے حاصل ہوگا ٬ اسلیئے ہندوستان
کے ان سب انگریزوں اور ہندوستانیوں کو جو اس کام میں دل سے شریک
ہوں مجھکو یقین ہی کہ ایسی سوسئیٹی کے نہ صرف قائم کرنے
کی بلکہ اسکے اسوقت تک جاری رکھنے کی جبکہ وہ اپنا مقصد
حاصل کرلے فخریہ رضامندی حاصل ہوگی جسکے فائدے ہندوستان کے
لوگوں کو بیشمار ہونگی ٬ *

اے صاحبوں مجھکو امید ہی کہ تم مجھکو معذور فرماؤگے کہ
میں نے آپ کے وقت کو اس گفتگو میں صرف کیا اور انجام میں صرف
میں یہہ کہتا ہوں کہ جو کچھہ میرے دل میں ولولہ ہی اسکا
سبب وہ روشن ضمیر اور مستقل شخص اس سوسئیٹی کا بانی ہی
جو اپنے عقل اور روپیہ دونوں سے اپنے ملک کو برسوں کی خواب سے

جگانے میں نہایت کوشش کر رہا ہی اور جسکو آیندہ زمانہ میں مجھکو یقین ہی کہ آسکے ملک کے مربیوں کي فہرست میں ایک نامي جگہہ کا صلہ ملیگا اور وہ شخص سید احمد خان ہی *

بعد اسکے لفٹننٹ گریہم صاحب نے تحریک کي کہ جناب بي سیپوٹ صاحب بہادر سي بي اس مجمع کے چیرمین ہوں *

ایم براڈھرسٹ صاحب اسکوئیر نے اس تحریک کي تائید کي اور وہ منظور ہوئي *

بعدہ سید احمد خان نے قانون سوسئیٹي کا پیش کیا اور آسکو مجمع نے منظور کیا *

پہر سید احمد خان نے آن سب لوگوں کے نام جنہوں نے معاون میمبر ہونے کے واسطے اپني درخواستیں بھیجیں تھیں حسب تفصیل ذیل مجمع کو سنائے اور بیان کیا کہ ایم کیمسن صاحب اسکوئیر ایم اے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک شمال مغرب اور کپتان فلر آر اے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب نے اس سوسئیٹي کے انریري میمبر ہونیکو قبول فرمایا *

فہرست میمبران معاون

۱ ایم براڈھرسٹ صاحب اسکوئیر کلکٹر و مجسٹریٹ غازیپور
۲ لفٹننٹ جي ایف آئي گریہیم صاحب بہادر بنگال سٹاف کاربس غازي پور
۳ جیمس سمسن اسکوئیر رجسٹر صدر عدالت آگرہ
۴ جي ایچ بکس صاحب اسکوئیر کلکٹر و مجسٹریٹ بنارس
۵ آے شکسپیر صاحب اسکوئیر کمشنر بنارس
۶ جي ایچ رکٹس صاحب اسکوئیر سي بي کلکٹر و مجسٹریٹ الہ آباد
۷ ولیم میور صاحب اسکوئیر میمبر صدر بورڈ الہ آباد

۸ جي بي منڊي صاحب اسکوئير جج الہ آباد
۹ آرمڊي صاحب اسکوئير ميمبر صدر بورڈ الہ آباد
۱۰ جي ايچ بٹن صاحب اسکوئير کمشنر آگرہ
۱۱ کرنل جي ڈبليو هملٹن صاحب بهادر کمشنر دهلي
۱۲ ايف کوپر صاحب اسکوئير سي بي ڈپٹي کمشنر دهلي
۱۳ اے کالون صاحب اسکوئير مهتمم بندوبست بجنور
۱۴ اے او هيوم صاحب اسکوئير سي بي کلکٹر و مجسٹريٹ اٹاوہ
۱۵ سي اي اليٹ صاحب اسکوئير ڈپٹي کمشنر هوشنگ آباد
۱۶ جے اينم سي سٹيں بلٹ صاحب اسکوئير اسسٹنٹ کلکٹر غازي پور
۱۷ جارج پامر صاحب اسکوئير کلکٹر و مجسٹريٹ بجنور
۱۸ سي ڈانيل صاحب اسکوئير مظفرنگر
۱۹ انريبل اے اے راپرٹس صاحب بهادر ميمبر کونسل کلکته
۲۰ بي سيپٹ صاحب اسکوئير جج غازي پور
۲۱ ڈي ايف مکليوڈ صاحب اسکوئير سي بي فينين شڈل کمشنر لاهور
۲۲ لفٹنٹ کرنل اڈورڈليک صاحب بهادر کمشنر جالندهر
۲۳ ڈبليو اين ڈرنر صاحب اسکوئير جنٹ مجسٹريٹ غازي پور
۲۴ جي اسٹريچي صاحب اسکو ئير جوڈيشل کمشنر ناگپور
۲۵ آر سمٹس صاحب اسکوئير سکرٹري گورنمنٹ شمال و مغرب الہ آباد
۲۶ ڈاکٹر کرسٹيسن صاحب بهادر غازيپور
۲۷ لفٹننٹ کريگي صاحب بهادر بنگال کيولري ميرٹهه
۲۸ آرويڈنگٹن صاحب اسکوئير غازيپور
۲۹ مهاراجه ايشري پرشاد نراين سنگه کاشي نريش بهادر مهاراجه بنارس

۳۰ شاهزادہ سلطان محمد جلال الدین صاحب بہادر نبیرہ سلطان ٹیپو کلکتہ
۳۱ مہاراجہ مہیشر بخش سنگہ بہادر ڈمراؤں ضلع شاہ آباد
۳۲ انریبل راجہ دیو نراین سنگہ بہادر بنارس
۳۳ انریبل مولوی عبدالطیف خان بہادر میمبر لیجس لٹف کونسل بنگال کلکتہ
۳۴ نواب ضیاءالدین احمد خان بہادر دہلی
۳۵ نواب محمد امین اللہ خان بہادر عرف دیوان امو جان دہلی
۳۶ راجہ پرتاب سنگہ بہادر تاجپور ضلع بجنور
۳۷ راجہ جیکشن داس بہادر علیگدہ
۳۸ نواب محمد حسن خان بہادر جاگیردار سنوانی بنارس
۳۹ راے بختاور سنگہ صاحب صدر امین بدایوں
۴۰ مولوی عبدالاحد صاحب غازیپور
۴۱ شیخ محمد جان صاحب غازیپور
۴۲ لالہ هربنس لال صاحب وکیل سرکار غازیپور
۴۳ لالہ شیو بالک سنگہ صاحب غازیپور
۴۴ راے بلدیو بخش صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر غازیپور
۴۵ منشی رام غلام سنگہ صاحب تحصیلدار غازیپور
۴۶ منشی علی حسن صاحب تحصیلدار بنارس
۴۷ شیخ برکت علی صاحب منصف بانس گاؤں ضلع گورکھپور
۴۸ مولوی خورشید علیخاں بہادر صدرالصدور الہ‌اباد
۴۹ مولوی سید محمد مبین خان بہادر ڈپٹی کلکٹر فرخ آباد
۵۰ منشی احمد حسین صاحب تحصیلدار اریل ضلع الہ‌آباد
۵۱ سید ظہور حسین صاحب وکیل صدر اگرہ
۵۲ منشی نجم الدین حیدر صاحب تحصیلدار اگرہ
۵۳ شیخ محمد قطب الدین صاحب امین مرادآباد

۵۴ مولوي سيد قادر علي صاحب تحصيلدار نگينه ضلع بجنور
۵۵ پنڈت رادها کشن صاحب تحصيلدار دهام پور ضلع بجنور
۵۶ راے شنکرداس صاحب منصف امروهه ضلع مرادآباد
۵۷ مولوي نجم الدين صاحب ڈپٹي انسپکٹر ميرٹهه
۵۸ منشي الطاف حسين صاحب سرشته‌دار کمشنري ميرٹهه
۵۹ مولوي محمد کريم بخش صاحب ڈپٹي کلکٹر للت‌پور
۶۰ کنور وزير علي خان بهادر ڈپٹي کلکٹر ميرٹهه
۶۱ منشي حافظ علي خان صاحب تحصيلدار باندە
۶۲ مولوي محمد سميع الله خان صاحب وکيل صدر آگره
۶۳ مولوي سيد امداد العلي خان بهادر ڈپٹي کلکٹر مين‌پوري
۶۴ پنڈت من پهول صاحب مير منشي گورنمنٹ پنجاب لاهور
۶۵ منشي سيد محمد حسين صاحب وکيل مهاراجه پٹياله لاهور
۶۶ منشي رام ملاوا صاحب وکيل مهاراجه کپورتهله لاهور
۶۷ ديوان نهال چند صاحب وکيل مهاراجه جنبو لاهور
۶۸ سردار نهال سنگه صاحب چهاچهي لاهور
۶۹ نواب علي رضا خان بهادر قزلباش انريري مجسٹريٹ لاهور
۷۰ شاه فريد عالم صاحب غازيپور
۷۱ مولوي زين العابدين صاحب منصف محمدآباد ضلع غازيپور
۷۲ قاضي عزيز الحق صاحب غازيپور
۷۳ شاه الله علي صاحب وکيل صدر عدالت آگره
۷۴ شيخ عبدالحميد صاحب غازيپور
۷۵ سيد تراب علي صاحب ڈپٹي کلکٹر بهادر جونپور
۷۶ منشي سيد علي نقي صاحب سرشته‌دار کلکٹري غازيپور
۷۷ منشي سيد علي حسين صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ پرتاب‌گڈه
۷۸ لاله شو مرلال صاحب غازيپور
۷۹ مولوي محمد صاحبعلي خان بهادر پنشندار سابق مير

منشي گورنمنٹ هند گهوسي ضلع اعظم گڈه

۸۰ ڈاکٹر دمڑي لال صاحب تيواري غازيپور

۸۱ مولوي فضل احمد صاحب تحصيلدار قايم گنج ضلع فرخ آباد

۸۲ بابو هران چندر صاحب هيڈ کلارک کلکٹري غازي پور

۸۳ مولوي محمد عمر صاحب زمانيه ضلع غازي پور

۸۴ مولوي محمد مظهرالله صاحب سرشته دار کلکٹري بجنور

۸۵ منشي امجد علي خانصاحب تحصيلدار بجنور

۸۶ بابو رام کالي چودهري صاحب منصف بليا ضلع غازي پور

۸۷ مولوي حافظ وحيدالنبي خان بهادر ڈپٹي مجسٹريٹ گڈهبتيا ضلع ميدني پور

۸۸ لاله گوپي ناتهه صاحب غازي پور

۸۹ منشي نصير علي صاحب تحصيلدار و ڈپٹي مجسٹريٹ باغپت ضلع ميرٹهه

۹۰ بابو کاشي ناتهه صاحب بسواس منصف سيدپور ضلع غازيپور

۹۱ منشي سيد بخشش علي صاحب سرشته دار فوجداري غازي پور

۹۲ منشي چني لعل صاحب بنارس

۹۳ بابو لکهمي نراين سين صاحب غازي پور

۹۴ بابو کالي پرشنو سنگهه بهادر کلکته

۹۵ مولوي دليل الدين احمد خان بهادر ڈپٹي مجسٹريٹ بنگانوں ضلع نديه

۹۶ مولوي سيد کرامت علي صاحب متولي امام باڑه هوگلي

۹۷ منشي کاشي پرشاد صاحب سرشته دار ديواني غازيپور

۹۸ قاضي علي اکبر صاحب غازيپور

۹۹ مولوي محمد بخش خان بهادر صدورالصدور آگره

۱۰۰ بابو شیو پرشاد صاحب جنٹ انسپکٹر بنارس
۱۰۱ مولوي حبیب‌الله خان صاحب بہادر صدرالصدور مرزاپور
۱۰۲ منشي کالیچرن صاحب سرشته‌دار عدالت دیواني مرزاپور
۱۰۳ ٹھاکردت پنڈت صاحب غازیپور
۱۰۴ سید احمد صدرالصدور غازیپور
۱۰۵ راے نراینداس صاحب بنارس
۱۰۶ بابو گروداس صاحب بنارس
۱۰۷ لاله جگت نراین صاحب غازیپور
۱۰۸ لاله منّو لال صاحب غازیپور
۱۰۹ منشي بندا پرشاد صاحب غازیپور

بعد ازاں لفٹننٹ گریہم صاحب نے ایک چٹھي کیمسن صاحب کي اور ایک چٹھي ڈانیل صاحب کي اور دوچٹھیاں کالون صاحب کي پڑھیں اور آنکا اردو ترجمه منشي موصوف نے اور اردو خط انریبل مولوي عبدالطیف خاں صاحب بہادر کا سید احمد خان نے پڑھا جو ذیل میں مندرج ہے *

چٹھي جناب ایم کیمسن صاحب اسکویر ایم اے ڈایرکٹرز پبلک انسٹرکشن اضلاع شمال مغرب
بنام
سید احمد خاں صدرالصدور ضلع غازي پور
از مقام بریلي — مورخه ۳۰ دسمبر سنه ۱۸۶۳ ع

میں نے آپکا رساله التماس جو آپنے تعلیم پر هندوستان کے لوگوں سے کي ہے پایا ایک علمي سوسئیٹي بنانے میں میں آپ کے ساتھه شریک هوکر مدد کرنیکي خواهش رکھتا هوں اس بات سے خوش هوں که آپنے اِس امر اهم کے مطلب کو اول آٹھایا ہے کیونکه اِس قسم کي تحریک اگر آن لوگوں سے شروع هو جو اُس سے فائده اُٹھا نے

کے متوقع ہوں تو وہ زیادہ کامیاب ہوتی معلوم ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کہ آسکی تجویز اور طرف سے ہو میں صرف یہہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھہ مدد میری طاقت میں ہے آسے آپکو دینے سے مجھی خوشی ہوگی اور میں یہہ عموماً خیال کرتا ہوں کہ آپ ہندوستانی لوگوں کو جو اِس سررشتہ (یعنی سررشتہ تعلیم) سے تعلق رکھتے ہیں خواہ وہ عہدہ دار ہوں یا جنہوں نے آس سے تعلیم پانے کا فائدہ آٹھایا ہے اپنے مطالب کے ترقی دینے میں مستعد پاوینگے *

اس مقام کے ہندوستانی اخبار نویسوں کو آپکے رسالہ التماس کے مشتہر کرنیکی ہدایت کی گئی ہے اور مجھکو کوئی شک نہیں ہے کہ ایکی یہہ تجویز شہرت پانے اور ایک عقیل کمیٹی کے انتظام میں ہونے سے ترقی پائیگی *

آپکا دوست صادق
ایم کیمص

چٹھی جناب سی ڈانیل صاحب اسکوئیر
بنام
سید احمد خان صدرالصدور ضلع غازی پور
از مقام مظفر نگر مورخہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۶۳ ع

میں نے نہایت خوشی سے آپ کے رسالہ کو جسمیں ہندوستان کے لوگوں کی خدمت میں التماس ہے اور جس میں ایک ایسی سوسئیٹی بنانے کی تجویز ہے جس سے ہندوستان کے لوگوں میں یورپ کے علم کا چرچا اور ترقی ہو پڑھا آپ کی تجویز آن سب لوگونکی مدد کی مستحق ہے جو اِس ملک کے لوگونکی بھلائی سے غرض رکھتے ہیں اور جو آپ کے ہموطنونکی سب قوموںمیں علم کی ایسی شگفتگی چاہتے ہیں جسکی سبب وہ لوگ اپنی آس حالت سے جو اب آنکی ہے عقل میں ترقی پاوی اور آن فنون سے جن سے

قوموںکی اقبال کو ترقي هوتي هے اور لوگونکو آسایش اور مرتبه اور فرحت پیدا هوتي هے واقفیت حاصل کرنی سے برتر درجه میں پهونچیں *

مجهکو یقین هے که یهه تجویز جسبا که ایسے شخص اِستقلالی سے آسکے درپی هوں جو آپ کي مانند ایسے عمده مطلب کے ترقي دینی کي مناسب طریقوں سے خوب واقف هوں اِس ملک کے لوگوں کي عقل پر چندهي سال میں نهایت بڑا اثر کریگي اور خاص کر آپ کے قومکے لوگوں پر جسمیں هر درجه کے قابلیت کے آدمي کثرت سے هیں اور مجهکو یقین هے که وه لوگ تهوڑے عرصه میں اگر اُنکے لیئے سامان بهم پهونچادیا جاوے تو علم کے اُن شعبوں کے تحصیل کرنے کي خواهش رکهنے میں آس سے او رغرض رکهنے میں دونوں چیزوں سے بدرجه مساوي رغبت کرینگے جو ایک زمانه میں آپ هي کي قوم کو حاصل تهیں اور بعد کو جنهیں یورپ کي روم نے جیتنا که اب موجود ہے ایک مشهور ترقي پر پهونچایا ہے *

مجهکواجازت دیجیئے که میں آپکواِسبات کي مبارکباد دوں که اِس نهایت عمده تجویز کي ترقي دینے میں جسکے انجام دینے کي آپ خواهش رکهتے هیں اپني هندوستاني قوموں میں سے آپ اول شخص هیں اور آپ کي سوسئیٹي میں بطور میمبر کے شریک هونے یا کسي اورطرح سے جو مجهسے هوسکے آپ کي مدد کرنے میں حاضر هوں *

آپکا نیازمند

سي ڈانیل

چٹهي جناب اے کالون صاحب اسکیوئیر

بنام

سید احمد خان صدرالصدور غازیپور

مقام مظفرنگر مورخه ۱۱ اکتوبر سنه ۱۸۶۳ع

دهلي گزٹ مورخه ۷ اکتوبر میں جو وکٹوریا کالج کے اِنعام کي

جلسه کا خلاصه لکھا هی اُس سے مجھکو معلوم هوا که آپ ایک ترجمه کي سوسئیٹي قایم کرنیکا مشوره کر رهے هیں مجھکو آپ کی رساله کا ایک نسخه پانے سے یا جب سے که میں نے بجنور چھوڑا باهم اتحاد کی ترو تازه کرنے سے خوشي نہیں هوئي هی لیکن یهه مطلب ایک ایسا مطلب هی جسکو میں نے ایک مدت سے بہت ضروري خیال کیا هے اِسلیئی اُسکی باب میں ایک سطر لکھنی کی لیئی موقع کو هاتهه سے نجانی دونگا *

ایسي سوسئیٹي کي بڑي ضرورت اور اُسکی بڑی فایدے جو غالباً اُس سے حاصل هونگی اور جسکو آپ نے اچھي طرح سے سوچ لیا هی بخوبي عیاں هیں اِسلیئی اُنکي طرف اشاره کرنا کچھه ضرور نہیں هے لیکن رایوں کے متفق کرنے اور اسبابات کے تحقیق کرنیکا هر ممکن طریقه اختیار کرتے مین که کسقدر اور کس کس طرح سے روپیه ایسي سوسئیٹي کے قایم رکھنی کے واسطی غالباً حاصل هوگا میں آپ سے اِصرار کرتا هوں مجھکو معلوم نہیں که آپ گورنمنٹ کے مدد لینا کسقدر چاهتے هیں لیکن میں خیال کرتا هوں که صاحبان ڈائرکٹر پبلک اِنسٹرکشن غالباً اِس تجویز میں بہت سي غرض رکھینگے اور چنده داروں کے بہم پہنچانے میں اور معاملات میں صلاح دینے کي قیمتي مدد بھي دینگے جلد رواج میں لانے کا بندوبست به نسبت ایک محدود تدبیر ترجمه کے مرجح معلوم هوتا هی غالب هي که اصول کي کتابیں به نسبت بڑي کتابوں کے شاید سواے کتب سیاست مدن کي نہایت وسیع بھلائي کي پیدا کرني والي هونگي *

آپ کي کچھه هي راے هو لیکن جو کچھه تجویز کیا گیا هی میں چاهتا هوں که اُس سے مجھکو آپ اِطلاع دینگے اور یاد رکھئے که میں چنده دار هونے سے مجوزه تجویز میں اور مدد کرنے سے جسطرح که مجھسے هو سکے میں بہت خوش هونگا *

میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ کی مانند اور بہت سے لوگ ہیں جو آسکے فایدوں کو خیال کرتے ہیں اور صرف اسی وجہہ سے وہ ساکت ہیں کہ وہ کسی پیشوا کے ہونے کی منتظر ہیں اور اندیشہ میں ہیں کہ جو لوگ اس سے زیادہ غرض رکھتے ہیں یعنے اس ملک کے رہنیوالے شاید آنکی مدد ندیں میں اس خوف کو بالکل بے بنیاد سمجھتا ہوں *

اب میں کہتا ہوں کہ آپ یاد رکھئیگا کہ میں اس معاملہ میں بہت توجہہ رکھتا ہوں *

اور مجھکو اپنا یقینی دوست صادق جانیئے

اے کالون

چھٹی جناب اے کالون صاحب اسکوئیر

بنام

سید احمد خان صدرالصدور غازیپور

مقام مظفرنگر مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۸۶۳ ع

میں اس رسالہ کے نسخہ کی بابت جو آپ نے مجھکو بطور تحفہ کے بھیجا ہے میں آپکا بہت احسان مند ہوں میںنے اسکو اس ضلع میں پھیلایا اور اس معاملہ میں بہت سے ہندوستانی شریفوں سے گفتگو کی اُن لوگوں میں سے اکثر اسبات کا اقرار کرتے ہیں کہ آپکی تجویز کے کیسی کیسی عام فایدے ہیں لیکن چند اشخاص خاص کر قاضیوں میں سے ہر راے پر اعتراض کرتے ہیں جو عربی میں نہ ظاہر کی جاوے اور ایسی علم کو جو اس زبان سے وہ جمع کرسکتی ہیں ایسی وسیع ترویج سے جسکا مروج کرنا کم جلادار زبان میں تجویز کیا جاتا ہے ترجیح دیتی ہیں اس فرقہ کے اکثر لوگ البتہ عربی زبان کے علم کو فی نفسہ بہت عمیق سمجھتی ہیں اور وہ یہہ خیال کرتے ہیں کہ وہ زبان ہر ایک چیز کی واقفیت کی انتہا ہے نہ کہ آلہ یہہ تعصب چند روز کے بعد رفع ہوجائیگا *

میں امید رکھتا هوں که آپ یاد رکھئے که جب آپ کو چندہ طلب کرنیکي ضرورت هو میں روپیه بھیجدینے کومستعد هوں بالفعل ایکسو روپیه سے مدد کرنیکي میري تجویز هے اور همیشه جسطرح آپ نہایت سہولیت سمجھیں اسیطرح پر آپ کي مدد کرنیکو مستعد رهونگا *

آپ مجھے وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رهینگے که یهه تدبیر کسطرح پر جاري هے آپ کا مذاق اور علم ایسي کتابوں کے ترجمه پر راغب کریگا جو اعلے درجه کي هوں اور جنمیں زیادہ غور درکار هو لیکن مجھکو امید هے که آپ اسباتمیں میری ساتھه اتفاق کرینگے که جو کتابیں که عموماً مروج هونگي اور پهیلینگي اور پڑهي جاوینگي وہ بنسبت مذکورہ بالا کتابوں کے اصول کي کتابیں هوني چاهیں *

جو کچهه که مدد مجهسے هوسکتي هو آپ اسپر بهروسا رکهیں *

اور یقیني اپنا دوست صادق جانیں

اے کالون

خط انریبل مولوي محمد عبدالطیف خاں صاحب بہادر

بنام

سید احمد خاں صدرالصدور ضلع غازي پور

از مقام کلکته مورخه ٥ جنوري سنه ۱۸۶۴ع

بعد عرض تسلیم کے گذارش یهه هے که خاکسار عقیدت شعار نے آپکي منصوبي اور آرا درخصوص ترقي تعلیم اهل هند کے (جنکو آپنے رساله وار اردو اور انگریزي میں چهاپکر مشتهر فرمایا هے اور جو اپنے از راہ عنایت و مکرمت کے خاکسار کو هنگام رونق افروزي کلکته مرحمت فرما تها) بغور و تامل دیکها اور بدل انکو پسند کیا چنانچه اسي وقت خاکسار نے زباني آپکي خدمت عالي میں عرض کیا

کہ خاکسار بمسرت تمام اس سوسئیتي کي میمبري میں جسکي بنا کي تحریک آپنے اس رسالہ میں فرمائي ہے داخل ہونے پر آمادہ ہے آپکو بخوبي معلوم ہے کہ خاکسار کو ابتدا سے ان امور کي طرف کتنئي توجہہ رهي ہے اور کیا کیا مشقت اور جان فشانیاں اپني هم قوم اور هم وطن کي تعلیم و تربیت کي افزایش و ترقي کي فکر و تدبیر میں کي هیں اور اب تک کررهاهوں اگرچہ همکو نہایت افسوس ہے کہ هماري هم قوم و هموطن کي غفلت اور کاهلي اور سستي اور سہل انکاري جبلي کے باعث ابتک هماري کوشش اور محنتیں حسب خواہ مثمر مراد نہیں هوئي هیں مگر جسقدر نتیجہ ابتک حاصل هوچکا ہے وہ بهي موجب شکر خداوند کریم ہے اور آیندہ اُس پروردگار کي درگاہ سے امیدواثق ہے کہ تهوڑے عرصے میں اس محنت و مشقت کا نتیجہ خاطر خواہ بهي مل هي رهیگا آپکو یہہ بهي معلوم هوگا کہ جس طرح خاکسار خود ان امور میں بجان ودل مصروف ہے اُسي طرح جب کسي دوسرے بزرگ کو ان امور کي ترقي بخشني کي طرف متوجہہ پاتا هوں اُنکي اعانت و خدمت گذاري میں بهي بجان و دل مصروف هوتا هوں اور اُنکي اُس توجہہ اور کوشش کو عین اپني کوشش و توجہہ سمجهتا هوں اور جتني اُسکي تائید اپنے سے هوسکتي هو اُسکي بجاآوري کو اپني سعادت سمجهتا هوں چنانچہ اب اسي سوسئیتي میں جسکي بنا اپنے ڈالي ہے میں بجان و دل (جسطرحکي تائید مجهہ سے هوسکتي هو) اُسکے بجالانے میں مستعد و آمادہ هوں واقعي انگریزي نئي علوم وفنون کي کتابوں کو فارسي اُردو هندي اور عربي میں ترجمہ کرنا ایسے وقت اور ایسے ملک میں کہ لوگوں کي همت کچهہ بهي تحصیل علوم اور مختلف زبانوں کے سیکهنے کي طرف مصروف اور متوجہہ نہیں ہے نہایت سود مند بلکہ بہت هي ضرور ہے کیونکہ اِس ملک کے لوگوں کي تحصیل علوم اور کسب کمال میں اسقدر

غفلت و کم توجهي اور سستي و سهل انکاري کي اصل اور قوي وجهه يهي هي کہ انکو اصلا کچهه معلوم نهيں کہ انکي همعصر اور اور ملکوں کے باشندوں نے صرف اسي تحصيل علوم کي بدولت کيسي کيسي ترقياں کيں اور روز بروز کرتے چلے جاتے هيں اور کيسي کيسي طرق تسهيل تحصيل معاش صرف اسي علم و حکمت کے ذريعه سے اپنے اور اپنے اهل ملک کے واسطے نکالے اور خودا نهيں کے باپ دادي اگلے زمانے ميں کيا کيا فائدے اس تحصيل علوم سے حاصل کيئے هيں اور کيسي کيسي فنوں اور طريقے حصول معاش اور ترقيات مدارج جاه و حشمت کے صرف بواسطه اسي علم و دانش کے ايجاد اور اختراع کيئے هيں سو اب يقين هے کہ جب اِس طرح پر جيسا آپکا منصوبه اور ارادہ هي انکے هم عصر دوسرے ملکوں کے اقوام دانشمند کي نئي نئي کتابيں بهي اُنکي مروج زبانوں ميں ترجمه کي جائينگي انکي وہ نا واقفيت قديم تو کسي نه کسي طرح جاتي رهيگي پهر کيا عجب کہ انکو رفته رفته اُن اصل زبانوں کے سيکهنے کا بهي شوق پيدا هوا اور حوصله بڑهتا جاے اور اگر بالفرض يهه بهي نهو تو اِسي قدر علم جو اِن ترجموں سے اِنکو حاصل هونے والا هي اُنکے بهت سے اُمور معاشيه ميں بکار آمد هونے والا هي بلکه اُنکے تمدن ميں بڑي تائيد بخشنے والا هي کيونکه اب جو کيفيت اِس ملک کے اسلوب تمدن اور وضع تحصيل معاش کي هي اُس سے بدون واقفيت اُن علم جديد تازہ ايجاد حضرات اهل فرنگ کے کسي طرح متمتع و مستفيد هونا ممکن هي نهين هي تفصيل اِس اجمال کي يهه هي کہ اِس ملک ميں نه تو نوکري سرکاري کا اِنجام کرنا بے ان علوم و فنون تازہ ايجاد حضرات واليان ملک کے سيکهنے کے بخوبي و باساني ممکن هي نه تجارت نه زراعت و فلاحت نه کوئي حرفه و پيشه نه صرف باپ دادوں کے جمع کيئے هوئے مال و دولت کا بيهٹے بٹهائے کهانا اور اپني اوقات زندگاني کا کاٹنا بآساني ميسر

هے حتی کہ سفر بحر و بر بلکہ راہ چلنا اور اپنی حوایج ضروری من قبیل خوردنی و پوشیدنی کا مول لینا خریدنا بھی بدون ان علوم و فنون کے جاننے کے خالی از دقت نہیں اگرچہ حق تو یہہ هے کہ صرف اِنکے علوم و فنون هي کا سیکھنا کافی نہیں هے بلکہ انکي زبان کا سیکھنا بھي ضرور هے مگر چونکہ اکثروں کو بے اسکے کہ اِن علوم و فنون پر ایک علم اجمالي حاصل هولے انکي اصلي زبان کے سیکھنے کي طرف هرگز توجہہ نہوگي بلکہ بعد اسکے بھي سالہاے دراز تک بہت سے دوسرے موانع و عوائق کي وجہہ سے ایسي امید نہیں هوسکتي ہے کہ اِس ملک کے سارے باشندوں کو زبان انگریزي کے سیکھنے کي علی وجہ الکمال شوق و رغبت پیدا هو اسلیئے ابھي بذریعہ انہیں ترجموں کے ان علوم و فنون جدیدہ پر اِنکو ایک علم اجمالي تو حاصل هوجائیگا اور اپنے اسلاف کے علوم و فنون قدیمہ اور آن کي اگلي ترقیوں پر مطلع هونے سے اِنکو اپني نالایقي اور پست همتي اور دون حوصلگي پر عبرت حاصل هوگي غرض ایسي ایسي سینکڑوں هزاروں فائدے اس سے حاصل هونے والی هیں کہ جسکي شرح و تفصیل کے لیئے ایک دفتر طویل درکار هے مگر ان گذارشات مافوق سے جو اجمالاً اور کلیتاً معروض هوئیں آنمیں سے بہت سے فائدوں کا استنباط کرنا ممکن هے اب چونکہ اُس سوسئیٹي کا اِجلاس اول بہت هي جلد هونے والا هے اسواسطے خاکسار نے اپنے اس دلي مسرت اور اتفاق کا گذارش کرنا ضرور سمجھا دل تو یہہ چاهتا تھا کہ ایسي ایک امر عظیم الشان و جلیل المنفعت کي بنا پڑتي وقت خاکسار خود بھي شریک اُس اجلاس برکت و میمنت اساس کا رهتا اور اُسکي شرکت سے سعادت و میمنت اندوز هوتا مگر چونکہ یہہ امر کثرت تعلقات کے وجہہ کر جسکا حال آپکو بخوبي معلوم هے محال اور ناممکن هے اسلیئے بصمیم قلب و خلوص نیت خداوند کریم کے درگاہ میں دعاے تاسیس و استحکام بنا اور

ترقي رونق و بها اس سوسئیٹي کے کرتاهوں زیادہ بجز عرض خلوص وعقیدت مندیکے کیا لکھوں والسلام علیکم وعلی جمیع من لدیکم *

الاقل الضعیف

محمد عبدالطیف حنفي

بعد ازآں صدر انجمن نے فرمایا که همکو مسٹر کالون صاحب کا سو روپیه یکمشت سوسئیٹي کے فواید کے واسطےعطا کرنے کا شکریه ادا کرنے میں بڑي خوشي هے اور تحریک کي که سوسئیٹي کیطرف سے ایک چھٹي شکریه کي آنکو بھیجي جاوے سید احمد خان نے اس تحریک کي تائید کي اور سب کے اتفاق سے منظور هوئي *

کونسل مشیر کے میمبروں کے انتخاب کیواسطی منظوري لي گئي اور صاحباں مفصله ذیل کونسل مشیر میں مقرر هوئي *

صدر کونسل

جناب بي سپیٹ صاحب اسکوئیر سي بي

میمبران

ڈبلیو میور صاحب اسکوئیر

اے شکسپیر صاحب اسکوئیر

ایم براڈهرسٹ صاحب اسکوئر

ایف دي مکلیوڈ صاحب اسکوئیر

لفٹننٹ کرنل جي ڈبلیو هملٹن صاحب اسکوئیر

اے کالون صاحب اسکوئیر

جي ایچ رکٹس صاحب اسکوئیر

سي اے ایلیٹ صاحب اسکوئیر

ایم کیمسن صاحب اسکوئیر ٭

کپتان آر اس فار صاحب اسکوئیر

لفٹننٹ جي ایف ائي گریهیم صاحب بهادر

انریبل مولوی عبدالطیف خان بہادر
نواب ضیاءالدین احمد خان بہادر
منشی پنڈت من پہول صاحب
مولوی کریم بخش صاحب
سید احمد خان

بعد ازاں کونسل کارپرداز کے میمبروں کے انتخاب کیواسطے منظورے لیی گئی اور صاحبان مفصلہ ذیل کونسل کار پرداز میں مقرر ہوئے *

پریسیڈنٹ
بی سئیپٹ صاحب اسکوئیر سی ایس
ویس پریسیڈنٹ
ایم براڈہرسٹ صاحب اسکوئیر
راے بلدیو بخش صاحب
میمبران
جی ایم سی سٹین بلٹ صاحب اسکوئیر
بابو ہران چندر صاحب
لاله ہربنس لال صاحب
شیخ محمد جان صاحب
منشی علی نقی صاحب
منشی بخشش علی صاحب
سکرٹریان
لفٹننٹ جی ایف ائی گرہییم صاحب بہادر
سید احمد خان صاحب

بعد ازاں سید احمد خان نے مجمع میں حسب ذیل گفتگو کی
اے صاحبو" میں اس بات کی تحریک کی اجازت چاہتاہوں که ایشاٹک سوسئیٹی سے اس بات تمنا کی جائے که سوسئیٹی کی کتابوں کا مبادله کرنے اور آسکو یہه اجازت دینے سے که اُسکی جرنلوں

وغیرہ کے مضامین کا ترجمہ کرنے کا اختیار ہو اس سوسئیٹی کی استعانت کرے الغرض کہ ہماری سوسئیٹی اور وہ سوسئیٹی باہم ملکر کام کریں اور اسیطرح سے ایک دوسرے کو فائدہ پہونچاویں میں یہہ بھی تحریک کرتا ہوں کہ سوسئیٹی کی رویداد کے نسخے مفصلہ ذیل اخباروں میں مشتہر ہونے کے واسطے بھجے جاویں *

لاہور کرانکل	مفصلیٹ	دہلی گزٹ
اودہ گزٹ	الہ آباد گزٹ	انگلش مین
فرینڈ اف انڈیا	بنگالی	ہندو پیٹریٹ
کوہ نور لاہور	نجم الاخبار میرٹھہ	نورالابصار اگرہ
دوربین کلکتہ	اردو گائیڈ کلکتہ	

اس تحریک کی تائید راے بلدیو بخش صاحب نے کی اور سب نے بالاتفاق منظور کیا *

کونسل کاربرداز کے سکرٹریوں نے بعد ازاں سوسئیٹی کی امدنیوں کے مفصلہ ذیل صورتحال معہ مختلف بندوبستوں متعلقہ آسکے صرف کی منظوری کیواسطے مجمع کے روبرو گذرانی اور وہ منظور ہوئی *

پہلی رپورٹ ایگزکیوٹف کونسل کے واسطے
سین ٹیفک سوسئیٹی کے
۹ جنوری سنہ ۱۸۶۴ ع

اسوقت تک میمبرونکی تعداد ۱۰۹ ہی جسکی سالانہ آمدنی (پہلی سال کی) ۲۶۱۶

اور جناب اے کالون صاحب نے عطا کیا ۱۰۰

بالفعل کل میزان ۲۷۱۶

اسوقت تمام سال کے غالباً اخراجات سوسئیٹی کی ایک ٹھیک ٹھیک صورت حال مجلس کے روبرو نہیں گذران سکتا ہوں لیکن دوسرے مجمع میں گذرانونگا مگر کونسل کاربرداز بالفعل مفصلہ ذیل

بندوبست ہو جانے کی درخواست کرتی ہے *

انگریزی مترجم	.. ..	۶۰ روپیہ ماہواری
ایک مولوی جو عربی و فارسی اور اردو سے واقف ہو		۵۰ ایضاً ماہواری
ایک محرر	.. ..	۱۰ ایضاً ماہواری
میزان کل اخراجات		۱۲۰ روپیہ

کونسل ایسی رقمونکے خرچ کی بھی منظوری چاہتی ہے جو بابت خرچ ڈاک اور کاغذ وغیرہ کی مطلوب ہوں اور بھی اُس روپیہ کی منظوری جو سوسئیٹی کے قانون اور روئداد کے چھاپنے اور بیلٹ بکس کی قیمت ادا کرنے کے لیئے صرف کرنا ہوگا *

لالہ لچھمن داس صاحب کو کونسل کار پردازِ سوسئیٹی کا بالفعل خزانچی مقرر کرنے کے لیئے تجویز کرتی ہے *

سید احمد خاں

سکرٹری سین ٹیفک سوسئیٹی

بعد ازاں صدر انجمن نے یہہ گفتگو کی

ای صاحباں

جن مقصدوں کے واسطے یہہ سوسئیٹی قایم کی گئی ہے اُنکو سکرٹری گریہیم صاحب نے اسقدر بخوبی بیان کیا ہے کہ اُسکے بابمیں میرا اور کچھہ کہنا فضول معلوم ہوتا ہے لیکن اِس مجمع کو جو سوسئیٹی کا اول اجلاس ہے میں بغیر اپنی یہہ سرگرم اُمید ظاہر کرنے کے برخاست ہونیکی اجازت ندونگا کہ اُسکے بانیکے انسانکی فلاح کے ارادے اور تدبیر وہ پرورش اور قدر حاصل کریگی جسکی وہ مستحق ہے جسطرح ایک نیا پیدا ہوا بچہ شفیق خبرگیری اور پرورش نہ پانے سے جلد کمزور ہو جاتا ہے آخرکار ضایع ہوجاتا ہے اسی طرح سے کوئی تحریک جسکو کوئی متنفس بلا استعانت اور شرکت اُنلوگوں کے کرے جو مدد دیسکتی ہیں اور جنکی بھلائی کے واسطے اُسکا

آغاز کیا جاے جلد تنزل پذیر اور معدوم ہو جاتي ہے اسلیئے میں اُن سب سے جو آج یہاں موجود ہیں اور خصوصاً تم سے اي صاحبوں جو بسبب اپنے مرتبہ کے اپنے ہموطنونمیں بہت دبدبہ رکھتے ہو اِس کے مقصدونکے برلانے میں دل سے اور ہاتھہ سے مدد کرنیکا خواہاں ہوں اور بقول گریہیم صاحب کے تمکو دریافت ہوگا کہ اِس بات سے تمکوبہت سي خوشي حاصل ہوگي کہ ہمنے صرف اپنے لیئے کچھہ نہیں کیا ہے بلکہ کچھہ اپنے واسطے کرنے میں اَوروں کي بھلائي کے واسطے بھي بہت سا کچھہ کیا ہے اُن میمبروں کي فہرست کے ملاحظہ کرنے سے جو بالفعل اس سوسئیٹي میں شریک ہوئے ہیں میں بہت سے ایسے نام دیکھتا ہوں جو علمي گروہ میں شہرت رکھتے ہیں اسلیئے ہم امید کریں کہ بہت سے اُنکے طریقہ کي پیروي کرینگے اور اپنا ہرطرح کا رعب ودبدبہ اِس سوسئیٹي کے اغراض کو ترقي دینے میں مستعمل کرینگے اِس گفتگو کے ختم کرنے سے پہلے میں اِسقدر خیال کروں کہ شاید بعض ایسے شخص ہوں جو اِس سوسئیٹي کے اُس بڑے نام پرنکتہ چیني کو کام فرماویں جو اُسنے اختیار کیا ہے یعنے علمي سوسئیٹي اپنے تئیں کہا ہے لیکن اِسکا میں یہہ جواب دیتا ہوں کہ سوسئیٹي کا مقصد وہ نہایت بڑا مقصد ہے جو اختیار کیا جاسکتا ہے یعنے تربیت کي مبارک صبح صادق کو اُس تاریکي اور جہالت کي رات پر چمکاے جسنے مدتوں سے اس ملک کي ترقي کو روک رکھا ہے یاخدا ابتدا کي صبح صادق دوپہر کي نہایت چمکیلي کامل روشني پر پہونچے *

بعد اسکے سید احمد خاں نے درباب اُن کتابوں کے جنکو سوسئیٹي اول اول چھاپے مجمع سے یہہ گفتگو کي *

اي صاحبوں اگرچہ تمام کام اجلاس کے ختم ہوگئے اور اب وقت برخاست کا ہے مگر میں اجازت چاہتا ہوں کہ دو ایک لفظ ایک ضروري امر پر جو سبت کے بعد ہمکو شروع کرنا ہے عرض کروں اِس

مطلب پر جسکو میں کہنا چاہتا ہوں عموماً تمام میمبرون کي اور خصوصاً میمبران ڈریکٹنگ کونسل کي توجہہ چاہتا ہوں *

ہماري سوسئیٹي میں سب سے بڑا کام اور بہت زیادہ دقیق جو بالفعل درپیش ہے وہ اُن کتابوں کا تجویز کرنا ہے جنکا بالفعل ترجمہ کرنا ہماري سوسئیٹي شروع کرے جب میں اپنے پیارے ہموطنوں کے حال پر نظر کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہ گذشتہ حالات سے اسقدر ناواقف ہیں کہ ایندہ رستہ چلنے کو اُن کے پاس کچھہ بھي روشني نہیں ہے وہ نہیں جانتے کہ کل کیا تھا اور آج کیا ہے اور اس سبب سے وہ کچھہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ کل کیا ہوگا وہ نہیں جانتے کہ دنیا میں جو بہت چھوٹي چھوٹي قومیں تھیں اُنہوں نے کیونکر ترقي پائي اور کسطرح وہ ایک بڑے شاندار اور سایہ دار درخت کے مانند ہوگئیں وہ نہیں جانتے کہ جو بڑي بڑي قومیں ایک بڑے میوہ دار درخت کي مانند پہل پہول رہیں تھیں وہ کیونکر مرجھاکر سوک گئیں اِسوقت میں جو جو قومیں دنیا میں بادشاھي اور شہنشاھي کررھي ھیں ھندوستانیونکو اُن کے حال اور اُن کے اقتدار اور اُنکي قوت اور اُن کي حشمت سے مطلق واقفیت نہیں ہے وہ روم اور ایران اور تبت اور نیپال کا نام سنتے ہیں مگر اُن کي اصلي قوۃ اور طاقت سے مطلق واقفیت نہیں رکھتے وہ نہیں جانتے کہ کس قوم کي حکومت اور طاقت نے دنیا کے نقشہ کو خاص اپنے رنگ سے رنگین کررکھا ہے اگر سنہ ۱۸۵۶ ع میں ہندوستان کے لوگ ان سب باتوں سے واقف ہوتے تو علانیہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ سنہ ۱۸۵۷ ع میں کیا ہوتا یہہ تمام باتیں مجھکو دکہاتي ہیں کہ ہندوستانیونکو علم تاریخ کي اشد ضرورت ہے *

بیشک ایشیا میں بڑي بڑي مصنف گذري اور اُنہوں نے تاریخ کي کتابیں بہي تصنیف کیں لیکن جن لوگوں نے اُن تاریخونکو دیکہا ہے وہ بخوبي جانتےہیں کہ اُن تاریخوں میں وہ باتیں جنسے اخلاق

اور تربیت انسان کی درست ہوتی ہے مطلق نہیں ہیں اُن میں کچھہ نہیں ہے بجز فقرہ بندی اور عبارت آرائی کے اُن میں کچھہ نہیں ہے بجز تعریف اور خوشامد اُن بادشاہوں کے جنسے بسبب حکومت شخصیہ کے ہر ایک مصنف کو اپنی جان و مال کا اندیشہ تھا تمام خرابیاں جو کسی بادشاہ کی سلطنت میں تھیں اُس وقت کے مصنف اپنی جان و مال کے اندیشہ سے اُسکو نہیں لکھہ سکتے تھے علاوہ اِسکے ایشیا کے مصنفوں کی تحریر کا طرز بھی اِس انداز کا نتھا جس سے پیچھے آنے والی قوموں کو کچھہ روشنی حاصل ہو اُن کی تصنیفوں میں اِسبات کا کافی ذکر نہیں پایا جاتا کہ کس زمانہ میں کس کس علم اور فن نے اور کس کس طرح پر ترقی پائی کس کس طرح چھوٹی چھوٹی قوموں نے علم و ہنر میں ترقی اور نام آوری حاصل کی اور کس کس طرح بڑی بڑی قومیں گھٹتی گئیں یہانتک کہ برباد ہوگئیں میں بطور مثال کے کہتا ہوں کہ بالفعل سر چارلس ترویلین صاحب بہادر نے ایک مضمون پیش کیا ہے جسکے جواب کے لیئے پانسو روپیہ کا انعام بھی ہے وہ چاہتے ہیں کہ یہہ بات بتائی جاوے کہ ' شہر بغداد کے خلفاے بنی عباس ' اور قرطبہ کے خلفاے بنی اُمیہ کے زمانے میں اہل عرب کو علم یونانی سے کسقدر فائدہ حاصل ہوا تھا ' اور بعد اُسکے اہل یورپ کو ' جب وہ جہالت سے جاگنے لگے علم عربی سے کسقدر فائدہ پہونچا ' اِن دونوں فائدوں کو باہم مقابلہ کرو ' اور اِس مقابلہ کرنے سے نتیجہ نکالو ' کہ اِن دنوں میں کہ پھر اِس مملکت ہند میں اہل یورپ اور مسلمانوں میں باہم اختلاط حاصل ہوا ہے مسلمانوں کو اہل یورپ سے کسقدر علم حاصل ہوسکتا ہے " میری قوم کے بہت سے لوگ اب بھی موجود ہیں جو تمام علوم عربی اور فارسی میں نہایت عالی درجہ رکھتے ہیں اور ایشیا کی مورخوں کی تاریخیں بھی اکثر اُن کی نظر سے گذری ہیں پھر شاید کوئی شخص بتا سکے کہ ایشیا کے مورخ کی فلاں کتاب ایسی

ہے جسمیں اِس قسم کے مضامین (جو بعد کے آنے والي قوموں کي تربیت کي جز ہیں) ملسکتي ہیں یورپ کے مورخوں کا طرز بیان ایشیا کے مورخونکاسا نہیں ہے آن کي تصنیفوں میں کثرت سے ایسے مضامیں پائے جاتے ہیں جنسے پیچھے آنے والي قومیں روشني اور تربیت پاویں صاحبان ڈائرکٹرز پبلک انسٹرکشن نے چند کتابیں یورپ کے مورخوں کي ترجمہ کیں ہیں لیکن وہ نہایت چھوٹي چھوٹي کتابیں ہیں شاید بچوں اور دیہاتي مکتبوں کے بکارآمد ہوں مگر قومي اخلاق کي درستي اور قومي تربیت کے لایق نہیں کیا تم خیال کرتے ہو کہ ایسي کتابوںسے جنمیں صرف یہہ بات لکھي ہو کہ فلاں سنہ میں فلاں بادشاہ ہوا اور فلاں سنہ میں مرگیا انسانکے اخلاق کي درستي اور قومي تربیت ہو سکتي ہے نہیں صاحبوں ہرگز نہیں ہو سکتي جب تک کہ ایک قوم کے اخلاق اور آسکي بھلائیاں اور برائیاں ایک تفصیل سے نہ بتائي جاویں اور طرح طرح کي تقریروں اور مباحثوں سے آنکي بھلائي برائي ظاہر نکي جاوے دلمیں اثر نہیں ہوتا ۞

میں کہہ سکتا ہوں کہ ایسي تساریخ جسکي میں ضرورت ہندوستانیوں کے لیئے سمجھتا ہوں ایک بڑے نسامي منصف رولن صاحب کي قدیم قوموں کي تاریخ ہی جس میں قدیم قوموں کي ترقي اور علوم و فنون کي ایجاد کا حال اور آنکے قوانین اور اِنتظام کا ذکر اور آسکي بھلائي اور برائي ایک نہایت صفائي اور عمدگي اور فصیح تقریر سے بیان کي گئي ہی در حقیقت وہ تاریخ جیسے کہ نوجواں طالب علموں کے تربیت کے لائق ہے ویسي ہي پختہ اور تجربہ کار لوگونکي توجہہ کي مستحق ہے ہندوستانکے لوگونکي تربیت کے لیئے میں آس تاریخکو نہایت مفید سمجھتا ہوں دنیا کي قومونمیں سے جس قدیم قوم نے کہ اول علوم اور فنون میں ترقي پائي اور جس سے مصر والے میں مراد لیتا ہوں آسکا حال نہایت خوبي سے آس بڑي

مصنف نے لکھا ہے ہندوستانی اپنی ناواقفیت سے سمجھتے ہیں کہ تمام علوم اور فنون کا خاتمہ یونان پر ہو گیا میرا ارادہ یونان کو کچھہ چھوٹی نگاہ سے دیکھنے کا نہیں ہے میں بموجب قول اسی مصنف کے اقرار کرتا ہوں کہ ملک یونان کو کسی حیثیت سے خیال کیا جاوے خواہ اسکے فوج کی شان و شوکت سے خواہ دانشمندی کے قوانین سے خواہ علوم و فنون کے رواج کی ترقی سے ان سب باتونمیں اسنے ایک کامل درجہ کی ترقی بہم پہنچائی تھی اور اسلیئے اگر اسکو دنیا کا ایک مدرسہ کہا جاوے تو بجا ہی مگر ہندوستانی کچھہ نہیں جانتے کہ پہلے اس قوم کی وحشیانہ حالت کیسی تھی اور کسطرح اس قوم نے ایسی ترقی پائی تھی اور اب یورپ کی قوموں نے کس کس امر میں اور کس کس طرح انسے بہت زیادہ علوم و فنون میں ترقی کی ہی لائیکرگس کی قوانین کا اس مصنف نے نہایت عمدگی سے ذکر کیا ہی اور جو کچھہ کہ اس سے فائدے ہوئے اور جو جو باتیں اس میں بری اور انسان کی خلقی طبیعت کے مخالف تھیں وہ بھی بیان کیں ہیں بس ایسی حالات کے پڑھنے سے امید ہے کہ ہندوستانیوں کی طبیعت پر بھی کچھہ روشنی پڑے ٭

بالفعل سوسئیٹی کی کمزوری کے سبب میں اس تمام کتاب کے ترجمہ کرنے اور چھاپنے کی سفارش کرنے میں تامل کرتا ہوں لیکن میں کسیطرح روک نہیں سکتا کہ اسکے خاص خاص حصوں کے ترجمہ ہونے اور چھاپہ ہونے کی سفارش میں تامل کروں مصر کی تاریخ کا اس کتاب میں بہت چھوٹا حصہ ہی کل سو صفحہ اسکے ہیں اور اسمیں دنیا کی اس قدیم قوم کا ذکر ہی جسنے سب سے اول علوم اور فنون میں ترقی کی اسلیئے میں سفارش کرتا ہوں کہ وہ حصہ اسکا ترجمہ ہوکر چھاپا جاوے ٭

اب میں پھر ہندوستانیوں پر نظر کرتا ہوں کہ انکو دولت کی ترقی کسطرح پر ہونی ممکن ہی بیرونی ملکونکی تجارت البتہ

ایسي چیز هی که غیر ملک کا روپیه اپنے گھر میں لاتي هی مگر
ایک مدت تک توقع نہیں هوسکتي که هندوستاني ایسي تجارت
سے فائده اُٹھا سکیں اگر وه ایک کسي عرصه میں اندروني ملک کي
تجارت کو بھي ایک عمده قاعده کے ساتھه انجام دینے لگیں تو اُسکو
بھي غنیمت سمجھنا چاهیئے پھر غور کرو که کیا چیز هی جو
هندوستان کي دولت کو بڑهاویگي میں کہه سکتا هوں که وه چیز
زمین هی تمام هندوستاني اور تمام صاحبان کلکٹر جنھوں نے
بندوبست کا کام کیا هے جانتے هونگے که پیداوار ملک کي روز بروز کم
هوتي جاتي هی اور جو اُسکے سبب هیں اُنمیں سے بڑا سبب
یهه هی که جو علم که زمین کو زیاده پیداواري کي لائق کرتا هی اُس سے
هندوستاني بالکل ناواقف هیں اُس علم کي بنیاد نیچرل فلاسفي هے
جس سے هم عناصر موجوده کا حال اور اُسکے استعمال کا طریق جانسکتے
هیں اُس سے همکو واقفیت هوسکتي هے که بھاپ کو جسکو هم کیسا
حقیر سمجھتے تھے اُسي علم کي بدولت همنے اُسکي قدر جاني
جسکي بدولت هم آٹھه پہر میں کلکته سے بنارس پھونچ سکتے
هیں اگر کوئي شخص روز کي کے کارخانه میں گیا هوگا اور اُسنے
صرف ایک دھوئیں کي نل سے بہت سے کلوں کو عجیب
عجیب طرح کي حرکت کرتي هوئے اور طرح بطرح کے کام بناتي
هوئے دیکھا هوگا تو اُسکو خدا کي قدرت یاد آئي هوگي حالانکه وه
کارخانه ولایت کے کارخانوں کي به نسبت ایک چھوٹا سا کارخانه
هے اسلیئے میں سفارش کرتا هوں که نیچرل فلاسفي کے علیحده علیحده
چھوٹے چھوٹے رسالے مثلاً علم اب کا ایک رساله علم هوا کا ایک رساله
اور علی هذالقیاس ترجمه هوکر چھاپے جاویں #

ایک تیسري چیز اور سب سے زیاده ضروري هندوستان کے لیئے
هے اور وه کیا هے پولیٹکل ایکونمي هے یهه علم جسکو هم سیاست مُدن
کہتے هیں همارے هاں بھي تھا میں نہیں کہه سکتا که هندؤں کے

هاں اس علم کي کوئي کتاب پائي جاتي ھے یا نہیں مگر ھم مسلمانوں کے ھاں کوئي کتاب مشہور پائي نہیں جاتي کرنل ھملٹن صاحب کمشنر دھلي نے نہایت تلاش اور مشکل سے ایک بڑا کتب خانہ ایشیا کے مصنفوں کا جمع کیا ھے آسکي فہرست میں جو میرے پاس آئي ھے دو ایک رسالے سیاست مُدن کے نام سے دیکھتا ھوں جو وہ بھي پورے نہیں ھیں اور صاحب ممدوح شکایت کرتے ھیں کہ دوسرے رسالے نہیں ملتے جو وہ کامل کیئے جاویں بالفرض اگر ھمارے ھانکي سیاست مُدن کي کتابیں دستیاب بھي ھوں تو بھي وہ کافي نہیں کیونکہ اب یورپ نے اس علم میں بہت زیادہ ترقي کي ھے اسي علم سے نا واقفیت کا سبب ھے جو ھندوستاني آن قوانین کے اصول کو جو گورنمنٹ سے جاري ھوتے ھیں مطلق نہیں سمجھتے وہ نہیں جانتے کہ خراج گورنمنٹ کے فائدہ کے لیئے تحصیل نہیں کیا جاتا بلکہ رعایا کے فائدہ کے لیئے تحصیل ھوتا ھے آپ نے سنا ھوگا کہ ھندوستاني یہہ جانتے ھیں کہ انگریز جہازوں میں روپیہ لاد لاد ولایت کو لیجاتے ھیں یہہ خیال کیا ھے ایک ناواقفیت ھے علم اصول انتظام مدن سے علاوہ اسکے آنکا ذاتي نقصان بھي بہت بڑا ھے کہ وہ نہیں جانتے کہ ھم اپنا ذاتي انتظام کسطرح کریں اوراپنے روپے اور اپني محنت کو کسطرح اپني دولت بڑھانے میں کام میں لاویں پس اس علم کي بھي کسي عمدہ کتاب کا ترجمہ کرنا بہت ضرور ھے *

میري راے میں اس علم میں جو عمدہ کتاب ھے وہ مل صاحب کي پولیٹکل ایکونمي ھی آس کتاب پریہہ اعتراض ھو سکتا ھی کہ وہ کسیقدر طویل ھی میں کہتا ھوں کہ ھاں طویل ھی کتاب کا ترجمہ ھونا چاھیئے تاکہ ھندوستانیوں کو آسکي ھرایک جزئیات سے بخوبي واقفیت ھو اور آسکے تمام اصول آنکے دل میں بیٹھہ جاویں آس کتاب پریہہ بھي اعتراض ھو سکتا ھی کہ آسکا کسیقدر حصہ

هندوستان کے امورات سے علاقه نہیں رکھتا بلکه ولایت کے محاصل سے متعلق ہے میں کہتا ہوں که ہاں اُسکا بھی ترجمه ہونا ضروری ہے تا که ہندوستانیوں کی آنکھه کھلے اور وہ جانیں که انگریز اپنے گھر میں کیا کرتے ہیں *

ایک اور بات ہے که جسکے کہے بغیر میں نہیں تھم سکتا که میری ہموطن یہه بات دیکھتے ہیں که ہماری گورنمنٹ اور اُسکے افسر بہمه‌تن ہندوستان کی تربیت اور ہندوستان کی پیداوار کی ترقی میں مصروف ہیں اور اسی مراد سے ابھی بنارس میں اشیاء پیداوار ہندوستان کا میله ہوچکا ہے اور اسی غرض سے کلکته میں حسب تجویز جناب نواب لفٹننٹ گونر بنگاله میله ہونے والا ہے یہه بات سچ ہے که گورنمنٹ کی رعایا کا تربیت یافته اور خوشحال ہونا ایک امر باعث نہایت خوشی گورنمنٹ کا ہے مگر کوئی ذاتی منفعت گورنمنٹ کو اس سے مقصود نہیں ہے دیکھو تمہارے ضلع کا اور اور اکثر اضلاع بنگاله کا استمراری بندوبست ہے اور بموجب حکم ولایت کے عنقریب تمام ہندوستان کا استمراری بندوبست ہونیوالا ہے پس جسقدر که تم اپنے ملک کی پیداواری بڑھاؤگے اپنے ہی جیب کے لیئے بڑھاؤ گے *

ایصاحبوں مجکو اس بات کے کہنے کی بھی اجازت دو که میں چاہتا ہوں که اس سوسئیٹی میں جو کتابیں چھاپی جاویں وہ نہایت عمده اور خوبصورت جیسے که ولایت سے کتابیں چھپ کر آتی ہیں چھاپی جاویں میں کسیطرح راضی نہیں ہوں که کتابوں کو اسطرح بد سلیقگی سے چھاپ کر جیسا که ہندوستان کے لیتھو گرافک پریس نے بے عزت کردیا ہے بے عزت کیا جاوے میں سفارش کرتا ہوں که کتابونکا چھپنا کلکته کے کسی نامی چھاپه خانه میں تجویز کیا جاوے اور شاید اس کام کے لیئے باپٹسٹ مشن پریس ایک بہت عمده چھاپه خانه ہوگا *

ایصاحبوں میري گفتگو بہت لنبي هوگئي اب چاهتا هوں که اپني گفتگو کا خاتمه جناب چیرمین کي شکرگذاري میں کروں جنکے سبب هماري سوسئیتي کو ایک فخر حاصل هوا جنهوں نے اپنا بیش قیمتي وقت اس کام کے انجام میں صرف فرمایا اور وه کون هیں جناب بي سئیپت صاحب اسکوئیرسي بي هیں *

چنانچه جناب ممدوح کي شکر ادا کرنے پر مجلس برخواست هوئي *

دستخط

بي سئیپت

چیرمین
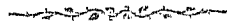
نمبر ۳

روئداد

سینٹیفک سوسیٹی

عام اجلاس واسطے خاص کام کے

۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۳ ع

معه

رپورٹ کونسل کارپرداز بابت

ماه فیبروری سنه ۱۸۶۴ ع

غازیپور

سید احمد خان کے پرایوٹ پریس میں چھپی

۱۸۶۳ع

نمبر ۳

روئداد سین تیفک سوسئیتی

غازی پور ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع

عام اجلاس واسطے خاص کام کے

صدر انجمن

بی سیپٹ اسکوئیر سی بی

میمبران موجودہ

ایم براڈھسٹ صاحب اسکوئیر
لفتننت جی ایف گریھیم صاحب بہادر
جی ایم سی سٹین بلٹ صاحب اسکوئیر
انریبل راجہ دیونراین سنگھہ صاحب بہادر
بابو ہرن چندر صاحب
بابو کاشی ناتھہ بسواس منصف سید پور
شیخ محمد جان صاحب
لالہ ہربنس لال صاحب
قاضی عزیز الحق صاحب
لالہ شیو مبر لعل صاحب
مولوی عبد الاحد صاحب
منشی طالع مند پرشاد صاحب
سید علی خان صاحب
منشی مادھو لال صاحب
بابو کیدنون راے صاحب

بابو شنبهو ناتهه صاحب
مولوي محمد زين العابدين خان صاحب
پنڈت ٹهاکر دت صاحب
سيد احمد خان *

جن صاحبوں کي پهلے عام اجلاس کے بعد سے ميمبر هونے کي درخواستيں آئي تهيں اور جنکے نام ذيل ميں درج هيں اُنکے ميمبر مقرر کيئے جانے کي صدر انجمن نے تحريک کي سيد احمد خان نے اُسکي تائيد کي اور بالاتفاق منظوري هوئي *

۱۳۳ کرنل رابرٹ ماري سن صاحب رئيس اڈن برغ
۱۳۴ لفٹننٹ ايس بروک صاحب اسسٹنٹ کمشنر هوشنگ آباد
۱۳۵ ڈي سمسن صاحب اسکوئير سول سروس فيض آباد
۱۳۶ کرنل آر ميکلگن صاحب سي بي لاهور
۱۳۷ ڈبليو اے فاربس صاحب اسکوئير کلکٹر و مجسٹريٹ ميرٹهه
۱۳۸ مسٹر فانڈم صاحب هيڈ کلارک کلکٹري مراد آباد
۱۳۹ نواب عبدالعلي خان صاحب رئيس بنارس
۱۴۰ راے مان راے صاحب وکيل سرکار صدر آگره
۱۴۱ مولوي عبدالستار صاحب وکيل صدر آگره
۱۴۲ مولوي امجد علي صاحب وکيل صدر آگره
۱۴۳ منشي هنومان پرشاد صاحب وکيل صدر آگره
۱۴۴ بابو روپا چندر گهوس صاحب پليا
۱۴۵ قاضي عنايت حسين خان صاحب صدر الصدور فتحگڈه
۱۴۶ چوبے دهن پت راے صاحب ڈپٹي کلکٹر آگره
۱۴۷ منشي امام الدين صاحب تحصيلدار مراد آباد
۱۴۸ مولوي حيدر حسين صاحب وکيل صدر آگره

۱۴۹ سید احمد علي صاحب وکیل صدر آگرہ
۱۵۰ مرزا عباس بیگ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ھردوي
۱۵۱ راے بشمبرسهاي صاحب تحصیلدار ھاپور
۱۵۲ قاضي محمد عباس صاحب رئیس مرادآباد
۱۵۳ منشي ثناء الله صاحب سرشتہ‌دار کلکٹري بریلي
۱۵۴ دلیل الدین احمد صاحب رسڑا
۱۵۵ مدد علي خان صاحب رئیس غازي‌پور
۱۵۶ صفات احمد خان صاحب رئیس غازي‌پور
۱۵۷ منشي سالگ رام صاحب منصف رسڑا ضلع غازي‌پور

بعد اِسکے سید احمد خان نے کہا کہ مجھکو اِسبات سے بہت بڑي خوشي ھوئي اور میرے نزدیک اِس سے سوسئیٹي کي بہت عزت ھوئي کہ کرنل رابرٹ ماري‌سن صاحب رئیس آئن دوع دارالسلطنت اسکاٹلنڈ ھندوستانیوں کي بھلائي کي ترقي دینے پر امادہ ھوئے *

سید احمد خان نے اِجلاس سے یہہ گفتگو کي کہ اي صاحبوں تم پر یہہ بات بخوبي روشن ھے کہ یہہ سوسئیٹي لفٹننٹ گریھیم صاحب بہادر کي کوششونکي کسقدر ممنون ھے یہہ سوسئیٹي سال گذشتہ میں صرف میرا ایک خیال تھا اب جیسي کچھہ کہ وہ ھوگئي وہ ان صاحب کي مستقل اوردلي اعانت کاسبب ھے یہہ بات غالب ھے کہ مقام سوسئیٹي کا یہاں سے بدلا جانے والا ھے جس سببب سے آن صاحب کي بہت عمدہ خدمات آسکے ھاتھہ سے جاتي رھینگي اور آسکے بڑے رنج کا موجب ھوگا اِسلیئے میں تحریک کرتا ھوں کہ جو عہدے اِس سوسئیٹي میں آنکو اب ھیں وہ آنپر ھمیشہ کے لیئے انریري کیئے جاویں تاکہ اس ذریعہ سے آنکے ھندوستان میں رھنے یا ولایت میں رھنے پربھي وہ ھماري سوسئیٹي کے ھمیشہ کے لیئے آنریري میمبر اور ھماري کونسل مشیر کے بھي ھمیشہ کے لیئے آنریري میمبر اور سوسئیٹي

همیشه کے لیئے آنریری سکرٹری رہیں ٭

صدر انجمن نے اس تحریک کی تائید کی اور باتفاق سب کے منظور ہوئی ٭

اسکے بعد سکرٹریون نے اجلاس کے روبرو مفصلہ ذیل چٹھئیں گذرانی ٭

چٹھی ای کالوِنصاحب اسکوئیرمیمبر کونسل مشیر مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۶۴ع

بجواب آپکی چٹھی مورخہ ۱۹ جنوری درباب استفسار راے بلحاظ اقسام کتابون یا آنکے حصون کے ترجمہ کرنیکے واسطے سوسیٹٹی کے لیئے میں مفصلہ ذیل رای دیتا ہون ٭

خواہ رولن صاحب کی قدیم تاریخ جیسی آپکی تجویز ہے یا الفنسٹن صاحب کے ہندوستان کی تاریخ میری راے میں ترجمہ کے واسطے بہت اچھی ہوگی مل صاحب کی پولیٹیکل ایکونمی بہت عمیق معلوم ہوتی ہے یعنی اس علم کے اصول کی واقفیت اس درجہ سے بہت زیادہ درکار ہے جو غالباً عام ہندوستانی پڑھنے والون میں پائی جاے بجاے اسکے میں راے دونگا چھوٹے چھوٹے رسالون کی جنمیں مثلاً پہلا دوسرا تیسرا اور چوتھا باب آدم اسمتھ صاحب کا اور مسٹر کلاک کے آخر نسخہ کی چوتھی اور پانچوین نوٹس کا اور پرافسر جون صاحب کے سیاست مدن کی لیکچرز میں سے آبادی پر کی گفتگو ترجمہ ہو ٭

کسی موقع آیندہ پر میں سوسئیٹی کی توجہ اس باتکے مشورہ پر چاہونگا کہ کوئی عمدہ کتاب مناظرہ کی تیار کرے اور واٹلیصاحب کے مناظرہ کو منتخب کرونگا چنانچہ اس ملک کے پڑھنے والونکی طبیعت سے غالباً مناسب ہے ٭

ترجمونکا خرچ عربی اور اردو دونون میں ہونے سے بہت بڑھ جاویگا یہہ سچ ہے کہ قاضی مولوی وغیرہ اردو کو ناپسند کرینگی

لیکن اگر سوسئیٹی کی پرورش اُس گروہ کے لوگوں پر منحصر نہو تو میں خیال کرتا ہوں کہ عربی میں ترجمہ کرنے سے کچھہ فایدہ ہو یا نہو جسوقت ایک کتاب کے عمدہ مضمون سے اطلاع عام ہوتی ہے تو کسی زبان میں وہ لکھا ہو پڑھا جاتا ہے اور ترجموں میں دیر اور بڑی خرچ کے ہونے کا غالباً عوض اُسوقت تک نہو جبتک کہ جو گروہ عربی دان ہے اِس طریقہ کا مقدم معاون نہو اُردو زبان بسبب بڑی آمیزش عربی اور فارسی اصطلاحوں کے اوپر کے ہندوستان کی زبان عام ہے اور ترجمہ کرنے کا ایسا طریقہ جسکا منشاء عام پسند ہونے کا ہو اُس عمدہ زبان کی رعایت پر ہونا چاہیئے میری رائے میں اِس زبانکو ترجمونکے واسطے مقدم زبان سمجھنا چاہیئے اور اور زبان میں صرف اُس حالت میں ترجمے کئے جاویں جبکہ خاص موقع کی روسے اُسکا خرچ زاید گوارا ہوسکے *

انتخاب چٹھی اے کالونصاحب اسکولز

مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۴ ع

روئداد (نمبر ۱) سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ ترجمہ کے حق کی مشکل پر غالب آنیکی آپ نے کیا تدبیر کی ہے بلاشبہہ آپکو معلوم ہوگا کہ بہت سے انگریزی کتابونکے مصنف مثلاً مِل صاحب ترجمہ کا حق اپنی ذات پر محفوظ کرتے ہیں مجکو کچھہ شبہہ ہے کہ اِس مشکل کو اُس سے پہلے معلوم کیا گیا ہے اور اُسکی تدبیر کی گئی ہے لیکن آپکے وقت فرصت میں یہہ معلوم کرنا پسند کرونگا کہ کیا طریق اختیار کیا گیا ہے *

چٹھی کپتان آراس فلر صاحب ڈیرکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب

مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۴ ع

میں نے جو کتنے ہی انگریزی اور ہندوستانی صاحبوں سے دھلی اور لاہور اور اور مقاموں پنجاب کے بلحاظ سید احمد خان کی یاد داشت مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۸۶۴ ع کے مشورہ کیا میری اِس رای سے وہ سب اتفاق کرتے ہیں کہ عربی زبان میں

کوئی کتاب مشتہر کرنی بیفایدہ ہے اول تو اِس زبان کا ایک قابل مترجم حاصل کرنا مشکل ہے دوسرے فرض کیا جاوے کہ ایک اچھا عربی ترجمہ ہوا تو وہ سوا اُنکے جو عالم مسلمان طالب علم ہیں اورونکے نسبت گویا سر بمہر ہوگا اور ان طالب علمونکا علم دس حالتونمیں سے نو میں بالکل ایسا ہوتا ہے جسکو ایک خاص محدود علم مانا جاوے وہ زمانہ حال کے مصنفونکے اور زیادہ یہہ کہوں کہ زمانہ حال کے خیالات یوروپ کے علم کے خلاف پر ہیں اگر وہ مختلف شاخوں علم کا دقیق علم بذریعہ اُردو کے ایسی وسیلہ کے جسکو سب جانتے اور سمجھتے ہیں نہ قبول کریں اور اُسکی صاف خیالات کو نہ انتخاب کریں تو میری راے میں سوسیئٹی ایسے قلیل گروہ ہندوستانیونکے خود غرضیونکی تسکین دینے میں اپنے تئیں نہ ڈالے *

عرب کے لوگوں نے اپنے ہموطنوں اور ہم مذہبوں کو یونان کا علم پہونچانے میں البتہ اپنے وطن کی زبان کا استعمال کیا ہے پس اصول علم کے اِس ملک کے کثیر لوگوں میں بذریعہ اُنکی خاص زبان کے پہونچانے چاہیئیں اور جو لوگ اول درجہ کی قابلیت حاصل کرنا چاہیں وہ بذریعہ انگریزی اُسے حاصل کریں *

میں بالکل اتفاق کرتا ہوں سید احمد خاں سے در باب طرز ترجمہ کے وہ کتاب کے ہم مضمون ہونا چاہیئے زیادہ تر ترجمہ سے *

ترجمی کتابوں کے جو دہلی کالج میں ہوے چند برس گذرے وہ بہت لفظی اور مجلد تھے مترجم یا ہمضمون کرنیوالا پیشتر اِس سے کہ وہ لکھنے کا قصد کرے مضمون کو بخوبی سمجھہ لے بعد اِسکے جہانتک ممکن ہو اپنے مضمون کے مختصر کرنے میں کوشش کرے میں ایک نسخہ ہندوستانکی تاریخ کا جسکو اِسطریق پر طیار کیا گیا ہے روانہ کرتا ہوں اُسپر کمیٹی کی راے معلوم کرنے سے خوش ہونگا کامل ہونے سے وہ دور ہے لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ وہ صحیح رستہ کیطرف ایک قدم ہے *

بلحاظ مجوزہ کتابوں ترجمہ کے کہا جاوے کہ ملصاحب کي پولیٹکل ایکونمي بمشکل مطلب کے مناسب معلوم ہوتي ہے چونکہ کہ بہت اختصار اُسکا نکیا جاوے اور اُسکے چند مشتبہ مضمونوں کو ہوشیاري سے نہ بیان کیا جاوے لارڈ نر صاحب کے مجموعہ علوم و فنون کے ترجمہ کیئے جانے میں میں راے دیتا ہوں کیونکہ اُسکا طرز تقریر سہل اور عام پسند ہے اور اُسمیں بہت سے عمدہ اور قابل اطلاع مضامین ہیں جو تمام فرقوں اور تمام لوگوں کو دلچسپ ہونے میں قاصر نہیں ہو سکتے مسٹر مارشمین نے ابھي ایک نئي تاریخ ہند کا پہلا حصہ مشتہر کیا ہے اور دوسرا حصہ جسمیں انگریزي زمانہ ہے جلد مشتہر ہونے والا ہے شاید اسکي مدد سے اُس تاریخ سے جو میں سمجھتا ہوں کوئي شخص بہتر تاریخ ہندوستانکي تالیف کرسکے اور اگر ایسا ہو تو وہ بہت مفید ہوگي اور غالباً اُن مدرسوں کے لیئے جہاں جہاں اُردو ہي بطور درسي کتاب کے اختیار کیجاویگي *

سوا درسي کتابوں کے مجکو دریافت ہوتا ہے کہ اور بہت کم بکتي ہیں اور بجز بذریعہ مفت تقسیم کردینے کے پنجاب میں اُنکا رواج دینا مشکل ہوتا ہے اسلیئے میں سوسیٹي کو صرف چھوٹي چھوٹي اصول کي کتابوں کے مشتہر کرنیکي راے دیتا ہوں اور اگر کتابیں بڑي ہوں تو اُنکو حصوں میں تقسیم کیا جاوے اور صرف چھوٹي چھوٹي جلدوں میں چھاپا جاوے *

چٹھي سي اے ایلیٹ صاحب اسکوئیر میمبر کونسل مشیر

مورخہ ۲۸ جنوري سنہ ۱۸۶۴ع

سید احمد خاں کے تحریر میں جو درباب ترجمہ کتابوں کے ہے جنکو سوسئیٹي مشتہر کرنے پڑھنے والوں کے دو مختلف گروہوں پر زور دیا گیا ہے جنکي مذاق اور ضرورتوں میں ہمکو مناسبت کرني چاہیئے اُنمیں سے ایک گروہ تیز اور عیاں نتیجوں کا خواہشمند ہے

یعنی وہ ایسی کتابیں پڑھنا چاہتے ہیں جو زندگی کے روز مرہ کے
کام میں مفید ہوں اور پیشتر اس سے کہ سوسئیٹی کیطرف سے آنکی
فرض تھنڈی پڑ جاے وہ جلدی سے تمام ہوسکیں اور دوسری جماعت
فاضلانہ مذاق رکھتے ہیں اور وہ اسوقت تک منتظر رہنے کو راضی
ہونگے جب تک کہ درحقیقت عالی مضمون اور نہایت عمدہ
کتابیں ترجمہ ہوکر مشتہر ہوسکیں میرے نزدیک اس امتیاز کا ہمکو
لحاظ کرنا ایک امر اہم ہے جو کتابیں ایک گروہ کو رضامندی دیں
وہ دوسرے گروہ کو خوش نہ آوینگے اور میری راے میں ان دونوں
گروہوں کے درمیان میں ایک خط امتیاز کھینچنا اور اسبات کا تصفیہ
کرنا کہ سوسیئٹی کا اسقدر وقت اور روپیہ ایسی کتابوں کے مشتہر
کرنے پر جو فاضلانہ مذاق والے گروہ سے مناسب ہوں صرف کیا جاویگا
اور اسقدر واسطے مختصر استعمال کے لایق عام علم کی کتابوں کے کیا
جاویگا اچھی تدبیر ہے ہندوستانی میمبروں خصوصاً سید احمد خان
کو یہہ بات خوب معلوم ہوگی کہ ان پڑھنے والوں کے ہر ایک گروہ
میں کیسی مناسبت ہونی چاہیئے اور اس مناسبت کے بموجب
سوسئیٹی کے روپیہ کو وہ اچھی طرح سے دونوں پر تقسیم کرسکینگے
مجھکو خیال کرنا چاہیئے کہ فاضلوں کا گروہ بہت قلیل ہوگا *

بلحاظ ان کتابوں کے جنکا بزودی تمام ترجمہ ہوسکتا ہے اور جو
استعمال کے قابل ہیں ہم سواے ان کتابوں کے جنکو ہم عام پسند
کہتے ہیں جو دقیق علمی کتابوں سے غیر ہیں اور کیسی قسم کی کتابوں کے
توقع نہیں کرسکتے اس قسم میں نیچرل فلاسفی کے مختلف شاخوں
کے ایسے رسالے شمار کیئے جاویں جیسے ویل صاحب کے سلسلہ میں
مشتہر ہوئی ہیں مانڈر صاحب کے خزانہ ہاے علم ایسے دقیق نہیں
ہیں اسلیئے ہر شخص کے استعمال کے قابل ہیں پس ان میں سے
مضمون انتخاب کرکے ترجمے کیئے جاویں لیکن بہرحال مجھکو یہہ
خیال کرنا چاہیئے کہ اس قسم کے پڑھنے والوں کا گروہ ایسی کتابونکو

جو اِس ملک کے حالات سے متعلق ھیں نہایت پسند کریگا ایشیا کی
تلاشیں اور جرنل کے بہت مضامین عام پڑھنے والوں بلکہ فاضلوں کو
بھی مفید اِطلاع بہم پہونچا سکینگی اُنمیں حقیقتوں کا مقابلہ کیا
جاتا ہے اور اُنسے نتیجے نکالے جاتے ھیں جو نئی اور دلچسپ
سمجھی جاوینگی جنرل کننگ ھیم صاحب کی کتاب درباب
فلسا کے درختوں کے ھجوم کے اول اول کے باب اور اُسی جرنل میں
اُنکی بہار اور گورکھپور کی تلاشوں کی رپورٹ غالباً سبکی تعلیم
کے واسطے عمدہ ھوگی اور سبکو پسند آویگی سرجان مالکوم صاحب
کی تاریخ فارس اور تاریخ بھوپال جسکو اُنکی تاریخ ھندوستان میں
سے لیا جاوے بھی مناسب ھونگی اور تاریخ بھوپال کی مختصر
ھونیکے سبب سے خوب ہے رولن صاحب کی مصر کی تاریخ کی
نسبت میں کیا کہوں اگر وہ مختصر ہے تو خیر اُسکا ترجمہ کیا جاوے
لیکن وہ بالکل حال کی تاریخ سے باھر ہے اور حال کی تحقیقونکے
سبب سے معیوب ھوگئی ہے کوئی مورخ اُسکا حوالہ دینے کا خیال
نہیں کرتا ہے *

اب درباب اُن کتابونکے جنکو صرف فاضل پڑھیں کہا جاوے
کہ مل صاحب کی پولیٹکل ایکونمی ایک عمدہ اِنتخاب ہے لیکن
اگر اُسکا ترجمہ کرلیا جائیگے تو سوسئیٹی بڑی خوش نصیب
ھوگی اور لایبی صاحب کی ایگری کلچرل کمسٹری یعنے اصول علم
کشتکاری ایک ایسی کتاب ہے جو ھندوستان میں نہایت مفید
ھوگی لیکن اُسکا بھی ترجمہ کرنا مشکل ہے دقیق علمی مضامین
میں وہی ول صاحب کا رسالہ ھیات یا اُنکی پلوریلٹی آف ورلڈ
یعنے بہت سی کاینا توں کا ثبوت اور ملر صاحب کی ٹستی منی
آف دی روکس یعنے شہادت پہاڑوں کی اور ڈارون صاحب کی
بہت عمدہ اور اِطلاع بخش کتاب اور اور مثل اِنکے ھیں جنسے ھر
پڑھنے والا غرض رکھے گا اور رضامندی حاصل کریگا مشہور ۴ بابو بکل

صاحب کا جو دریاب ڈیڈ کٹیو فلاسفي کي قدر و منزلت کے ہے ایک ایسي کتاب ہے کہ اُسکا ترجمہ واسطے سوسئیٹي کے میں کرتا اگر میں یہہ نہ دیکھتا کہ مجکو مناسب طرح سے پورا کرنیکي فرصت نہ ملیگي اب بلحاظ اُن کتابوں کے جو اِس ملک سے متعلق ہیں مناسبت ہرقسم کي کتابوں میں بہي ہمیشہ عمدہ ہوني چاہیئے میري راے میں برنیر صاحب کي تاریخ جہانگیر کے دربار کي اور میکس ملر صاحب کي کتاب جو دریاب شنسکرت علوم کے ہے اور جسمیں وہ اُن تاریخوںکي وجہہ بیاں کرتے ہیں جو بیدوں اور برہمنوں اور اپنشدوں کي علحدہ علحدہ اونہوں نے قایم کي ہے ترجمہ کیا جاوے اور ڈاکٹر ہینگ صاحب کي کتابوں میں سے چند کتابیں درباب ژند لیٹریچر کے ہیں مجکو یقین ہے کہ نیز مناسب ہونگي *

بلحاظ تجویز مشتہر کرنے ترجمي کتابوں کے عربي میں البتہ

سید احمد خاں نہایت اچھے سند ہونگے جنسے پڑھنے والوں کي وہ تعداد دریافت کیجاوے جسقدر غالباً موجود ہوں لیکن جہانتک میرا تجربہ ہے بلاشک مجکو یہہ کہنا چاہیئے کہ اب ایسے شخص بہت تہوڑیسے ہیں جو عربي بخوبي پڑہ اور سمجہہ سکتے ہیں اور اُس زبان کي تحصیل روز بروز کم ہوتي جاتي ہے *

میں اِسمیں بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ لفظي ترجمہ نہیں کیا جاوے ہمارا مطلب مصنف کے مطلب کو ہندوستاني محاورے میں لانیکا ہونا چاہیئے *

سنہ ۱۸۵۹ ع میں ٹلر صاحب نے انگلستان میں ایک ہندوستاني زبان کے ترجمہ کي سوسئیٹي قائم کي تہي میري راے یہہ ہے کہ یہہ سوسئیٹي اُنسے خط و کتابت کرے یہہ معلوم کرنا مفید ہوگا کہ اُنہوں نے کون کونسے کتابیں مشتہر کي ہیں اور وہ سوسئیٹي اپني راے سے ہمکو مدد دے سکیگي *

چٹھي کرنل جي ڈبليو هملٹن صاحب بهادر ميمبر کونسل مشير مورخه ۲۳ جنوري سنه ۱۸۶۴ع

۲۹ تاريخ کي آپکي چٹھي معه اُسکے ايک ملفوفه کے ميرے پاس پہونچي ميرے نزديک رولن صاحب کي تاريخ مصر کے ترجمه هونے پر ايک اعتراض هے اور وه يهه هے که مصر کي زمانه حال کي تحقيقاتوں متعلق تاريخ اور قديم اشيا سے بهت سا کچهه رولن صاحب کي تاريخ کا مضمون بيکار هوگيا رولن صاحب کي مقدم سند هيرو ڈوٹس هے اور ميري راے ميں اُس مصنف کي تاريخ ميں سے کچهه تاليف کرنا رولن صاحب کي تاريخ کے به نسبت قابل ترجيح هوگا قديم يوناني مورخ هونيکے سبب سے هيروڈوٹس صاحب عربي فضلا ميں بهت عزت حاصل کرينگے يهه پهلي تاليف اُنکي کتاب سے تاريخ مصر سے محصور کيجاوے ليکن آخرکار اُنکي تمام تاريخ ترجمه کيجاوے مقاموں اور شخصونکے نام عربي زبان ميں لکهنے ميں اصل يوناني کي بهت پيروي کرني چاهيئے به ترجيح انگريزي زبان کے جو تلفظ کسي لفظ کا يورپ يا ايشيا ميں مروج هو وهي اختيار کيا جاوے هندي کے حروف ٹ اور ڈ کا استعمال نکيا جاوے ميري راے ميں ايريئن صاحب کي کتاب کا ترجمه عام پسند هوگا اور مشرق کے لوگوں کو دِرباب سکندر کے جسکا موجوده حال ايک مجموعه کهانيوں سے اُنکو حاصل هے صحيح اِطلاع بخشيگا *

مل صاحب کي پوليٹکل ايکونمي کا ترجمه خوب هوگا ليکن آرنالڈ صاحب کي طبيعات سے کوئي زياده حال کي اور کتاب خواهش کے قابل هے *

هيات اور جيالوجي کے رسالوں کے ترجمه کي بهي ضرورت هے ايک عمده کتاب جغرافيه کي بهي بهت ضرورت هے جو اِس قسم کي کتابيں سرشته تعليم نے مشتهر کي هيں وه نا معقول هيں مشهور مشرقي نام اُسيطرح لکهے گئے هيں جسطرح اُنکا تلفظ انگريزي ميں

کیا جاتا ہے میں نے بجاے حلب کے جو شہر کا اصلی نام ہے ایلبو دیکھا ہے *

ہندوستانیونکو مسلمانوں کی تاریخ کا حال بہت کم معلوم ہے ہندوستان میں میں نے صرف ایک نسخہ دیکھا جسکا نام ہشت بہشت ہے جسکے مصنف کا نام ادریس بدخشی ہے یہہ ایک عمدہ کتاب ہے لیکن شاہ مراد دوم کی وفات سنہ ۸۵۵ ہجری تک ہے مصنف کے بیٹے ابوالفضل الدفتری نے سنہ ۹۸۲ ہجری تک اسکو پہونچایا لیکن اس آخر کے حصہ کو میں نے کبھی نہیں دیکھا مسلمانوں کی تاریخ کے اور بھی نسخے ہیں لیکن ہندوستان میں مجھکو کوئی نسخہ معلوم نہیں ہوتا *

میں ایک فہرست اور عمدہ کتابوں کی بھیجونگا جنکا مشتہر ہونا میری راے میں ضرور ہے *

چٹھی کرنل جی ڈبلیو ہملٹن صاحب بہادر میمبر کونسل مشیر مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۸۶۴ ع

آپکی ماہ گذشتہ کی ۲۶ تاریخ کی چٹھی وصول ہونے سے مجھکو خوشی ہوئی سوسئیٹی کے کاروبار کا آغاز کرنیکے واسطے رولن صاحب کی تاریخ مصر کا ترجمہ شروع کرنا خوب ہے قریباً اس کتاب کا مضمون بالکل ہیرو ڈوٹس اور سٹریبو کی کتابوں سے لیا گیا ہے پس اسکو انکی تاریخونکی ایک تالیف سمجھا جاوے اور اس نظر سے یہہ کتاب ترجمہ کے واسطے مناسب ہے *

ایک عمدہ تاریخ مصر مسمی حسن المحاضرہ مصنفہ مسمی سیوطی ہے جسکے مشتہر کرنیکی میں سفارش کرسکتا ہوں لیکن مجھکو نہیں معلوم کہ اسکا ایک نسخہ کہاں دستیاب ہو سکتا ہے *

میرے پاس ایک نسخہ ہشت بہشت کا ہے سو وہ سوسئیٹی کی خدمت میں حاضر ہے لیکن وہ ایک مجلد کتاب ۶۵۰ ورق یا

کیا

۱۳۰ صفحه کي ہے اُسکے چھاپنے پر بہت لاگت آئیگي *
اقناع ایک طویل شرح غایت الاختصال پر ابو شجاع اصفہاني کي ہے مشتہر کرنیکے واسطے مناسب نہیں ہے *
میں نے آج آپکے نام پر ڈاک کے ذریعہ سے ایک چھوٹي عربي کتاب جسکے ترجمہ کي میں راے دیتا ہوں روانہ کي ہے اُسکا نام مواعظ سکندر ہے اور کہتے ہیں کہ اُسکا ترجمہ یوناني سے کیا گیا ہے یہہ کتاب نایاب ہے میرے دیکھنے یاسننے میں اِسکا کوئي اور نسخہ نہیں آیا اگر آپکي کمیٹي کے ممبر اِسکو ناپسند کریں تو آپ مہرباني سے اُسکو واپس کردیں *
میں یقین کرتا ہوں کہ سید احمد خان صلاح الدین کي زندگي کي تاریخ کے مشتہر کرنیکي خواہش رکھتے تھے اور ابن خلکان میں اُسکا خوب بیان ہے اور یہہ کتاب میرے کتبخانہ میں موجود ہے جب درکار ہو میں بھیج سکتا ہوں *
ترجمہ اور مشتہر کرنیکے واسطے میں چند اور کتابیں منتخب کرونگا جب کہ مجکو فرصت ملیگي *
نہایت عمدہ مجموعہ قدیم تاریخ کا جسکا حال مجکو معلوم ہے وہ ہیرن صاحب کا نسخہ قدیم تاریخ کا ہے اور وہ اُنکي تاریخ کي تلاشونکي آخري جلد ہے اصل جرمني نسخہ سے اِس تاریخ کا ایک ترجمہ ہے اور میں یقیناً کہہ سکتاہوں کہ انگریزي میں یہہ کلکتہ میں دستیاب ہوسکتي ہے میرے نزدیک اِسکا ترجمہ کرنا خوب ہوگا اور یہہ ترجمہ انگریزي نسخہ سے کیا جاے کیونکہ ایسي کتاب میں سے بسبب دوبارہ ترجمہ کے کچھہ کم نہوگا *
چٹھي ایم کیمسن صاحب ڈایرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک شمال و مغرب مورخہ ۲ فروري سنہ ۱۸۶۴ ع
آپکا خط مرقومہ ۲۳ ماہ گذشتہ کا میںنے پایا یہہ باعث میري عدم توجہي کا آپکي سوسئیٹي کے نسبت نہیں ہے جو میںنے

اُسکے اجرا ماہ جنوری سے ابتک آپکو کچھہ نہیں لکھا تھا جاڑیکے موسم میں میں نہایت عدیم الفرصت رہتا ہوں اور اِسقدر مجھکو بتقریب دورہ پھرنا پڑتا ہے کہ بمجبوری بہت سے خطوط لکھنے سے باقی رہجاتے ہیں قانون آپکی سوسئیٹی کا مجکو آگرہ میں ملا بغور میں نے اُسے پڑھا واسطے اجراے کار سوسئیٹی کے جوآپ نے قواعد مقرر کیئے ہیں وے اُسکے لیئے کافی اور مناسب ہیں لیکن جو غرض سوسئیٹی کی دفعہ دومیں لکھی گئی ہے اُسکے نسبت میری خواهش کے مطابق بہتر ہوتا کہ مجھسے پہلے صلاح اسباب میں لیجاتی خصوص جبکہ میری تقرری کی بطور اکس آفشیو میمبر کے تجویز تھی جو غرض دفعہ مذکورہ میں لکھی گئی ہے اُس سے کل میں اِتفاق نہیں کرتا اور بنظر اپنے عہدہ ڈایرکٹر پبلک انسٹرکشن کے جو اِن ممالک میں میں رکھتاہوں میں بدل ایسے کام میں شریک نہیں ہو سکتا جسکے فایدہ یا انجام میں شبہہ ہو جس قسم کی سوسئیٹی واسطے ترجمہ کتابونکے اب قایم ہوئی ہے اُس سے بعض بعض مقام میں فایدہ ہوگا مگر جو کوشش گورنمنٹ کی نسبت تعلیم کے ہے اُس سے کل متفق نہیں ہے قطع نظر اِسکے اگرمجرد سوسئیٹی پر نظر کیجاوے تو بھی اُسکے کامیاب ہونیکی امید کم پائی جاتی ہے جسطرحپر کہ سوسئیٹی قایم ہوئی ہے اُسکا کام یہہ ہے کہ ترجمہ کے واسطے کتاب منتخب کرے اور جس زبان میں ترجمہ ہو اُسکی بھی تجویز ہو مترجم لایق تلاش کیا جاوے اور جو ترجمہ ہو اُسکے نسبت تجویز چھاپنے کی سوسئیٹی کیطرف سے کیجاوے اورجب چھپی تو فروخت ہو پہلے کتاب کے منتخب کرنے میں یہہ امر قیاس سے باهر بلکہ غیر ممکن ہے کہ اتفاق راے ہو یہہ مشکل ابھی آپکو معلوم ہوچکی ہے فرض کیجئے کہ جو بہتر سے بہتر کتابیں ہیں وہ ترجمہ کے لیئے منتخب ہوں تو اُس سے یہہ نتیجہ نہیں حاصل ہوتا کہ ایسی کتابیں جسکے مضامین کی کیفیت سے ہندوستان کے لوگوں کی

طبیعت ابتک واقف نہیں ہوئی ہے مثلاً پولیٹیکل اکنمی جب ترجمہ ہو تو وہ عام پسند یا آنکے پڑھنے کے لایق بھی ہوگی تاوقتیکہ اقوام ترقی یافتہ کے ساتھہ باہم ارتباط کے باعث سے ترقی اخلاق اور تربیت خیالات میں آنکے تبدیلی نہو معلوم ہوا کہ رولن صاحب کی کتاب تاریخ کے ترجمہ کی تجویز ہوئی ہے یہہ کتاب قدیم ہے اور جو حال میں تحقیقات اور سیاحی کی گئی ہے وہ آسمیں مندرج نہیں ہے حالات مصر سے جو ترجمہ شروع کرنیکی تجویز ہوئی ہے آس سے آپکی غرض یہہ معلوم ہوتی ہے کہ ہرقوم کی تواریخ کا سلسلہوار ترجمہ ہو اور آسمیں ترتیب سنون کے بھی ہو ثانیاً بہ نسبت زبان ترجمہ کی کوئی یوروپین میمبر آپکی سوسئیٹی کا بجز زبان مروجہ کے اور کسی زبان میں ترجمہ کے لیئے راے نہ دیگا عربی میں ترجمہ کرنے سے پیچھے ھٹنا ہے کیونکہ اگرچہ ایک زمانہ میں یہہ زبان بھی بڑی زبانوں میں شمار کیجاتی تھی مگر اب وہ زبان ذریعہ ترقی ظاہرا نہیں ہوسکتی عربی نے ہندوستان کے لیئے کیا کیا اگر یہہ کہا جاوے کہ مسلمان حکماء آس زبان کے ترجمہ کے ذریعہ سے جسکو وہ پسند نہیں کرتے تعلیم پانے کی خواہش نکرینگے تو اپنے زمانہ کے اور لوگوں سے خود اپنے فعل سے آپ پیچھے رہجاوینگے ثالثاً بہ نسبت بہم پہنچانے مترجم لایق کے نہایت مشکل پیش آویگی زیادہ تنخواہ دینے سے شاید کسی قدر لایق مل سکیں مگر جو اچھی انگریزی دان اور بھی زبان مروجہ کے جاننے والے ان ممالک میں ہیں وہ اکثر گورنمنٹ کے متوسل ہیں اور اسقدر کام آنکو ہے کہ فرصت مصروف ہونیکی ترقی علم کے کاموں کیطرف آنکو نہیں ہے رابعاً ترجمہ کا نظر ثانی کرنا ایسا کام اہم ہے کہ آسکے لیئے ایک خاص کمیٹی مقرر کرنا لازم ہوگا کہ وہ نہ صرف آس ترجمہ کی صحت اور زبان کی درستی کو دیکھی بلکہ آسکو یہہ بھی دیکھنا ضرور ہوگا کہ اصطلاحی لفظوں کا ترجمہ بھی ٹھیک ٹھیک آنکے حسب اطمینان کیا گیا ہے یا نہیں

اِس کامکے لیئے بھي ضرور نہوگا که مضمون کتابکو بخوبي سمجھه لیا جاي
بلکه دو یا اُس سے زاید زبانوں سے بخوبي آگاهي هوني چاهیئے
بالاخر کتابوں کے چھاپنے کےلیئے ضرور هوگا که بهت نوکر رکھي جاویں
اور جبتک اِن کتابوں کي عام خواهش خریداري کي پیدا هو تو اُنکے
بکنے کي بھي اُمید نهیں هے گورنمنٹ وعده اُنکي خریداري کا واسطے
تقسیم عام کے نهیں کرسکتي اور اِسکولوں میں اُنکے رواج پانے کي
نسبت یهه خیال کرنا چاهیئے که جلد اُنکي تعداد اسباق کو نامکن
کردیگي سوا اِسکے یهه بھي زیاده تر خیال کرنیکے لایق هے که جبتک
کتاب خاص تعلیم کے لیئے بنائي نجاوے وه اچھي درسي کتاب نهیں
هو سکتي *

میں نے اسطرح سے مختصر ذکر اُن قباحتوں کا جو آپ کي
سوسئیٹي کے نسبت میرے نزدیک معلوم هوئي هیں کیا هے آپ یهه
نه سمجھیٔگا که میں اُن مشکلات کو خود پیدا کیا چاهتا هوں یا آپ
سے اختلاف کرنے کي خواهش رکھتا هوں مگر آپ پر یهه صاف ظاهر
هو که اس سوسئیٹي کے انتظام سے بالکل اتفاق اسباعث سے نهیں کرتا
که میري دانست میں اُسکے ذریعه سے ترقي عام نهوگي بنظر اس کے
که میں عهده دار سرکار خاص ایسے کام کے لیئے مقرر هوں اور فلاح اس
ملک کي بھي بدل چاهتا هوں میں تمنا اسکي رکھتا هوں که دونو
قوموں میں اختلاط اور زیاده هووے مرد اور عورت اور هر درجه کے
آدمیوں کي تربیت کي ترقي هو اور زبان انگریزي کي تحصیل
اُس ادرین خاندان کے لوگ جس سے کثرت سے رهنے والے هندوستان
کے پیدا هوئے هیں کریں اور زبان مروجه میں علم ایک اچھي رونق
پکڑے اور صلح عام رهے جس سے خدا کي مهرباني سے هندوستان
کے رهنے والوں کي از سرنو نمود هو *

مجھکو خوشي هوگي اگر آپ میري طرف سے سو روپیه بطور
دوامي چنده کي فهرست میں مندرج فرماوینگے *

انتخاب خط منشي من پهول صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ و
میر منشي محکمه گورنمنٹي پنجاب میمبر کونسل مشیر

بنده نے رویداد کو اول سے آخر تک بغور دیکھا فی الحقیقت جو جو کتابیں آپ نے تجویز فرمائي هیں آنکي ترویج سردست بهت مناسب هے ـــ کتاب اِن سائیکلو پیدیا یقین هے که آپکي نظر سے بهي گذري هوگي اُس میں مختصر مختصر حال هرعلم اور هر امر ضروري کے بترتیب اصول خوب لکهے هیں اگر مناسب هو تو اُسکیطرف بهي نظر توجه فرمائیگا کیونکه اِس ملک کے لوگونکي طبیعت کے موافق بنا بنایا رساله انگریزي میں ملنا سردست دشوار هے البته انتخاب اور تالیف جو آپ اپني صلاح اور اصلاح سے فرماویں بهت مفید هوگي اور سب سے ضرور تر یهه هے که تدریس و تربیت مستورات کا بهت چرچا هے اور فی الحقیقت یهه امر نهایت مفید اور موجب انواع منافع هے حکام کو بهي از اعلی تا ادنے اِسکي طرف توجه تمام هے خصوص اِس ملک پنجاب میں جیسا اِسکا چرچا هے بیان نهیں هوسکتا اب اضلاع اور تحصیلات سے خود بخود درخواستیں چلي آتیں هیں اور هر جگهه سے یهه سوال هے که لاهور اور امرت سر کے انتظام کا دستورالعمل بهیجو لیکن آنکے پڑهانیکے لیئے ابتک کتابیں حسب دلخواه اور بکثرت تصنیف نهیں هوئیں اسمیں بهي خاص آپ جیسے صاحبان همت اور ارباب فضل و کمال کي بدل توجه لازم هے که جسطرح سپیلنگ بک اور کتاب نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و نمبر پانچ وغیره انگریزي میں بمضامین نصایح و پند و حسن اخلاق و مختصر حالات فنون مفید مرتب هوئیں اور اُس سے جلد جلد انتفاع حاصل کرکے ذروه کمال کو فایز هوے اسیطرح کي کتابیں مستورات کے لیئے بهي تالیف کیجائیں *

خط مولوي كريم بخش صاحب ڈپٹي كلكٹر
للت پور ميمبر كونسل مشير

چٹھي آپكي مورخه ۱۸ جنوري سنه ۱۸۶۴ع معه راے جناب سيد احمد خاں صاحب بہادر ميمبر سين ٹيفك سوسئيٹي ميرے پاس پہونچي مجھكو اكثر امور ميں آس راے سے اتفاق هے خصوصاً دفعات ۱ و ۲ و ۳ مضمون مذكوره پر لحاظ هونا نہايت مناسب معلوم هوتا هے ليكن عربي زبان ميں جو ترجمه هوكر كتابيں چهاپي جائينگي أنكي نسبت يهه انديشه هے كه فروخت نهونگي اور انجام كار سوسئيٹي كو نقصان هوگا بيس برس گذشته كے تجربه سے ميں يهه كهه سكتا هوں كه هندوستان ميں جو چرچا عربي زبان سيكهنے كا ۴۰ سال پيشتر تها اب آسكا عشر عشير نهيں هے اور روز بروز كم هوتا جاتا هے اور جو اسباب آسكے كمي كے هيں هماري بے بضاعت سوسئيٹي آنكو نهيں روك سكتي — اسميں شك نهيں كه اهل اسلام عربي كي بهت قدر كرتے هيں ليكن نهايت نا آميدي هے كه هماري سوسئيٹي كے مصنفوں اور مترجموں كي شروع ميں ايسي عظمت آنكے دل ميں پيدا هو جاے كه جسطرح مصنفين قديم كي كتابوں كو رغبت سے ديكهتے هيں اسي طرح سوسئيٹي كي كتابوں كو ديكهيں اكثروں كي خود پسندي اور عصبيت جس سے همارے تجربه كار ميمبر بخوبي واقف هيں مجهكو نا آميد كرتي هے اسليئے ميري دانست ميں جبتك سوسئيٹي كا سرمايه معتدبه نهو جاے عربي زبان كي كتابوں كا صرف كسي اور مفيد امر ميں لگايا جاے *

بلحاظ دفعه ۲ مضمون مطبوعه مظهره جناب سيد احمد خاں صاحب كے هم لوگوں كو اس امر پر زياده تر متوجهه هونا مناسب معلوم هوتا هے كه جو كتابيں كاروبار روز مره اهل هند سے تعلق ركهتي هوں اول وه چهاپي جائيں تاكه لوگوں كو معاً آنكے مطالعه سے فائده نظر آوے اور آينده مطالعه كي طرف دل لگائيں اب يهه امر قابل بيان

کرنے کے ہے کہ اهل هند کے کون سے کارو بار روز مرہ هیں جنمیں مطالعہ کتب سے نہایت جلد فائدہ آنکو نظر آئے *

یہہ بات مشہور اور مسلم ہے کہ لکھنا پڑھنا اهل هند میں بطور پیشہ اور وسیلہ کسب معاش کے سمجھا جاتا ہے اور اسیواسطے روزگار پیشہ تحصیل نوشت خواند کرتے هیں پس بڑا گروہ اهل هند کا جو هماري سوسئیتي کي کتابوں کو دیکھے وہ لوگ هیں جو مختلف سرشتوں میں نوکر هیں یا عدالت و کچہریوں سے کسیطرح تعلق رکھتے هیں اس گروہ کا روز مرہ کام قانون سے بہت متعلق ہے اِس صورت میں اگر کوئي کتاب ماهواري یا سہ ماهي وار هماري سوسئیتي سے ایسي جاري هو جسمیں قانون اور معاملات کي بحث هو تو بالضرور اسکي خریداري زیادہ هوگي اور اس کتاب میں اور امور مفید جنکا ظاهر کرنا اهل هند پر مقصود ہے مندرج هوا کریں تاکہ اپني اغراض کے ساتھہ خواهي نخواهي وہ مضامین بهي آنکي نظروں سے گذریں جنکا شایع کرنا سوسئیتي کا بڑا مطلب ہے *

دیکھا جاتا ہے کہ بالفعل اهل هند کو قانون داني کیطرف رغبت ہے اور قانون کا جاننا آنکے لیئے بنظر کسب معاش اور درستي معاملات کي ضروري ہے لیکن جو لوگ انگریزي نهیں جانتے آنکو تکمیل اِس فن کي دشوار ہے یعني تکمیل کے واسطے اصول اخلاق سیاست مدن اصول قوانین وغیرہ کا جاننا ضروري ہے اور کتابیں اِس فن کي زیادہ اور عمدہ زبان انگریزي میں هیں پس اگر ایسي تدبیر کیجائے کہ مراتب قانوني جو متعلق عمل درآمد ہے ایک رسالہ میں اور اصول قوانین علحدہ رسالہ میں اور سیاست مدن علحدہ رسالہ میں الگ الگ بطور رسایل جاري هوں تو جلد طیار هوسکتي هیں اور خریداروں کو جلد آنکا فایدہ نظر آسکتا ہے اور پهر رغبت خریداري هوتي جائیگي پهر رفتہ رفتہ علوم مفیدہ کي باتیں جنکي طرف ابتک اهل هند کو رغبت نہیں ہے رسالوں میں درج کیجائیں اور علوم میں سے

اول طبیعات اور علم کیمیا کے وہ مسایل جو آلات اور ادویات کے بغیر سمجھہ میں آسکتی ہیں اور کچھہ فایدہ انسی حاصل ہو سکتا ہے مرتب کیئے جائیں ارنت صاحب کی طبیعات بہت مفید کتاب ہے اور کیمیا میں کسی ماہرفن سے عمدہ تر کتاب دریافت ہو سکتی ہے علم اخلاق کی کتابیں عربی فارسی میں مثل احیاءالعلوم و کیمیا سعادت و اخلاق جلالی وغیرہ اکثر ہیں لیکن خاص اهل اسلام کے لیئے مفید ہیں سوسئیتی کی غرض فایدہٴعام سے ہے بجز اس امر کے کہ انتخاب مطالب عامہ اخلاق کا کیا جاے براسہ کوئی کتاب چھپنی مفید نہوگی — یہاں ایک اور امر کا تذکرہ کرنیکو مبادرت ہوتی ہے کہ اهل ہند میں علم اخلاق علماً اور عملاً بہت ہی کم بلکہ معدوم ہوگیا ہے اور اس فن شریف کی کتابوں میں لوگوں کا دل نہیں لگتا اور خلاف برتاؤ روز مرہ کے ہے اسواسطے کہ جب رشوت ستانی کی عمدہ تدبیریں نکالنی لیاقت عمدہ اور کامل ہوشیاری کی دلیل سمجھی جائے اور جنکی رشوت ستانے بخوبی معلوم ہے انکی توقیر اوراعزاز اسی طرح ہوتا ہو جسطرح جائز طریق سے دولتمند ہو جانیکا ہوتا ہے تو ایسے لوگ اخلاق کے مضامین کو کب پسند کرسکتے ہیں جھوت بولنا ایسا رواج پار ہاہے کہ نہایت ادنی قصور کے اخفا کے واسطے غلیظ سے غلیظ جھوت بولنے میں دریغ نہیں تو پھر وہ مضامین جو جھوت کی مذمت کرتے ہیں کیونکر مرغوب ہو سکتے ہیں اسی صورت میں مضامین اخلاق کی طرز ادا کچھہ بدلنی مناسب معلوم ہوتی ہے یعنی جو رسایل اخلاق کے چھاپے جاویں وہ ایسی عبارت میں ہوں کہ اهل ہند کو مطالعہ کرنا اسکا مرغوب ہو اور دلپر ایسا اثر کریں کہ طبیعت کی اصلاح ہو ورنہ ایسی کتابیں مروجہ تو بہت ہیں جنکو کوئی نہیں پڑھتا اور نہ پڑھنا چاہتا ہے

مصر کی تاریخ جسمیں تصویرات ہوں غالباً اهل ہند کے لیئے دلچسپ ہوگی ایک تاریخ یونان کی مطبوعہ مصر بزبان عربی

نہایت دلچسپ ہے اور اُسکا ترجمہ سنہ ۱۸۵۵ع یا سنہ ۱۸۵۶ع میں شیخ ضیاءالدین طالب علم کالج دهلي نے اُردو میں کیا تھا مگر وہ ترجمہ چھاپا نہیں گیا اگر وہ کتاب بھي چھپے تو نہایت مفید ہے مجکو نام کتاب اور مصنف کا یاد نہیں مگر ایک نئي تاریخ مختصر جسمیں کل سلطنت ہاے موجودہ حال کے بادشاہونکا ذکر اور انتظام اور رسم اور عادات اقوام وغیرہ لکھے جائیں چھاپنے چاهیئے تو غالب ہے کہ دلچسپ ہو یعنے دنیا میں بالفعل جسقدر کہ بادشاہ ہیں اُنکا حال اور اُنکے انتظام اور قوانین کا ذکر اور اقوام اور رعایا کي عادات وصفات اور امور متعلقہ جغرافیہ بطور اختصار ترتیب سے لکھی جائیں تو ضرور لوگونکو اُسکے مطالعہ کي رغبت هوگي *

هندوستان کي تاریخ بھي اُردو زبان میں ابتک عمدہ کوئي نہیں لکھي گئي ترتیب اور اختصار کے بسبب کوئي دلچسپ نہیں ہے طرز تحریر تاریخ و مطالب کي مل صاحب بہادر کي تاریخ میں نہایت عمدہ ہے میرے گمان میں یہہ تاریخ مل صاحب کي جو سات جلدوں میں ہے نہایت عمدہ تاریخ هند کي ہے اگر اُسمیں صرف بہت نہوتا تو اُسکا ترجمہ هوکر چھپنا نہایت مفید تھا — فن تشریح میں بھي انگریزي میں بہت عمدہ کتابیں ہیں جنکي آگاهي اهل هند کو مطلق نہیں اگر کوئي عمدہ کتاب بطور رسایل تشریح بدن کے چھاپي جاوے تو ضرور اُسکي خریداري اور مطالعہ کي رغبت هوگي اسواسطے کہ اب اهل هند میں یہہ بات بہت مشہور هوگئي هے کہ انگریزي زبان میں تشریح کا فن نہایت تکمیل و بسط کے ساتھہ مرتب هے — ایک بڑي بات قابل غوریہہ معلوم هوتي هے کہ اهل هند کو اب تک اون علوم کا شوق رها هے جنمیں مضامین خیالي اورمباحثہ ذهني کو دخل بہت تھا تجربہ کرنے اور اُن علوم کي طرف متوجہہ هونیکا شوق نہیں هوا جو بہبود عام پر اثر کرتے هیں اسلیئے زیادہ تر یہہ امر مناسب معلوم هوتا هے

که انگریزي وغیره زبانون سے اُن علوم کے مطالب بهت سے ترجمه کیئے جائیں جو عملي قوی سے علاقه رکهتے هیں اور جنکي نتائج سے فرنگستان کي قومیں آج تمام دنیا میں نامور هو رهي هیں اور اُنکا تمول اور ایجادات ریل و تاربرقي و کپڑے وغیره بنانے کي کلیں باواز بلند اُنکي پیروي و تقلید کي صلاح دے هیں *

آخیر میں یهه امر اور گذارش کیا جاتا هے که عربي و فارسي و انگریزي زبانوں میں سے هر علم کي عمده عمده کتابوں کے نام منتخب کئے جائیں اور ایک فهرست کتب عمده کي چهاپي جاوی جسمیں مدات ذیل هوں

نام کتاب نام مصنف کس علم میں هے کب تصنیف هوئي خلاصه مطالب کتاب

اِس فهرست کے شایع هونے سے میمبران سوسئیٹي اور تمام لوگوں کو کتب مفیده هر فن کے نام سے آگهي هوگي اور اُسکا نتیجه عمده نکلے گا *

چٹهي ایچ ٹي بلین فور سکرٹر ایشیاٹک سوسئیٹي

مورخه ۱۰ فروري سنه ۱۸۶۴ع

آپکي چٹهي مورخه ۱۸ جنوري معه ایک نسخه روئداد آپکي سوسئیٹي کي رسید کا اقرار دینے میں خوشي کهتا هوں اور اِس بات سے آپکو اطلاع دیتا هوں که ایشیا ٹک سوسئیٹي کي کونسل کو آپکي درخواست متعلقه معاوضه مطبوعات اِس سوسئیٹي کے قبول کرنے میں بهت خوشي هے *

اسلیئے سوسئیٹي کا جرنل آپکی پاس بترتیب بهیجا جایا کریگا *

بلحاظ بعض کتابوں کے عربي اور اُردو دونوں زبانوں میں ترجمه کیئے جانے کے سید احمد خان نے اجلاس سے اسطرح گفتگو کي که

اگرچہ میں عربي ترجموں کے ضرورت پر اپنے راے کي تائيد میں بہت سي وجوہات پيش کر سکتا هوں ليکن مجھکو جو يہہ معلوم هوا کہ کونسل مشير کي بہت سے ميمبروں نے ميري اس راے سے مخالفت اور نا اِتفاقي کي اِسليئے عام راے ميں متفق هونے سے ميں بھي خوش هوں مگر دوسرے مجمع ميں اِس معاملہ پر ميں اپني مفصل راے ظاهر کرونگا کيونکہ مجھکو يقين هے کہ اُس راے سے جو ميرا اصلي منشاء تھا اُسکو ميرے شريک ميمبروں نے بخوبي غور نهيں کيا *

بلحاظ کپتان فلر صاحب کي چٹھي موسومہ سوسئيٹي مورخہ ۲۶ فبروري سنہ ۱۸۶۴ع کے سيد احمد خاں نے کہا کہ سوسئيٹي کو اُن صاحب کي خاص توجہہ اور تکليفونکا بہت احسانمند هونا چاهيئے جو اُنھوں نے اپني متعدد ماتحتوں وغيرہ پنجاب سے ترجموں وغيرہ کے باب ميں سوسئيٹي کے ليئے راے بہم پہنچانے ميں سہيں جس سے همکو اُميد هے کہ سوسئيٹي کے مقصدونکي ترقي يعني هندوستانيوں ميں مفيد علم پهيلانے ميں اُن سے آيندہ بہت زيادہ مدد ملي *

بلحاظ مسٹر کالون صاحب کي چٹھي موسومہ سوسئيٹي مورخہ ۲۸ جنوري سنہ ۱۸۶۴ع کے سيد احمد خاں نے غور کيا کہ جو قانون هندوستان درباب حفاظت حقوق مصنف موجود هے وہ ايکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع هے اور از روے ميرے علم کي اُسکي کوئي دفعہ اِس بات کي مانع نهيں هے کہ جو کوئي کتاب کسي زبان ميں هو اُسکا ترجمہ دوسري زبان ميں نکيا جاوے ليکن اُنھوں نے تحريک کي کہ اس معاملہ ميں صاحب ايڈوکيٹ جنرل کي راے ليجاوے صدر انجمن نے اِسکي تائيد کي اور باتفاق منظوري هوئي *

بلحاظ نسخہ اُردو تاريخ هندوستان کي جو کپتان فلر صاحب نے سوسئيٹي کو عطا فرمايا سيد احمد خاں نے کہا کہ ميں نے اُس تمام

تاریخ کو بغور پڑھا اور میں اور اور میمبر جنھوں نے بھی اُسکے بعض حصے پڑھے اُسکو پسند کرتے ھیں اور اِسبات میں متفق ھیں کہ وہ ھندوستانیوں کے لیئے ایک عمدہ اصول کی کتاب ھے اور مجھکو اُمید ھے کہ اِس سوسئیٹی کے اکثر میمبر اُسکو خریدیں *

بلحاظ مسٹر کیمسن صاحب کی چٹھی موسومہ سوسئیٹی مورخہ ۲ فبروری سنہ ۱۸۶۴ ع کے سید احمد خاں نے کہا کہ مجھکو افسوس ھے کہ اُن صاحب نے سوسئیٹی سے جس طرز پر میں نے اُسکو قایم کیا بخوبی ھمدردی نکی مگر میں حیران ھوں کہ اُنکی اول چٹھی کو جو سوسئیٹی کی پہلی روئداد میں چھپی ھے اُنکی اِس دوسری چٹھی سے کیونکر مطابق کروں کیونکہ سوسئیٹی کے تمام مقصد رسالہ التماس میں بخوبی مندرج تھے جو اُنکے پاس روانہ کیا گیا تھا اور جسکی رسید اُنکی پہلی چٹھی میں مندرج ھے مجھکو اُمید اور یقین ھے کہ سوسئیٹی اُن تمام مشکلات پر غالب اور فتح یاب ھوگی جنکو مسٹر کیمسن صاحب نے اپنی چٹھی میں مندرج کیا ھے اور سید احمد خاں نے تحریک کی کہ سو روپیہ کی ڈونیشن کے لیئے جو کیمسن صاحب نے سوسئیٹی کو فیاضی سے عطا فرمایا شکریہ کیا جاوے اِسکی تائید لفٹننٹ گریھیم صاحب نے کی اور بالاتفاق منظوری ھوئی *

اِسکے بعد سید احمد خاں نے مفصلہ ذیل کتابوں وغیرہ کے ڈونیشن اِجلاس کے روبرو پیش کیئے *

یک نسخہ تاریخ ھندوستان مسمے بواقعات ھند بزبان اردو مولفہ مولوی کریم الدین صاحب	از طرف کپتان فلر صاحب ڈائرکٹرز پبلک انسٹرکشن پنجاب

دو نسخه طرة الازهار جسمیں قدیم حکماے یونان کا حال ہے جسکو انگریزي زبان کے کتابوں سے منتخب کرکر بزبان عربي ترجمه کیا هے مولفه مولوي عبیدالله صاحب عبیدي	از طرف مولوي عبیدالله صاحب عبیدي
ایک نسخه حصه اول تبئین الکلام في تفسیر التوراة والانجیل علي ملت الاسلام مولفهٔ سید احمد خاں ایک بیلات بکس ایک ساده بکس کاغذات رکھنے کے لیئے	از طرف سید احمد خان
دو نسخے گفتگوں کے ایک لارڈ ڈلہوزي صاحب کے هندوستان کي عملداري پر اور دوسرا لارڈ کیننگ صاحب بہادر کي هندوستان اکي عملداري پر ترجمه کیئے هوئے لفتننت گریهیم صاحب بہادر	از طرف لفتننت گریهیم صاحب

اِسکے بعد صدر انجمن نے تحریک کي که موصوفه بالا صاحبوں کا آنکي دونیشنون کے لیئے شکر کیا جاوے جسکي تائید ستیں بلت صاحب نے کي اور بالاتفاق منظور هوئي

صدر انجمن نے تحریک کي که کرنل میکلگن صاحب کا ۲۹ روپیه دونیشن کے لیئے شکریه ادا کیا جاوے لفتننت گریہیم صاحب نے اِسکي تائید کي اور بالاتفاق منظور هوا *

سید احمد خان نے صدر انجمن کی شکرگذاری کی تحریک کی
اور لفٹننٹ گریھیم صاحب نے تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوئی

دستخط بی سہٹ

چیرمین

نمبر ۳

روئداد کونسل کارپرداز سین تیفک سوسئیتی

غازیپور ۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۴ع

عام اجلاس

پریسیڈنت اور صدر انجمن

بی سپٹ صاحب اسکوئر سی بی

ویس پریسیڈنت

ایم براڈهرسٹ صاحب اسکوئر

میمبران موجوده

جی ایم سی ستین بلٹ صاحب اسکوئر

بابو هران چندر صاحب

لاله هربنس لعل صاحب

شیخ محمدجان صاحب

منشی علی نقی صاحب

منشی بخشش علی صاحب

سکرتریان

لفتننٹ جی ایف گریهیم صاحب بهادر

سید احمد خاں

سید احمد خاں نے بیان کیا که رولن صاحب کے قدیم تاریخ مصر کا ترجمه جسکا ترجمه سوسئیتی نے شروع کیا تها اب ختم هوچکا اور قریب نصف کے نظر ثانی بهی هوگیا اور چند تصویریں جو اُس میں تهیں اُنکو چهپنے کے واسطے کلکته کو اس نظر سے بهیجا گیا که اُنکے نمونے تیار هوکر سوسئیتی کے ملاحظه کے لیئے آئیں اور اس بات کی تحریک کی که تاریخ مذکور پر کونسل مشیر کے میمبروں کی

از روے دفعہ ۵٦ قوانین سوسئیٹي کے منظوري هوني چاهیئے اور کوئي اور کتاب ترجمہ کے لیئے تجویز هوني چاهیئے *

صدر انجمن نے فرمایا کہ تاریخ مذکورہ جب تمام نظر ثاني هو جاوے تو اُسکو کونسل مشیر کے اُن میمبروں کے پاس بھیجا جاوے جو مقام سوسئیٹي میں سکونت رکھتے هیں اور کونسل کے اُن میمبروں کے پاس بھي جو مقامات مختلف میں رهتے هیں بھیجي جاوے اور صدر انجمن نے یہہ بھي بیان فرمایا کہ کونسل مشیر کے میمبروں کے پاس سے بہت چٹھیاں وصول هوئي هیں جنمیں ترجموں کے واسطے وہ مختلف کتابوں کي سفارش کرتے هیں مناسب یہہ کہ کونسل سے ایکبار پھر استفسار کیا جاوے کہ اُن متعدد کتابونمیں سے جنپر اُنھوں نے راے دي هے کون کون سي کتابوں کا ترجمہ شروع کیا جاوے *

لفتننٹ گریہیم صاحب نے اس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

اسکے بعد سکرٹریوں نے اجلاس کے ملاحظہ کے لیئے مفصلہ ذیل ماهواري حساب آمدني اور خرچ سوسئیٹي کا بابت فبروري سنہ ۱۸٦۴ع کے گذرانا

آمدني	روپیہ	آنہ	پائي
بقایاے سابق خزانہ میں	۱۰۷۹	۹	۷
بابت چندہ	۷۹۲	*	*
بابت ڈونیشن یکمشت کالون صاحب	۱۰۰	*	*
بابت ڈونیشن کرنل میکلگن صاحب	۲٦	*	*
	۱۹۹۷	۹	۷

خرچ	روپیه	آنه	پائي
بابت تنخواه بابو گنگاپرشاد من ابتدای ۹ جنوري لغایت ۳۱	۴۴	۸	۳
بابت تنخواه مولوي فیض الحسن من ابتدا سے ۱۵ جنوري لغایت ۳۱	۲۷	۶	۹
بابت ٹکٹ رسیدات	۲	۱	*
بابت ٹکٹ ڈاک	۳	۹	۱
	۷۷	۹	

بقیه موجوده خزانه ۱۹۲۰ روپیه ۷ پائي

اسکے بعد سید احمد خاں نے کہا که سوسئیٹي نے قوانین اور رویداد نمبر اول کا خرچ جو میرے پریوٹ پریس میں چھاپي گئي اب تک ادا نہیں کیا اور یہه کہا که اُنکا اور آینده بھي رویداد سوسئیٹي کا اُسوقت تک جب تک که سوسئیٹي زیاده دولتمند هو مجھکو مفت چھاپنا منظور هے مگر سوسئیٹي کو صرف کاغذ کا اور اُسکي جزوبندي کا خرچ ادا کرنا هوا کریگا *

صدرانجمن نے سوسئیٹي کے میمبران موجوده کیطرف سے سید احمد خاں صاحب کي اس فیاض پیشکش سے اپني بڑي رضامندي ظاهر کي *

صدر انجمن نے سوسئیٹي کے تمام کاغذات اور کتابوں کو مرتب اور محفوظ پایا اور اپني خوشنودي ظاهر کي اسکے بعد صدر انجمن کا شکریه ادا کیا گیا اور اجلاس برخاست هوا *

دستخط بي سپٹ

چیرمین

اشتہار

واضح ہو کہ کتب مفصلہ ذیل معرفت سکرٹریان سوسئیتی کے بقیمت دستیاب ہوسکتی ہیں جس صاحب کو خریداری منظور ہو بارسال زر قیمت سکرٹریان سوسئیتی سے منگالی *

جناب لارڈ کننگ صاحب گورنر جنرل اور ویسراے سابق کے زمانہ حکومت اورحالات غدر کا تذکرہ معہ مختصر حال مقدمہ بادشاہ دہلی مترجمہ لفتننت گریہیم صاحب	ایک روپیہ
طرة الازهار فی سیر الفلاسفة الکبار مترجمہ مولوی عبید اللہ صاحب عبیدی بزبان عربی	آتھہ آنہ
حصہ اول تبئین الکلام فی تفسیر التوراة والانجیل علی ملة الاسلام	چار روپیہ تین آنہ
تاریخ سرکشی ضلع بجنور	ایک روپیہ
شرح ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۶۹ ع	دو روپیہ

نمبر ۴

روئداد

سین ٹیفک سوسیٹی

غازیپور ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۶۴ ع

بنارس

مطبع میڈیکل ہال میں چھپی

سنہ ۱۸۶۴ ع

نمبر ۴

روئداد سین‌تیفک سوسئیٹی

غازیپور ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۶۴ ع

عام اجلاس

پیٹرن یعنی مُربی سوسئیٹی

ہزگریس ڈیوک آف آرگل لارڈ پرایویٹ سیل

صدر انجمن

بی سیپٹ اسڈوئیر سی بی

میمبران موجودہ

لفٹننٹ جی ایف آئی گریہیم صاحب
مولوی عبدالاحد صاحب
شیخ محمد جان صاحب
لالہ ہربنس لال صاحب
لالہ شیوبانک سنگہ صاحب
رای بلدیو بخش صاحب
منشی رام غلام صاحب
شاہ فرید عالم صاحب
قاضی عزیزالحق صاحب

لاله گوپی ناتهه صاحب
منشی کاشی پرشاد صاحب
ٹهاکر دت پنڈت صاحب
لاله متو لال صاحب
بابو شنبهو ناتهه صاحب
سعادت علیخان صاحب
بابو کینو رای صاحب
مدد علیخان صاحب
سید احمد خان

لفٹننٹ گریہیم صاحب نے مجلس کے روبرو اسطرح پر گفتگو کی ٭

ای صاحبوں میں اطلاع دیتا هوں که جناب هز گریس ڈیوک آف آرگل صاحب نے همارے سوسئیٹی کو اُسکے پیٹرن بننے سے جیسا که آنکی چٹهی کے انتخاب مفصله ذیل سے تمکو معلوم هوگا عزت بخشی هی اور اس سے سوسئیٹی کو ایک بهت دلیری هوگی اور یهه ایک ایسی عزت هی جو مجهکو یقین هی که یهه پہلی سوسئیٹی هی جسکو هندوستان میں ایسی عزت هوئی هی مجهکو یقین هی که تمام میمبر اس بڑی عزت سے جو همارے سوسئیٹی کو هوئی اور جو ایک ایسی عزت هی جس سے یهه ظاهر هی که ایک انگریزی حاکموں میں سے جو بهت آعلی مرتبه رکهتا هی اُسنے هندوستانیوں کی ترقی اور بهلائی میں سرگرم غرض ظاهر کی هی بهت خوش هونگے ٭

انتخاب چٹهی جناب هز گریس ڈیوک آف آرگل از دفتر پرائیوی سیل مورخه ۲۰ فروری سنه ۱۸۶۴ ع مقام دارالسلطنت لندن بنام لفٹننٹ گریہیم صاحب ٭

اگر میرے نام کا استعمال بطور پیٹرن کے کچھہ بھی فائدہ مند ہو
تو وہ آپ کو بہت مبارک ہو *

اوس چٹھی میں جس میں سے یہہ انتخاب لیا گیا ہی اور
معاملات کا بھی تذکرہ ہی جو سوسئیٹی سے علاقہ نہیں رکھتے
اسلیئے یہہ انتخاب صرف چھاپا جاتا ہی *

بعد اسکے سید احمد خان نے اسطرح پر گفتگو کی *

میرے معزز دوست لفٹننٹ گریہیم صاحب نے جو اسوقت
مژدہ سوسئیٹی کو سنایا در حقیقت یہہ ایک ایسا مژدہ ہی کہ
اسکے سبب ہماری سوسئیٹی جسقدر فخر کرے وہ سب بجا ہی
اور ہمکو جناب ہز گریس ڈیوک آف آرگل کا بھی اونکی مہربانی
اور توجہہ کے لیئے جو اونہوں نے ہماری سوسئیٹی کے مقاصد کی
ترقی کے معاملہ میں اپنے نام کے سبب دلیری دینے میں فرمائی
ہی نہایت احسانمند ہونا چاہیئے البتہ یہہ نہایت خوشی کی
بات ہی کہ ایک منتظم نے جسکو ہماری ملکہ معظمہ کی
سلطنت میں ایسی شہرت حاصل ہی از راہ مہربانی ہماری
سوسئیٹی کا مُربی ہونا قبول کیا اور میں جو کہ بانی اس
سوسئیٹی کا ہوں اس فخر اور خوشی کو جو اس خوش خبری
کے سُننے سے مجھکو ہوئی بخوبی ظاہر نہیں کر سکتا جسقدر
زیادہ ہندوستانی انگلستان کے بڑے بڑے ارکان سلطنت کے حال
سے واقف ہونگے اور جتنا زیادہ وہ اون لوگوں کو ایسی سوسئیٹیوں
میں غرضمند دیکھینگے جو اس ملک کی ترقی کے لیئے بنائی
جاویں اسقدر زیادہ انگلستان اور اسکے بہت بڑے صوبہ ہندوستان
میں اگرچہ اونمیں ہزاروں میل کا فاصلہ ہی رشتہ اور اتحاد بڑھتا

جاویگا اور مستحکم هوتا جاویگا جناب هز گریس ڈیوک اف آرگل کا هماري سوسئیٹي کا مُربي بنّا اس رشته میں ایک قدم رکھنا هی اور مجھکو اُمید هی که اور بھي بہت سے صاحب اونکي پیروي کرینگے اور اسطرح سے اهل هند انگلستان کے منتظموں کے حال سے جیسا که وہ اب واقف هیں زیاده واقف هوتے جاوینگے *

اب میں اسبات کي تحریک کرتا هوں که هماري سوسئیٹي کي جو کتاب چھاپے اوسکا سرنامه همیشه هز گریس ڈیوک اف ارگل پیٹرن سوسئیٹي کے نام سے زینت پاوے تاکه ایسے جلیل القدر حاکم کي جسنے هم هندوستانیوں کي بہتري کے لئے اپني فیاض مہرباني کو پیٹرن هونے سے ظاهر کیا هی همیشه کو یادگاري رهے *

جناب صدر انجمن نے اس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

بعد اسکے سید احمد خان نے تحریک کي که بعد اجلاس سابق کے مفصله ذیل صاحبوں کي درخواستیں میمبر هونے کے لئے آئي هیں اور میں تحریک کرتا هوں که وہ منظور کي جاویں *

لفٹننٹ گریہیم صاحب نے اس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

۱۵۸ — آر ایم اڈورڈ صاحب بہادر ڈاکٹر — بریلي
۱۵۹ — اڈسڈس فلپ ویب صاحب زمیندار — میرٹھه
۱۶۰ جے ڈبلیو کالیون صاحب اسسٹنٹ کمشنر مقام بیتول وسط هند
۱۶۱ — مولوي سراج حسین صاحب ڈپٹي کلکٹر مہوبه
۱۶۲ — منشي محمد صدیق صاحب متعلق سرشته نهر جمنا مظفرنگر

۱۶۳ — قاضي محمد ظہورالحق صاحب رئیس یوسف‌پور ضلع غازیپور

۱۶۴ — مولوي امانت اللہ صاحب رئیس غازیپور *

سید احمد خان نے بیان کیا کہ سیں‌ٹیفک سوسئیٹي جو اس سوسئیٹي کا نام بالفعل هی وہ میں نے جاری هیں اور بغیر مشورہ کسي انگریزي دوست کے رکھدیا تہا اور اب جو بعض انگریزي میمبروں نے اوسکے مناسب نہونے پر اعتراض کیا هی اسلیئے میں تحریک کرتا هوں کہ نام موجودہ کو کسي مناسب نام سے بدلا جاوے لیکن سوسئیٹي کا نام ترجمہ کي سوسئیٹي نہ رکہا جاوے کیونکہ جن مقصدوں کے لیئے یہہ سوسئیٹي قایم کي گئي هی اور جنکا ذکر قانون سوسئیٹي کي دفعہ ۲ میں هی وہ اِس نام سے اچہي طرح پر ظاهر نہونگے میري رائے میں اِسکا نام سوسئیٹي فار دي ڈفیوژن آف یوزفل نالج یعنے اشاعت علوم مناسب هوگا صدرانجمن نے مزکورہ بالا تحریک سے اتفاق کیا اور فرمایا کہ از روئي دفعہ ۳۹ قانون سوسئیٹي کے میمبران سوسئیٹي سے اِس معاملہ میں راے طلب کیجاوے سب میمبران موجودہ نے اِس سے اتفاق کیا *

سید احمد خان نے اسکے بعد صدرانجمن کي شکرگزاري کي تحریک کي اور لفٹننٹ گریہم صاحب نے اُسکي تائید کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

دستخط

جي سپنٹ

چیرمین *

نمبر ۴

روئداد کونسل کارپرداز سین ٹیفک سوسئیٹی

غازیپور ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۶۴ ع

عام اجلاس

پریسیڈنٹ اور صدر انجمن

بی سینٹ اسکوائر سی بی *

ویس پریسیڈنٹ

راے بالدیو بخش صاحب *

میمبران موجودہ

لالہ ھربنس لال صاحب

شیخ محمد جان صاحب *

سکرٹریان

لفٹننٹ جی اف گریھم صاحب بہادر

سید احمد خان *

سکرٹریوں نے اجلاس کے ملاحظہ کے لیئے مفصلہ ذیل ماہواری حساب آمدنی اور خرچ سوسئیٹی کابابت ماہ مرچ سنہ ۱۸۶۴ ع گزرانا *

آمدنی	روپیہ	آنہ	پائی
بقایای سابق خزانہ میں	۱۹۲۰	*	۹
بابت چندہ	۳۱۲	*	*
بابت قیمت روئداد نمبر اول دلسپیچ کلکتہ	۳	۱۰	*
	۲۲۳۵	۱۰	۹

خرچ	روپیہ	آنہ	پائی
تنخواہ بابو گنگا پرشاد بابت ماہ فروری سنہ ۱۸۶۴	۹۰	*	*
تنخواہ مولوی فیض الحسن صاحب بابت ماہ فروری سنہ ۱۸۶۴	۵۰	*	*
قیمت کاغذ بائی لاز	۳۰	۱۱	۴
جلد بندی بائی لاز	۱۰	*	*
قیمت کاغذ روئداد اجلاس ۱	۴۱	*	۹
جلد بندی روئداد نمبر ۱	۱۵	*	*
قیمت کاغذ روئداد نمبر ۲	۴	۸	۱۰
جلد بندی روئداد نمبر ۲	۳	*	*
	۲۰۹	۴	۱۱
باقیات موجودہ خزانہ	۲۰۲۶	۵	۸

سید احمد خان نے اطلاع کي که فہرست جدید کتابوں کي جو ترجمه کے لیئے پیش هوئي هیں ممبران کونسل مشير کے پاس بھیجي گئي هی ابھي تک سبکے پاس سے جواب نہیں آیا مگر اس خیال سے که عمله سوسئیٹي خالي نرهی مادتر صاحب کے خزانه علم میں سے فہرست علوم و فنون مروجه یورپ کا ترجمه جنکو لفٹننٹ گریہیم صاحب نے منتخب کر دیا هی اُردو زبان میں شروع هو گیا *

اسکے بعد صدرانجمن کا شکر ادا کیا گیا اور اجلاس برخاست هوا *

دستخط

ٹي سپيٹ

چیرمین *

نمبر ۵

روئداد سینٹیفک سوسئیٹی

علیگڈھ

۶ جون سنہ ۱۸۶۴ ع

معہ رپورٹ کونسل کارپرداز بابت ماہ اپریل و

مئی سنہ ۱۸۶۴ ع

الہ آباد

گورنمنٹ پریس میں چھاپی گئی

سنہ ۱۸۶۴ ع

روئداد نمبر ۵

سینٹیفک سوسئیٹی

علیگڈھ — ۶ جون سنہ ۱۸۶۴ع

عام اِجلاس واسطے خاص کار کے

پیٹرن یعنی مربي سوسئیٹي

هز گریس ڈیوک آف آرگال لارڈ پریوي سیل

صدر انجمن

ڈبلیو جے براملي صاحب اِسکوئیر

بسبب تبدیل ہونے سیداحمدخان کے غازیپور سے علیگڈھہ کو ہیڈ کوارٹر سوسئیٹي کا بموجب دفعہ ۲ قانون سوسئیٹي کے علیگڈھہ میں آگیا اور اِس مقام پر اُسنے پہلا اِجلاس کیا اور تمام مجمع کي منظوري سے جناب ڈبلیو جے براملي صاحب اِسکوئیر نے صدر انجمن کي کرسي پر اِجلاس فرمایا *

جو کہ مجمع میں بہت سے ایسے لوگ تہے جنکو مطالب اور مقاصد مقرر سوسئیٹي سے آگاہي نہیں تہي اِس واسطے سیداحمدخان نے مجمع

کے سامنے تمام مطالب اور مقاصد اِس سوسئیٹي کے تقرر کے اور نیز
اُسکا آغاز اور حالات اُسکے ترقي پانے کے اور آج تک جو کچھہ کارروائي
سوسئیٹي میں هوئي تھي اُس سب کو بیان کیا اور جناب بي سیپٹ
صاحب اِسکوئیر سي بي اور لفٹننٹ جي ایف آئي گریہم صاحب
بہادر کي جنکي بےبہا محنت اور کوششوں سے اِس سوسئیٹي نے ایسي
جلد ترقي پائي مجمع کو یاد دلائي اور بیان کیا که سوسئیٹي کہیں
رهے همیشه اُن صاحبوں کي مربیانه سعي اور کوشش کي مقروض
رهیگي *

بعد اِسکے راجه جي کشن‌داس صاحب نے مفصله ذیل گفتگو کي *

حضرات من

هم سب پر جناب باري کا شکر لازم اور فرض عین هی که آج واسطے
اِنصرام ایک نہایت پسندیده اور مستحسن کام کے که نتیجه اُسکا رفع
جہالت هندوستان اور ترقي علم همکشوران کا هی جمع هوئے هیں
میں خیال کرتا هوں که ایسا کوئي فرد بشر نه هوگا جو فوائد علمي اور
عملي سے ناواقف هو علي‌الخصوص علم انگریزي کو عنایت ایزدي سے وه
ترقي روزبہه حاصل هی که محسود زمانه هی ماشاءالله جو جو کتب علوم
و فنون کي اِس زبان میں جمع هیں وه بےتکلف نایاب هیں هماري سرکار
انگریزي نے جو به قوت علمي تار برقي اور ریل اور اِسي طرح کے اَور کام جاري
کیئے هیں وه علم انگریزي کي ایک ادنیٰ شاخ هی اور هم سب هندوستاني
اُنسے عرصه سے فائده اُٹھاتے هیں اور براءالعین ملاحظه کرتے هیں مگر اِس
وقت اِس قدر ناواقف هیں که ایجاد اُنکي کس طرح هوئي بلکه متحیر
هیں که یهه کیا اِسرار غیبي هی *

مجھکو اپنے هموطنوں کے حال پر افسوس آتا هی که یهه کیسي
جہالت کي حالت میں پڑے هیں اگر اِن حضرات کو کاش اپني
جہالت هي کا علم آئے تو بھي توقع کسي قدر بہبودي کي هو بڑا رنج تو
یهه هی که باوجود ایسي خراب حالت کے اپنے تئیں نہایت دانا اور

هوشیار سمجھتے ہیں جسکا نتیجہ یہہ ہی کہ ہر طرح کے علوم و فنون کي تحصیل میں کوشش کرنے سے محروم رهتے ہیں واجب تو یہہ تھا کہ اپنے آبا و اجداد کے حالات پر خیال کر کے اُنکي هي طرح علوم و فنون کے ایجاد کرنے میں اور حاصل کرنے میں خود بخود کوشش کرتے اور اهل هند کا نام نہ ڈبوتے *

ای میرے دوستو اور ای میرے هم‌جنسو اب تک جو کچھہ غفلت اور سستي تم سے هوئي اُسکا تو کچھہ تلافي نہیں مگر برای خدا اب بھي خواب غفلت سے چونکو اور هوشیار هو کہ ایسا وقت مشکل سے هاتھہ آئیگا یہہ خدای تعالی نے تمھیں کو نصیب کیا هی تم سے پہلے کسي کو نہیں دیا هی کہ ایک نہایت عمدہ تربیت یافتہ خیرخواہ خلائق قوم کے زیر عاطفت تمکو آباد کیا جنکے عہد دولت میں کوئي کسي طرح کا جھگڑا بکھیڑا سوای تمھاري ذاتي فکر معاش اور معاد کے تمھارے ذمہ نہیں اب تمکو کسي فن کے ایجاد کرنے کي ضرورت نہیں تمھارے حکام یعني صاحبان انگریز بہادر نے سب کچھہ نہایت کوششوں اور محنتوں سے مہیا کر رکھا هی اور جي سے تمھاري بہتري اور بھلائي چاهتے ہیں تمام ذخیرہ علوم و فنون کا تمھارے واسطے موجود هی پھر تمکو اُسکے لینے میں سستي کرنا یہہ کیسي کم نصیبي هی *

ای میرے عزیزو جہالت اور تساهل اور غفلت کے نتیجے دیکھو اور سوچو اگر سمجھہ میں نہ آویں تو اپني اور اپنے هم‌وطنوں کي موجودہ خراب حالت کو دیکھو کہ یہي نتیجہ جہالت اور سستي اور کاهلي اور خود بیني اور خود مطلبي کا هی برعکس اِسکے علوم و فنون اور محنت اور مستعدي کے فائدوں پر نظر ڈالو اور وہ ظاهر ہیں تمام اهل یورپ کي عزت اور ثروت اور لیاقت سے کہ یہہ سب کچھہ اُنکي محنت اور سعي اور علوم و فنون کے نتیجے ہیں *

یہہ کہا جا سکتا هی کہ اب تک کوئي سہل طریقہ علوم و فنون مروجہ یورپ کے حاصل هونے کا سمجھہ میں نہیں آتا تھا لیکن اب جو یہہ تدبیر یعني تقرر سین‌تیفک سوسئیتي کا سید احمد خان صاحب

نے صرف اپني عالي همتي سے محض اپنے هموطنوں کي بهلائي کے ليئے کيا هی يهه نهايت عمدہ تدبير هی اِس ميں صرف تهوڑا سا صرف کرنے سے آپ کو اور اپني اولاد کو اور اپنے جميع هموطنوں کو نهايت عمدہ فائدہ پهنچ سکتا هی اب اِس ميں جو شريک نهو اور مدد نه کرے اُسکي بدبختي اور بدنصيبي اور ناداني کے سوا اَور کيا سمجها جاوے *

اي صاحبو هرچند که دل ميں بهت کچهه ولوله اُٹهتا هی مگر زياده سامع خراشي مصلحت نهيں کيونکه هوشياروں کو اِشاره هي کافي هوتا هی اِس دعا پر گفتگو ختم کرتا هوں که خداےتعالی همکو اور همارے جميع هموطنوں کيا هندو کيا مسلمان سب کو توفيق حصول علم دے اور اُنکے دلوں ميں رفاه عام پيدا کرے آمين ثم آمين *

بعد اِسکے سيداحمدخان نے اِطلاع کي که اخير اِجلاس اِس سوسئيٹي کا جو ۱۱ اپريل سنه ۱۸۶۴ع کو غازيپور ميں هوا اُسکے بعد اَور بهت سے صاحبوں کي درخواستيں واسطے شريک هونے سوسئيٹي کے بطور ميمبر کے ميرے پاس آئي هيں اور بموجب دفعه ۹ قانون سوسئيٹي کے واسطے منظوري ميمبروں کے کم سے کم سات ميمبروں کي موجودگي درکار هی اور جو که اِس مقام پر نيا اِجلاس اور پهلا اِجلاس هی اِس واسطے بموجب دفعه ۸ قانون سوسئيٹي کے جن صاحبوں کي درخواستيں اِجلاس سے قبل يا عين اِجلاس کے وقت آ گئي هيں وه سب بطور ميمبر منظور شده کے تسليم کيئے جاتے هيں چنانچه صاحبان مفصله ذيل بطور ميمبر سوسئيٹي کے تسليم کيئے گئے *

۱۶۵ ڈبليو جے براملي صاحب بهادر جج ضلع عليگڈهه *

۱۶۶ جے ايچ پرنسپ صاحب بهادر کلکٹر و مجسٹريٹ عليگڈهه *

۱۶۷ مسٹر اي ٹي اٹکنو صاحب بهادر اسسٹنٹ کلکٹر و مجسٹريٹ ضلع عليگڈهه *

۱۶۸ لاله اجودهیاپرشاد صاحب منصف مرزاپور *
۱۶۹ حکیم نصیرالدین صاحب تحصیلدار جونپور *
۱۷۰ مولوي محمد حفیظالدین احمد صاحب منصف درجه اول علیگڈهه *
۱۷۱ مولوي امرالله صاحب وکیل صدر عدالت آگره *
۱۷۲ قاضي محمد مددحسین صاحب وکیل سرکار علیگڈهه *
۱۷۳ محمد عنایت‌الله‌خان صاحب تعلقدار بهیکم‌پور ضلع علیگڈهه *
۱۷۴ محمد مردان‌علي‌خان صاحب رئیس مرادآباد مقیم آگره *
۱۷۵ پنڈت جانکي‌پرشاد صاحب تحصیلدار و صدر منصرم بندوبست تحصیل پٹني ضلع پرتاب‌گڈهه ملک اودهه *
۱۷۶ بابو گنیش‌پرشاد چوبے صاحب سردفتر انگریزي جوڈیشل کمشنر ناگپور *
۱۷۷ محمد عبدالشکورخان صاحب تعلقدار بهیکم‌پور ضلع علیگڈهه *
۱۷۸ منشي محمد عبدالعزیز صاحب سررشتهدار فوجداریه علیگڈهه *
۱۷۹ منشي گورسرن‌داس صاحب تحصیلدار کول *
۱۸۰ چوبے موهن‌لعل صاحب تحصیلدار هاترس *
۱۸۱ پنڈت اجودهیاناتهه صاحب وکیل صدر و سیکرٹري وکٹوریا کالج آگره *
۱۸۲ مصر گوپال‌سهاے صاحب منصف جلیسر *
۱۸۳ راجه ٹیکم‌سنگهه صاحب بهادر رئیس مُرسان *

۱۸۴ محمد امداد علي خان صاحب تعلقه‌دار پهاسو ضلع بلندشهر *
۱۸۵ محمد غلام حيدر خان صاحب پيشكار تحصيل كول *
۱۸۶ مير سيد محمد صاحب تحصيلدار سكندره ضلع كول *
۱۸۷ قاضي محمد لطافت حسين صاحب وكيل عدالت كول *
۱۸۸ سيد محمد كمال الدين حسين صاحب تحصيلدار دليپ نگر ضلع اِٹاوه *
۱۸۹ لاله بدري پرشاد صاحب وكيل عدالت كول *
۱۹۰ محمد نظام علي خان صاحب صدر انسپكٹر عليگڈهه *
۱۹۱ مير سيد محمد صاحب تحصيلدار سكندرآباد ضلع بلندشهر *
۱۹۲ محمد آغاجان صاحب انسپكٹر عليگڈهه *
۱۹۳ سيد ذاكر حسين صاحب منصف هاترس *
۱۹۴ حكيم عبدالقادر خان سربراهكار محمد فيض احمد خان تعلقه‌دار دتاولي *
۱۹۵ بخشي نندكشور صاحب رئيس هاترس *
۱۹۶ محمد معشوق علي خان صاحب تعلقه‌دار چكاتهل پرگنه اترولي *
۱۹۷ محمد لطف علي خان صاحب رئيس چهتاري *
۱۹۸ محمد ارشاد علي خان صاحب رئيس سعدآباد *
۱۹۹ محمد احمد علي خان صاحب رئيس بدهانسي ضلع عليگڈهه *
۲۰۰ راؤ كرن سنگهه صاحب رئيس بروالي ضلع عليگڈهه *
۲۰۱ محمد نصرت خان صاحب *
۲۰۲ محمد دوست خان صاحب رئيس پنڈراول *

۲۰۳ بابو درگاپرشاد صاحب وکیل *
۲۰۴ دوبے گوجرمل صاحب *
۲۰۵ لاله موتی‌لعل صاحب رئیس هاترس *
۲۰۶ لاله دهنی‌رام صاحب رئیس هاترس *

بعد اِسکے کونسل کارپرداز کا تقرر حسب تفصیل ذیل عمل میں آیا اور بالاتفاق منظور هوا *

پریسیڈنٹ اور صدر انجمن

۱ جناب ڈبلیو جے براملی صاحب اِسکوئیر *

وئیس پریسیڈنٹ

۲ جے ایچ پرنسپ صاحب بهادر *
۳ راجه جی‌کشن‌داس صاحب بهادر *

میمبران

۴ مولوی محمد حفیظ‌الدین‌احمد صاحب منصف *
۵ قاضی محمد مددحسین صاحب *
۶ محمد عنایت‌الله‌خان صاحب *
۷ بخشی نندکشور صاحب *
۸ محمد غلام‌حیدرخان صاحب *
۹ لاله بدری‌پرشاد صاحب *

سیکرتریان

۱۰ اِی مانتگو صاحب بهادر *
۱۱ سیداحمدخان *

بعد اِسکے سیداحمدخان نے مجمع سے یہہ گفتگو کي *

اى صاحبو میں نے ابھي جو سوسئیٹي کے حال پر گفتگو کي اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ جب یہہ سوسئیٹي جاري ہوئي تو صدر انجمن اِس سوسئیٹي کے مسٹر بي سپیٹ اِسکوئیر سي بي ہوئے تھے اور جب ہماري سوسئیٹي کے جاري ہونے کا وقت یاد آئیگا تو اُسکے ساتھہ یہہ بهي کبهي بهولا نہ جائیگا کہ اول صدر انجمن ہماري سوسئیٹي کے جو ہوئے وہ مسٹر بي سپیٹ اِسکوئیر سي بي تھے اُنکي کوشش اور محنت جو اِس سوسئیٹي پر اُنهوں نے صرف کي نہایت بڑي قدر کے لائق هی قانون ہماري سوسئیٹی کا اُنهیں کي پر غور فکر اور دور اندیش نظر سے مرتب ہوا اور تمام اعضاء سوسئیٹي نے اُنهیں کي تدبیر سے اِنتظام پایا سوسئیٹي کو ہرگز توقع نہیں تهي کہ ایسا جلد اُنکي جدائي کا غم اُٹهاوے مگر حقوق اُنکے سوسئیٹي کے ذمہ ایسے ہیں کہ احسان‌مندي ہمیشہ کي ادا کرني چاهیئے اِس لیئے میں تحریک کرتا ہوں کہ مسٹر بي سپیٹ اِسکوئیر سي بي ہماري سوسئیٹي کے لیئے ایف آنریري چیرمین بنئے جاویں تاکہ جب کبهي ہماري سوسئیٹي ایسي نصیبہ‌ور ہو کہ مسٹر بي سپیٹ اُس میں شریک ہو سکیں تو ہماري سوسئیٹي اپنے اول صدر انجمن کے تحت میں ہونے سے اپنے تئیں خوش نصیب دکہلاوے *

مسٹر ڈبلیو جے براملي صاحب بہادر چیرمین نے اِس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور ہوئي *

بعد اِسکے سیداحمدخان نے کہا کہ پہلے اِجلاس میں میمبران کونسل مشیر نے مختلف کتابوں کو ترجمہ ہونے کے لیئے نامزد کیا تها چنانچہ اُن کتابوں کي فہرست مرتب کر کے واسطے طلب راے کے ہر ایک میمبر کونسل مشیر کي خدمت میں بهیجي گئي تهي جو جوابات کہ اُنسے اُسکے اوپر حاصل ہوئے اُنکا خلاصہ بذریعہ ایک نقشہ کے معہ اصل چٹهیات کے پیش کرتا ہوں تاکہ جن کتابوں کا ترجمہ شروع ہو وہ معین کر دي جاویں *

صدر انجمن نے بعد ملاحظہ اُن رایوں کے فرمایا کہ بالفعل ممبران کونسل مشیر کي کثرت راے مفصلہ ذیل کتابوں کے ترجمہ کي طرف پائي جاتي ھی اِس واسطے اِن کتابوں کا ترجمہ اور تالیف بترتیب ذیل شروع کي جاوے *

۱ ایک مختصر رسالہ بیان میں یورپ کے علوم و فنون کے جو مانڈر صاحب کے خزانہ علم میں سے تالیف کیا جاویگا *

۲ پہلا دوسرا تیسرا اور چوتھا باب آدم اِسمتھ صاحب کي کتاب کا جو قوموں کي ترقي دولت کے بیان میں ھی *

۳ تاریخ ھندوستان مؤلفہ الفنسٹن صاحب *

۴ رسالہ بھاپ کي کلوں کے بیان میں مصنفہ ڈبلیو جے ایم کورن رین‌کاین صاحب *

۵ تاریخ جدید ھندوستان مؤلفہ مارشمین صاحب بشرط اِجازت مصنف *

۶ ایک اچھا بڑا نسخہ جغرافیہ کا جو کئي انگریزي جغرافیوں سے تالیف کیا جاوے *

۷ رسالہ یورپ کے آلات کشتکاري کے بیان میں جو کئي انگریزي کتابوں سے تالیف کیا جاویگا *

۸ تاریخ چین زبان فارسي مترجمہ محمدزماں عرف فرنگي‌خان اصل انگریزي مصنفہ ایک پادري صاحب کي جس میں بیان ھی چین کي صورت اور پیداواریوں اور علوم اور فنون اور مذھب اور رسومات سلطنت مورخہ چھٹھي صدي *

۹ ایک کتاب بطور فہرست کے جس میں عمدہ عمدہ مشرقی کتابوں کے نام ہونگے اور مصنفوں کے نام اور تاریخ تصنیف اور نام زبان جس میں وہ کتاب ہو اور کچھہ کیفیت اُسکے مضمون کي اور اُن لوگوں کے نام جنکے کتب خانہ میں وہ ہوں *

۱۰ رسالہ اثر کہربائي جس میں عملي اور علمي دونوں مذکور ہیں معہ بہت سي تصویروں کے مصنفہ بیکول صاحب *

۱۱ رسالہ جیالوجي یعني اُس علم کا جس میں انقلابات زمین کا بیان ہی معہ بہت سي تصویروں کے مصنفہ جان فلپس صاحب *

۱۲ تاریخ ایران مصنفہ سر جان مالکوم صاحب *

۱۳ تاریخ بھوپال مصنفہ سر جان مالکوم صاحب جسکا انتخاب کیا جاویگا اُنکي تاریخ ہندوستان سے *

۱۴ مسلمانوں کے عہد کي تاریخ اسپین جو تالیف کي جاویگي تاریخ عربوں اسپین مصنفہ کانڈے صاحب اور اسپین کے عربوں کے علوم کي تاریخ مصنفہ شیخ ابي العباس المقري اور تاریخ اسپین مصنفہ کالي کٹ صاحبہ میں سے *

۱۵ رسالہ علم فلاحت یعني کشتکاري مصنفہ لاؤبي صاحب *

۱۶ تاریخ اسکندر اعظم مصنفہ ایرین صاحب *

۱۷ مغلیہ دربار جہانگیر کے کرّ و فر کا بیان مصنفہ برنیر صاحب *

۱۸ رسالہ علم طبعیات جو نہایت پسندیدہ اور آزمودہ ہی مصنفہ جے جے گریفن صاحب *

۱۹ کلک صاحب کے آخر نسخہ کي چوتھي اور پانچویں فصل *

۲۰ واٹلي صاحب کي کتاب منطق *

۲۱ متعدد رسالہ حکمت قدرت کے ویل صاحب کے سلسلہ میں سے *

۲۲ جنرل کننگھیم صاحب کی رپورٹ اُن تلاشوں کی جو اُنھوں نے صوبہ بہار اور گورکھپور میں کیں *

۲۳ رسالہ ہیئت یا کئی دنیاؤں کا ثبوت مصنفہ ویول صاحب *

۲۴ رسالہ پہاڑوں کی شہادت مصنفہ ملر صاحب *

۲۵ بکل صاحب کی دوسری جلد کا چھٹا باب جس میں نتیجے نکالنے کی حکمت کی عظمت کا بیان ہی *

۲۶ میکس ملر صاحب کی کتابیں در باب علم سنسکرت *

۲۷ مواعظ سکندر مصنفہ ارسطو *

۲۸ پولیٹکل اکونومی یعنی اِنتظام مدن مصنفہ سینیر صاحب *

بعد اِسکے سیداحمدخان نے مولوی سراج‌حسین صاحب میمبر مکاتبت کا خط مندرجہ ذیل واسطے غور مجمع کے پیش کیا اور وہ خط معہ راے اُن میمبروں کے جنھوں نے اُسپر راے لکھی واسطے غور اور رپورٹ کے بموجب ضمن ۲ دفعہ ۴۸ قانون سوسئیٹی کے کونسل کار پرداز کے سپرد ہوا *

خط مولوی سراج‌حسین صاحب
بنام
سیداحمدخان سیکرٹری سین‌تیفک سوسئیٹی

دو رسالہ مطبوعہ یافتہ ممنون شدم و شکر او تعالیٰ شانہ بجا آوردم در باب فوائد اِرادہ سامیہ و مدح ہمت عالیہ نوشتن فضولی میدانم کہ دیگران نوشتہ اند و وجہہ شکر کردن اینکہ بعد فراغ از کتب درسیہ مرا شوق فنون ریاضیہ گرفت و رسالہ دبر جبر و مقابلہ ترجمہ نمودہ انگریزی از رسالہ برج صاحب بدستم آمد مطالعہ آن باعث تحصیل قدرے از زبان انگریزی شد تا آنکہ اِستعداد مطالعہ کتب ریاضیہ و طبعیہ بہ عنایت اِلہی حاصل شد و بسیارے از کتب انگریزیہ از کلکتہ و اِنگلنڈ طلب داشتم و بعضے

ازآن را ترجمهٔ در فارسي و اُردو کردم و تدبیرها نمودم که قیام من در شهرے
شود که تدریس فنون زبان انگریزي بذریعه ترجمهها نمایم بلکه وقتیکه در
اورئي ڈپٹي کلکتر بودم درخواست مدرسي مدرسه لکهنؤ کرده بودم مگر
مرادم حاصل نه شد اکنون که هموطن خود را باني این امر یافتم شکر
کردم که اگرچه مطلب بدست من نه برآمد لیکن در حیاتم دیدم که بر
دست شفیقے دیگر برآمد من فخر خواهم کرد بر اینکه مرا شریک مجمع
خود خواهید ساخت بالفعل هنڈوي مبلغ سیکه ملفوف است آینده
را مي بینم و دیگر دوستان را هم ترغیب شرکت مجمع عالي که موجب
ثواب است خواهم داد إنشاالله‌تعالی در فهرست مجمع عالي بسیارے از
ارباب دانش و علم را مي بینم لهذا چیزے در باب ترجمه کتب نوشتن از
قبیل حکمت بلقمان آموختن و زیره بکرمان بردن میدانم مگر بعضے از
معلومات خود مي نویسم که شاید پسند اُفتد *

اول اینکه اگر کتب در عربي ترجمه نموده شوند پس باید که
مضامین از کتب عالیه و دقیقه ماخوذ باشند مثل کتاب منطق
و إلهیات هملتن صاحب و کتب ریاضیه ڈیمارگن صاحب و پیکاک
صاحب و امثال اینها ورنه نزد میر زاهد و صدره خوانان قدرے معتدبهه
ترجمهها را نخواهد بود *

دوم اینکه کتبیکه براے فائده عوام ترجمه شوند پس در فن
کیمیا و فنون طبعیه و طبیه و پولیٹکل اکونومي و علم فلاحت باشد که
ازآن فائده عاجله دنیاویه هم حاصل مي توان شد حاکم مصر چند طلبهٔ
صاحب إستعداد را در ملک فرانس فرستاده بود طلبه مذکور فنون
یوروپ را در زبان فرانسیسي خوانده اکثر کتب را در زبان عربي ترجمه
کردند و ترجمهاے مذکور نهایت خوب اند و از تحریر تیلر صاحب
مدرس مدرسه دهلي که در سنه ۱۸۳۶ع کرده بودند واضح بود که
حاکم مذکور اکثر ترجمه ها را بسرکار بطریق تحفه فرستاده بود و در دکن
و حیدرآباد اکثر کتب طبیه در زبانهاے مشرقیه مترجم شده اند اگر
معرفت بعضے از صاحبان مجمع این ترجمهها طلب داشته شوند مشقت
ترجمه کمتر خواهد شد *

سوم اینکه خیال این امر ضرور باشد که بشرط امکان در غازیپور یا جاے دیگر مدرسه مختصر مقرر شود که درآن سامان اعمال فنون عملیه طبعیه به متعلمین سهل الوصول باشد که بدون معلم و سامان از کتب حاصل شدن عمل نهایت مشکل است *

چهارم اینکه اهتمام بلیغ در طبع کتب تاریخ نباشد که فن مذکور براے جمیع دیگر فنون مثل پولیتکل وغیره نهایت خوب است لیکن چون دیگران ازآن فنون‌هاے مذکوره جمع کرده اند اکنون اهل زمان مارا ضرورت استخراج جدید نمانده مگر اینکه مقصود تفنن و تفریح باشد *

پنجم اینکه اُردو را اکثر بر فارسي در ترجمه ترجیح باید داد که اکنون شوق فارسي کم است و از تکمیل آن چندان فائده نیست *

ششم اینکه در ترجمه‌هاے فنون شرکت اشخاصیکه فنون مروجه در عربي خوانده باشند ضرور باشد زیرا که در فنون طبعیه و ریاضیه تحلیلیه است که حکماے یوروپ سبقتے بر اهل یونان برده اند فنون طبعیه را بالفعل میگذارم و حال فنون ریاضیه تحلیلیه این است که اکثر قیاسهاے آن بصورت شکل ثالث مي باشند که نتیجه کلیه گاهے نمي دهد چه از هر ا ب است و هر ا ء کلیتاً لازم نمي آید که هر ب ء است و همین است وجهه اینکه مي گویند که براے فلان قاعده استثناءها است و وجهه کلي بودن بعضے نتائج نه بجهت صورت شکل میباشد بلکه بجهت خصوصیت ماده که قضایاے موجهه ریاضیه اکثر بجهت خصوصیت طرفین کلیتاً منعکس مي باشند و شکل ثالث راجع به شکل اول میگردد یعني باین صورت هر ب ا است و هر ا ء واین ظاهر است که نتیجه کلیه خواهد داد پس مترجم یا اصلاح قیاس خواهد کرد یا بر نقصان آن متنبهه و اقلاً اینکه واقع نخواهد شد که صورت کسر به شمار کننده و مخرج آن به نسب‌نما ترجمه شود اگرچه این امور خفیف اند مگر اضحوکه اطفال عربي خوانان میگردند نقل سارتیفکت پرنسپل

لکہاؤ کہ ازان شوق راقم در مانحن فیہ معلوم شود براے ملاحظہ ملفوف است زیادہ زیادہ والسلام خیر ختام ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع از مقام چرکہاري متصل مہوبا در بوندیلکھنڈ *

سید احمد خان کي راے مذکورہ بالا خط پر

اول فقرہ سے اِس خط کے میں بالکل اِتفاق کرتا ہوں اور تمنا رکھتا ہوں کہ میمبران کونسل مشیر خصوصاً ایم کیمسن صاحب جو ہمارے اضلاع کي تعلیم کے مُربي ہیں اِسکے مضمون پر غور فرماویں اِتنا اَور لکھنا مجھکو مناسب ہی کہ جس سبب سے عربي طلباء انگریزي کتابوں کا شوق اور اُنکي قدر نہیں کرتے اُسکا مقدم سبب یہہ ہی کہ انگریزي میں جو بڑي دقیق اور عالي عالي مضامین کي کتابیں ہیں وہ اُن تک نہیں پہنچائي گئیں اور یہي کتابیں ہیں جو اُنکي عالي اِستعداد کے مناسب ہیں *

بلحاظ دوسرے فقرہ کے میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہہ بات بہت ضرور ہی کہ سوسئیٹي ایسي ایسي کتابوں کا جنکي اُس خط میں سفارش ہی ایک معقول کتب خانہ جمع کرے لیکن مجھکو افسوس ہی کہ ہماري سوسئیٹي کي موجودہ مسکین حالت میں یہہ مطلب نہیں بر آ سکتا لیکن میں تحریک کرتا ہوں کہ کونسل کار پرداز اِس معاملہ پر خوب غور فرماوینگے *

بلحاظ تیسرے فقرہ کے مجھکو اُمید ہی کہ سوسئیٹي کا ایک علمي مدرسہ قائم ہونے کي جو اچھي تدبیر دکھائي گئي ہی وہ تھوڑے عرصہ میں عمل میں آوے *

چوتھے فقرہ کے منشاء سے بالکل اِتفاق نہیں میرے نزدیک ہندوستانیوں کو علم تاریخ کي ایسي ہي بڑي ضرورت ہی جیسي اَور علموں کي *

پانچویں فقرہ میں جو مشورہ آمیز مناسب رائے ترجمہ کے لیئے مقدم زبان اُردو کو قرار دینے کی نسبت دی گئی ہی میں اتفاق کرتا ہوں *

بلحاظ چھٹھے فقرہ کے میں بیان کروں کہ سوسئیٹی نے پہلے ہی سے اِس امر پر بہت سی توجہہ کی تھی چنانچہ مولوی فیض الحسن صاحب کو سوائے انگریزی مترجم کے سوسئیٹی نے نوکر رکھا ہی اُنکا عربی علوم و فنون کا علم اور اُنکی قابلیت ایسی مشہور ہی کہ اُسکے بیان کی کچھہ حاجت نہیں جو کام اُنکے سپرد کیا گیا ہی وہ اُس کام کی انجام دہی کے از بس لائق ہیں *

بعد اِسکے سید احمد خان نے مفصلہ ذیل چٹھی از طرف لفٹننٹ جی ایف آئی گریہم صاحب آنریری سیکرٹری سوسئیٹی کے پیش کی جس میں اُنھوں نے ایک عمدہ تدبیر سوسئیٹی کے اغراض کی ترقی کی پیش کی ہی جو اُسکے ملاحظہ سے واضح ہوگی اور واسطے غور و رپورٹ کے کونسل کار پرداز کے سپرد ہوئی *

چٹھی لفٹننٹ جی ایف آئی گریہم صاحب آنریری سیکرٹری سوسئیٹی مورخہ ٢٧ مئی سنہ ١٨٦٣ع مقام اعظم گدھہ

بنام

سید احمد خان

میری رائے ہی کہ جو لوگ ہم میں سے سوسئیٹی کے زر و بازو دونوں سے مدد کرنا چاہیں وہ اپنی کمیٹیاں بنائیں اور کونسل مشیر کی مرضی سے آپس میں کسی کتاب کا ترجمہ کرنا ٹھہرا لیں ہر ایک اُسکا کچھہ کچھہ ترجمہ کرے اور بعد تمام ہونے کے اپنے اپنے حصہ کو سوسئیٹی کے ہیڈ کوارٹر میں نظر ثانی ہونے کے واسطے روانہ کر دے اِس قسم کے ترجمہ کی نظر ثانی کرنیوالے کی جو کچھہ تنخواہ ہو منجملہ اُنکے پانچ روپیہ ماہواری مجھکو دینا منظور ہی اِس کام کے لیئے ساٹھہ روپیہ ماہواری کا آدمی درکار ہوگا اور مجھکو یقین ہی کہ اِس کام کی مدد میں گیارہ

اور ممبر هر ایک پانچ پانچ روپیه منظور کرینگے اگر سال بهر میں اِس طرح تین یا چار کتابیں بهي ترجمه هو جایا کریں تو سوسئیتي کو اِس تدبیر سے بهت فائدہ پهنچیگا اِس میں کچهه شبهه نهیں هی که همارے هندوستاني ممبروں میں بهت سے اول درجه کے انگریزي طالب علم هیں اُنسے دریافت کیا جاوے که آیا اِس کام کے واسطے اپنا کچهه وقت وہ صرف کرنے کو راضي هیں ایک شخص سے تو میں واقف هوں اور وہ رام‌کالي چودهري منصف بلیا ضلع غازیپور هیں اُنکو اِس کام کي لیاقت اور خواهش دونوں هیں میں جانتا هوں که میرے دوست ایلیت صاحب بهي اِس کام میں شریک هونگے اگر همکو مثلاً بارہ ممبر جنکو یهه امر منظور هو دستیاب هوجاویں تو کوئي کتاب پسند کرلیں اور اُسکا بارهواں حصه هر ایک کے پاس بهیج دیا جاوے *

بعد اِسکے سیداحمدخاں نے ترجمه تاریخ مصر کا جو بالکل طیار هی مجمع کو ملاحظه کرایا اور یهه بات بیان کي که ابهي تک تصفیه اِس بات کا نهیں هوا تها که اِسکے بعد کونسي کتاب ترجمه کي جاوے اِس لیئے کسي منظور شدہ کتاب کا ترجمه شروع کرنے میں مجبوري تهي مگر میں نے عمله سوسئیتي کا بیکار بیٹها رهنا نامناسب تصور کر کے اُنکو هدایت کي تهي که جب تک کوئي کتاب منظور هو اُس وقت تک رولن صاحب کي قدیم تاریخ میں سے وہ حصه جس میں یونان کي تاریخ هی اور مانڈر صاحب کے خزانه علم میں سے اُن علوم و فنون کا اِنتخاب جو یورپ میں مروج هیں ترجمه کریں چنانچه یونان کي تاریخ کا ترجمه قریب اختتام کے هی اور مانڈر صاحب کے خزانه علم میں سے قریب نصف کے اِنتخاب هو چکا هی مگر اِن دونوں پر نظر ثاني باقي هی اگرچه رولن صاحب کي تاریخ کا وہ حصه جس میں یونان کي تاریخ هی اُن کتابوں کي فهرست میں مندرج نهیں هی جو ترجمه کے لیئے منتخب هوئي تهیں مگر قبل مرتب هونے اُس فهرست کے عمله سوسئیتي کے پاس کچهه کام نه تها اور عملۀ سوسئیتي کا خالي رکهنا مناسب نه تها اِس سبب سے میں نے اُنکو اُسکے ترجمه کي هدایت کي تهي معهذا رولن صاحب کي تاریخ کو میں هندوستانیوں کے لیئے نهایت مفید سمجهتا هوں یهه

سچ هی که رولن صاحب کي تاريخ بهت پوراني کتاب هی اور اُسکے
بعد بهت سي نئي تحقيقاتيں هوئي هيں اور اُس زمانه سے جب
که رولن صاحب نے تاريخ لکهي تهي ايک بهت عمده اور اچها ماده تاريخ
کا موجود هی ليکن جو لوگ هندوستان کے حال سے واقف هيں جنکي
بهبودي کے ليئے يهه سوسئيټي قائم هوئي هی وه بخوبي جانتے هونگے
که اهل هند جو اب تک ايسي بري حالت ميں پڑے هوئے هيں اِسکا
سبب بجز اِسکے اَور کچهه نهيں هی که اُن لوگوں کو اپنے ملک کي
بهتري اور اپنے هموطنوں کي بهلائي اور رفاه عام کا مطلق خيال نهيں هی
کوئي شخص يهه بات نهيں کهه سکتا که هندو جو اِس ملک کے اعلي
باشندے هيں فهانت اور تيزفهمي ميں کچهه کم هيں کيونکه يهي ايک
قوم تهي جو اگلے زمانه ميں نئے نئے فنون کے ايجاد کرنے ميں اور نازک
نازک خيالات کے ظاهر کرنے ميں مشهور تهي مسلمان جو بطور غير ملکي
لوگوں کے يهاں آباد هوئے اُنکي ذهانت اور نيز شوق علوم و فنون ميں
کچهه کمي نهيں هی که ظاهر هی که مسلمانوں نے حکمت اور فلسفه اور
رياضي کو يونانيوں سے حاصل کيا اور پهر اُنکو اپني محنت اور اپني
طبيعت کے نتيجه سے کيسے اعلي درجه پر پهنچايا جسپر اُنکے مصنفوں
کي کتابيں گواهي دے رهي هيں يهه بات سچ هی که هندوستان کي
سب قوموں کو ميں متمول نهيں کهه سکتا مگر باايں همه ايسي حالت
بهي هندوستان کي نهيں هی که جو اپنے ملک اور اپنے بهائي بندوں اور
اپنے هموطنوں کي بهلائي ميں کچهه روپيه صرف نه کر سکيں مگر افسوس
هی که بهت کم لوگ هيں جو ايک پيسه بهي ايسے اُمور ميں صرف
کرنے سے خوش هوں هاں البته ايسے آدمي لاکهوں بلکه کروروں
نکلينگے جو اپني شيخي اور اپني جهوټهي نامآوري کے ليئے هزاروں
روپيه بےفائده صرف کرنے کو موجود هونگے پس يهه کيا هی يهه
نتيجه هی اُسي بات کا که اُن لوگوں کے دل ميں بيغرضانه رفاه
عام کا مطلق خيال نهيں رولن صاحب نے اپني تاريخ ميں اور
خصوصاً يونان کي تاريخ ميں اِن مطالب کو ايسي عمده تقرير سے بيان
کيا هی جو دل کے بيچ ميں بيټهتي هی اور جو شخص هندوستان
کي بهلائي چاهنے والا هوگا وه اول يهي بات چاهيگا که هندوستانيوں کے

دل میں رفاہ عام کی طرف متوجہہ ہونا بیٹھے کیونکہ جب ہندوستانیوں کو رفاہ عام اور اپنے ملک کی بہتری کا خیال ہوگا تو ہم ایسی سوسئیٹیاں جیسی کہ یہہ ہی آؤر بہت سی قائم کر سکینگے اور ہر ہر ضلع اور قصبہ میں عمدہ عمدہ مدرسے صرف ہندوستانیوں کے خرچ سے قائم ہو سکینگے اور چند ہی سال میں ہندوستان علم میں ایسا تل سکیگا کہ جس جہالت کی تاریکی میں اب ہندوستان پڑا ہوا ہی اُس سے بہت جلد نکلیگا اور بلا شبہہ تاریخ میں یہہ بات یادگار رہیگی کہ انگریزوں کی بدولت جو ایک تربیت یافتہ اور انسان کی بھلائی چاہنے والی قوم ہی ہندوستان جہالت کے گڑھے میں سے نکلا پس اِس وقت میں ہندوستانیوں کے حق میں اِس بات کے دریافت ہونے سے کہ نیل کا مخرج وہ صحیح ہی جو رواں صاحب نے لکھا ہی یا جو اسپیک صاحب نے بیان کیا یا یہہ کہ یونان کا فلاں بادشاہ فلاں سنہ میں ہوا تھا یا فلاں سنہ میں اِس بات کا جاننا بہت مفید ہی کہ مصریوں نے تمام دنیا کی قوموں سے پہلے کس طرح علوم و فنون میں ترقی پائی تھی اور یونانیوں نے صرف اپنے وطن کے خیرخواہ ہونے سے کس طرح علوم و فنون میں اپنے تئیں نامآور کیا پس یہہ باعث تھا جو زمانہ بیکاری عملہ سوسئیٹی میں مجھکو اِس بات پر لے گیا کہ میں نے اُنکو ہدایت کی کہ اپنے خالی رہنے کے دنوں میں یونان کی تاریخ کا ترجمہ کرو *

جناب چیرمین صاحب نے بعد سننے اِس گفتگو کے تحریک کی کہ مناسب ہی کہ واسطے مشتہر ہونے اِس ترجمہ کے بعد نظر ثانی کے ممبران کونسل مشیر سے باشارہ اِس گفتگو کے جو کہ سیداحمدخان نے کی راے طلب کی جاوے *

راجہ جیکشنداس صاحب نے اِس تحریک کی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوئی *

اِسکے بعد سیداحمدخان نے منجملہ ذیل کتابوں کا تونیشن اِجلاس کے روبرو پیش کیا *

۱ جنرل ایشیاٹک سوسئیٹی نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۴ع -- } از طرف سیکرٹری ایشیاٹک سوسئیٹی
۲ منتخب العلم --
۳ عمارات المعروفہ --
۴ تذکرۃ العاقلین -- } از سید احمد خان
۵ مفرح القلوب --
۶ مرآت الحرکت --

بعد اِسکے سید احمد خان نے صدر انجمن کی شکر گذاری کی تحریک کی اور راجہ جیکشن داس صاحب نے اِسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوئی *

(دستخط) ڈبلیو جے براملی
چیرمین

کونسل کارپرداز

روئداد نمبر ۵

بابت ماہ اپریل و مئی سنہ ۱۸۶۴ع

علیگڈھہ — ۶ جون سنہ ۱۸۶۴ع

اجلاس عام

پریسیڈنٹ اور صدر انجمن

ڈبلیو جے براملي صاحب اِسکوئیر

وئیس پریسیڈنٹ

جے پرنسپ صاحب اِسکوئیر

راجہ جی کشن داس صاحب بہادر

میمبران ۔

مولوي حفیظ الدین احمد

قاضي محمد حسین

محمد عنایت اللہ خان

بخشي نند کشور

محمد غلام حیدر خان

لالہ بدري پرشاد

سیکرٹریان

اے مانٹگو صاحب

سید احمد خان

سید احمد خان سیکرٹری نے مفصلہ ذیل حساب آمدنی اور خرچ سوسئیٹی بابت ماہ اپریل و مئی کے گذرانا *

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۴ع

آمدنی

		روپیہ	آنہ	پیسہ
باقیات موجودہ خزانہ بغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع	--	۲۰۲۶	۵	۸
زر چندہ	--	۳۸۸	*	*
قیمت نسخہ جات روئداد	--	۲	۸	*
		اعـــ اساعـــ ۱۳ء ۸ پائی		

خرچ

		روپیہ	آنہ	پیسہ
تنخواہ بابو گنگا پرشاد بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع	--	۶۰	*	*
تنخواہ مولوی فیض الحسن صاحب بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع	--	۵۰	*	*
بابت ڈاک ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۸۶۴ع		۱۳	۱۱	۹
بابت ٹکٹ رسیدات ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۸۶۴ع	--	۱	۱۵	*
تنخواہ محرر بابت ۲۱ یوم مارچ سنہ ۱۸۶۴ع	--	۶	۱۲	۳
		ماعـــ ۷ء		

باقی

اعـــ ماسعـــ
۶ء ۸ پائی

بابت ماه مئي سنه ۱۸۶۴ع

آمدني	روپیه	آنه	پائي	خرچ	روپیه	آنه	پائي
باقیات موجوده خزانه لغایت ۳۰ اپریل سنه ۱۸۶۴ع --	۲۲۸۴	۹	۸	ٹکٹ محصول ڈاک بابت مئي سنه ۱۸۶۴ع --	۱۱	۸	*
زر چنده --	۱۹۳			ٹکٹ رسیدات ماه مئی سنه ۱۸۶۴ع		۸	*
				تنخواه بابو گنگاپرشاد بابت ماه اپریل سنه ۱۸۶۴ع --	۶۰	*	*
				تنخواه مولوي فیض الحسن صاحب بابت ماه اپریل سنه ۱۸۶۴ع	۵۰	*	*
				تنخواه محرر بابت ماه اپریل سنه ۱۸۶۴ع	۱۰	*	*
اعـ اسامعـه ۶م ۸ پائي				ماعـه			

باقي

اعـ سماطعه
۶م ۸ پائي

بعد اِسکے سید احمد خان نے بیان کیا که میں نے یهه تدبیر کي هی که تاریخ مصر جسکا سوسئیٹي نے ترجمه کیا هی الهآباد کے گورنمنٹ پریس میں چھاپي جاوے میں نے جناب ولیم میور صاحب کو جو سوسئیٹي کے کار و بار میں سرگرمي رکھتے هیں تاریخ کے گورنمنٹ پریس میں چھپنے کے باب میں لکھا تھا اُنکے جواب کي چٹھي کا خلاصه ذیل میں مندرج هی جس سے یهه ظاهر هوتا هی که صاحب موصوف بھي اُسپر کسي قدر سربراهي کي نظر رکھنے میں سوسئیٹي کو ممنون کرینگے اِس لیئے میں تحریک کرتا هوں که مجمع اِس تجویز کو منظور کرے *

خلاصہ چٹھي جناب وليم ميور صاحب بنام سيداحمد خان سيکرٹري سين‌ٹيفک سوسئيٹي *

ميں نے ڈاکٹر کننگھم صاحب سوپرنٹنڈنت گورنمنت پريس سے اِس تاريخ کي نسبت گفتگو کي اور آپ کو معلوم هو که وہ نہايت عمدہ طرز اور بڑي اِحتياط سے چھاپي جاويگي اُسکے پروف آپ کے پاس جانے چاهيئيں اور آپ اُنکو صحيح کيا کريں مجھکو اُنکي تصحيح کي فرصت نهوگي ليکن آپ کي تصحيح کے بعد آخر پروف ديکھنے سے ميں خوش هونگا اِس نظر سے که مجھکو معلوم رهے که بدرستي تمام وہ چھپتي هے اور عام ظهور کتاب کا خوبصورت هے ڈاکٹر کننگھم صاحب کي راے هے که يهه سب سے عمدہ تدبير هے *

پريسيڈنت صاحب نے مذکورہ بالا تحريک کي تائيد کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

بعد اِسکے راجه جےکشن‌داس صاحب نے لاله بولاقي‌داس کے سوسئيٹي کا خزانچي مقرر هونے کي تحريک کي *

اِس تحريک کي مسٹر جے پرنسپ صاحب نے تائيد کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

بعد اِسکے صدر انجمن کا شکريه ادا کيا گيا اور مجمع برخاست هوا *

(دستخط) ڈبليو جے براملي
چيرمين

نمبر ۶

سینٹیفک سوسئیٹی

کونسل کارپرداز کا عام اجلاس خاص کام کے لیئے

علیگڈھ

۱۶ اگست سنہ ۱۸۶۴ع

الہ آباد

گورنمنٹ پریس میں چھاپا گیا

سنہ ۱۸۶۴ع

اشتہار

سینٹیفک سوسئیٹی کي طرف سے اُن میمبروں کي خدمت میں جو اِس مقام میں تشریف نہیں رکھتے یہہ التماس هی کہ کونسل کارپرداز کي اِس رو داد سے جو اُنکي خدمت میں پہنچتي هی واضح هوگا کہ سوسئیٹي کے بہت سے میمبروں اور اِس ضلع کے رئیسوں نے اپني فیاضي سے واسطے بنانے ایک مکان متعلق سوسئیٹي کے اور جمع کرنے ایک بہت عمدہ ذخیرہ کتابوں کے اور فراهم کرنے آلات علوم و فنون کے چندہ دیا هی اگر اَور کسي میمبر کو بھي اِس کام میں مدد کرني منظور هو اور اپني فیاضي سے اُن کاموں کے لیئے چندہ دینا چاهیں اُسکي اِطلاع معہ مقدار زر چندہ کے پندرهویں نوامبر تک سیکرتر سوسئیٹي کو فرماویں *

اگر کوئي صاحب بعوض زر نقد کے عمدہ عمدہ کتابیں قلمي خواہ چھاپہ یا آلات متعلق علوم و فنون کے عنایت کرینگے تو سوسئیٹي نہایت شکرگذاري سے اُسکو منظور کریگي *

سید احمد

سیکرتر سینٹیفک سوسئیٹي

روئداد نمبر ۶

سيئن تيفک سوسئيٹي

کونسل کار پرداز کا عام اجلاس خاص کام کے ليئے

علیگڈھه — ١۶ اگست سنه ١٨۶۴ع

پيٹرن يعني مربي سوسئيٹي

هزگريس ڈيوک آف آر کل لارڈ پريوي سيل

صدر انجمن

ڈبليو جے براملي صاحب اِسکوئر

سوسئيٹي کے گذشته اجلاس ميں جو ۹ جون سنه ١٨۶۴ع کو هوا تها مولوي سراج حسين صاحب کي طرف سے اِس بات کي تحريک هوئي تهي که مصر ميں جو کتابيں بزبان عربي ترجمه هوئي هيں اُنکو سوسئيٹي اپنے کتب خانه ميں جمع کرنے کي تدبير کرے *

اِس تحريک پر کونسل کارپرداز نے غور کي اور يهه بات قرار پائي که صرف اُنهيں کتابوں کے جمع کرنے سے جو مصر ميں ترجمه هوئي هيں مقاصد سوسئيٹي کے بطور کافي حاصل نهيں هو سکتے بلکه سوسئيٹي کو اُمور مفصله ذيل کے انجام هونے کي فکر کرني چاهيئے *

اول يهه که مکان وسيع واسطے اجلاس سوسئيٹي کے بنايا جاے که جس ميں سوسئيٹي کا اجلاس هوا کرے اور تمام کتابيں اور اسباب متعلق سوسئيٹي کا بحفاظت اور آراستگي اُس ميں رکّها رهے *

دوسرے یہہ کہ سوسئیٹی کے متعلق ایک عام ذخیرہ ہر قسم کے علوم و فنون کی کتابوں انگریزی اور فارسی اور عربی اور اُردو اور سنسکرت کا کیا قلمی اور کیا چھاپہ جمع کرنا چاہیئے اور یہہ کتب خانہ بطور عام کتب خانہ کے رہیگا اور ہر شخص کو بموجب اُن قواعد کے جو کونسل کارپرداز مقرر کریگی اُن کتابوں سے فائدہ اُٹھانے کا موقع حاصل رہیگا *

تیسرے یہہ کہ جمیع قسم کے علوم و فنون کے آلات جو یورپ میں مروج ہیں اور جنکے ذریعہ سے طالب علموں کو ہر قسم کے علوم و فنون کے تجربہ دکھائے جاتے ہیں سوسئیٹی کو جمع کرنے چاہیئیں کیونکہ اِبتدا سے سوسئیٹی کی خواہش ہی کہ ہر مہینہ میں دو تین دفعہ بذریعہ لکچروں کے اور دکھانے تجربوں کے ہندوستانیوں کو یورپ کے علوم و فنون کی نئی تحقیقاتیں بخوبی سمجھائی جاویں *

محمد عنایت اللہ خان صاحب رئیس بھیکمپور نے اِن تدبیروں کے پورا ہونے کے لیئے زیادہ تر اپنا شوق ظاہر کیا اور یہہ صلاح دی کہ اِن اُمور کے اِنجام ہونے کے لیئے چندہ جمع کیا جاوے اور کونسل کارپرداز ایک عام اجلاس میں اِن تمام مطالب کو لوگوں پر ظاہر کرے تو غالباً سب لوگ چندہ دینگے اور یہہ اُمور بخوبی انجام پاوینگے اور اُنھوں نے خود ایک ہزار روپیہ دیکر اِس چندہ کی فہرست میں اپنا اول نمبر قائم کیا چنانچہ میمبران کونسل کاربرداز نے اُنکی راے سے اتفاق کیا اور آج واسطے انجام پہنچانے تدابیر موصوفہ کے اُسکا عام اجلاس ہوا اور اکثر رئیسان ضلع اور میمبران سین‌ٹیفک سوسئیٹی جمع ہوئے *

سید محمد محمود چھوٹے بیٹے بانی سوسئیٹی نے چیرمین سے اِجازت لیکر مجلس سے انگریزی اور اُردو میں اِس طرح پر گفتگو کی *

ای صاحبو جب سے میں نے جانا کہ اِس ضلع کے رئیسوں نے سین‌ٹیفک سوسئیٹی کے لیئے ایک عالی شان مکان بنانے کا اور ایک ذخیرہ کتابوں کا اور بہت سی مفید کلیں جمع کرنے کا اِرادہ کیا ہی میں نے اُمید کرنی شروع کی اقبالمندی اِس ضلع اور اُسکے باشندوں کی

جب کہ یہہ قصد پورے ہو جاوینگے تو تم دیکھوگے کہ یہہ ضلع علم کا گھر کہلایا جاویگا اور اُسکے اقبال کي صبح صادق کي روشني ہر چہار طرف کے ملکوں کو شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک روشن کریگي اور اِس وقت میں اُمید کرتا ہوں ای صاحبو کہ تم ایسا کوئي اَوْر ضلع اقبالمند اپنے شمال مغرب اضلاع میں نہ پاؤگے جو برابري کر سکے اِس ضلع کي تم اِسے خوب جانتے ہو ای صاحبو علم ہي وہ چیز ہی جو آدمي کو حیوان سے تمیز کراتا ہی اور اگر ہم میں علم نہیں ہی اور ہم اپنے ہمجنسوں میں علم کے پھیلانے کي کوشش نہیں کرتے ہیں تو ہم بھي حیوانوں سے اچھے نہیں ہیں *

مثلاً ایک آدمي جو اُٹھتا بیٹھتا ہی عالم آدمیوں میں مگر اُنکي اچھي اچھي باتیں نہیں سمجھہ سکتا ہی ٹھیک مانند ایک حیوان کے ہی جو کہ آیا ہی ایک گروہ آدمیوں میں اور اُنکي باتیں نہیں سمجھہ سکتا پس ای صاحبو اب تم دیکھتے ہو کہ جاہل ایسے ہیں عالموں کے سامنے جیسے کہ حیوان آدمیوں کے سامنے علم ایسي ایک میٹھي چیز ہی جب کہ ہمنے ایک دفعہ اُسکا مزہ چکھہ لیا ہی ہم کوئي اَوْر چیز ایسي مزہدار اور مفید دنیا میں نہیں پاوینگے خصوصاً جب دیکھتے ہیں عجائبات قدرت کے یاد کرو ای صاحبو کتنا خوش ہوا تھا بن جیمن فرینکلن جب کہ اُسنے بجلي کو بادلوں سے بوسیلہ ایک ریشم کي تکل کے اُتارا کہ وہ اِتنا خوش ہوا کہ اُسکو شادي مرگ ہونے کو تھي تم تب خوش ہوگے اِس سوسئیٹي سے جب لیکچرز ایک متعدد اقسام کے عجائبات پر دیئے جاوینگے اور کلوں سے وہ عجائبات دکھائے جاوینگے میں بہت تمنا رکھتا ہوں تم سب صاحبوں سے کہ مدد کرو اِس سوسئیٹي کي ای صاحبو اِتني جتني کہ تم کر سکو *

چند لفظ اَوْر کہتا ہوں میں ای صاحبو کہ میں نے درخواست کي اپنے باپ سے دینے کو مجھے ایک بڑي رقم روپیوں کي تاکہ میں بھي ایک ڈونیشن سوسئیٹي کو دوں مگر اُنھوں نے جواب دیا کہ یہہ بہتر ہوگا میرے لیئے دینے کو اپنے ہي پاس سے بچاکر کچھہ اُس مطلب کے

لیئے اپنے روزمرہ کے خرچوں میں سے میں نے اِس نصیحت کو بہت پسند کیا اور اب میں نظر کرتا ہوں ایک ڈونیشن پانچ روپیہ کا واسطے کتابوں کے اور دس روپیہ کا واسطے مکان کے اپنے ذاتی خرچ روزمرہ سے بچاکر اور اُمید کرتا ہوں آنریبل چیرمین سوسئیٹی کی عزت کرینگے میری اِس ناچیز مدد کے قبول کرنے سے *

بعد اِسکے سید احمد خان نے مجمع کے روبرو مفصلہ ذیل گفتگو کی *

ای صاحبو چند روز ہوئے جب پہلا اِجلاس سوسئیٹی کا اِس مقام پر ہوا تو میں نے کچھہ تھوڑا سا حال مقرر ہونے سوسئیٹی کا اور اُسکے ترقی پانے کا بیان کیا تھا مگر اب میں اِجازت چاہتا ہوں کہ اِس مجمع میں منشا اور مقصد تقرر اِس سوسئیٹی کا بیان کروں تاکہ آپ سب صاحبوں کو معلوم ہو کہ اِس سوسئیٹی سے ہمارے ہم وطن ہندوستانیوں کو کیا کیا فائدے پہنچنے متوقع ہیں اور یہہ بھی آپ سب صاحبوں کو معلوم ہو کہ جب تک ایک عام تائید اِس سوسئیٹی کو نہ پہنچیگی تو مقاصد اِس سوسئیٹی کے پورے نہیں ہو سکینگے اگر ہوئے بھی تو نہایت آہستہ آہستہ پورے ہونگے اور اُنھوں نے سوسئیٹی کے مقاصد اور فوائد پھیلانے علم کے بذریعہ ترجموں کے مجمع سے بخوبی بیان کیئے جیسے کہ روئداد نمبر ایک میں مندرج ہیں اور اپنی گفتگو کے سلسلہ میں سید احمد خان نے مسٹر ھاکس صاحب کی رائے مندرجہ ذیل کا حوالہ دیا جو ایک جلسہ کی بنیاد پر جسکا مقصد ہندوستان میں علم کا پھیلانا تھا اُنھوں نے لکھی تھی *

ہندوستانیوں کے خیالوں اور عادتوں کے بہت تجربہ سے میں یہہ نتیجے نکالتا ہوں کہ کتابی علم کے اصلی فوائد سے وہ ناواقف ہیں اور اِس بڑے مقصد کو وہ کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھتے کہ بہت سے لوگوں کو زندگی کے اصلی کاروبار کی طرف کار آمدنی ہونے کی نظر سے برانگیختہ کریں یا علم سے عمل تک آہستہ آہستہ ایک پل بناویں تاکہ لاکھوں میں سے ایک حکیم بیکن یا ایک حکیم نیوٹن پیدا ہونے کا اتفاق ہووے بلکہ ہر ایک عمل کرنے والا کسان اور تاجر اور پیشہ ور اُنھیں اُصول تک رسائی

رکھتا ھی جو اُسکے روزمرہ کے کاروبار کے تحت میں ھیں اور علم کو بطور
پیشہ کے کام میں لانے والے لوگ عام سمجھہ کے دباؤ میں مطمئن ھیں
پس یہہ مقصد جو میرے نزدیک قومي تعلیم کے اصلي مقصد ھیں
ھندوستان میں مطلق خیال میں نہیں گذرتے جیسے کہ تھوڑا عرصہ ھوا
کہ یورپ میں بھي اُنپر توجہہ نہ تھي اور یہي غفلت اِس غمگین اور
یقیني بات کا سبب ھی کہ ھندوستاني اپني اصلي زبان سے متنفر اور
غافل رھنے کے عادي ھیں اور انگریزي یا سنسکرت یا فارسي کے سیکھنے
کا شوق صرف اُس قوت یا فائدہ کي توقع سے رکھتے ھیں جو اُنکے
خاص ـ خاص سیکھنے والوں کو حاصل ھیں اب میري یہہ راے ھی
کہ اگر ھندوستان کو ھم کتابي تعلیم سے فائدہ پہنچانا چاھیں تو وہ
اِس طرح پر ھو کہ جس طرح ھم اُسکو اپنی سلطنت یا قوانین
سے فائدہ پہنچاتے ھیں یعني ھمکو لازم ھی کہ اکثروں تک رسائي کر کے
کتابي علم کو شائع کریں اور اُس رکاوٹ سے جس میں وہ پڑا ھی اُسکو
آزاد کریں اور اِس سے اپنا اصلي اِرادہ اور مقصد یہہ ٹھہرائیں کہ اُن
مقصدوں مذکورہ بالا سے ھندوستانیوں کي حالت اصلي تبدیل ھو جاوے
مناسب یہہ ھی کہ علم کو ایسي شی ٹھہراؤ جس سے ھرروز فائدہ حاصل
ھو اور اُسکي تحصیل میں جہاں تک ممکن ھو آساني ھو یہہ سب
میري خواھشیں ھیں اور اِس لیئے میں ملکي زبان کے ذریعہ کو علم
پہنچانے کے لیئے حد سے زیادہ ترجیح دیتا ھوں کیونکہ وہ آسان ھی
اور جو علم اُسکے ذریعہ سے پہنچایا جاتا ھی وہ عملي طور سے بہت
مؤثر ھوتا ھی اور اُسکے وسیلہ سے علم کثرت سے پھیلتا ھی میري راے
یہہ ھی کہ ھندوستان میں ایک پختہ علم پیدا کرنا اور لوگوں میں علم
کي خواھش کو بھڑکانا اور اُن زبانوں کو جو ملک میں بولي جاتي ھیں
علم کے آلہ بننے کے قابل کرنا یہہ ایسے بڑے کام ھیں جو علانیہ مسلسل
تدبیروں کي حاجت رکھتے ھیں جنسے اُنکو تعلیم کے لیئے مدد پہنچے
اور اُنھیں سے تعلیم نہایت عمدہ اور بہت مؤثر ھوسکتي ھی میري
خواھش یہہ ھی کہ ھندوستان میں ایک گروہ مغرب کے ایسے قابل
لوگوں کا مقیم کیا جاوے جو ایسي کتابوں اور کتابوں کے حصوں کے
پسند کرنے کي لیاقت رکھتے ھوں جنسے ھندوستان میں ھماري مستحکم

علم کي اصليت بخوبي رواج پاوے اور اُن لوگوں کے ساتھہ هندوستان
کے لوگ انگريزي اور هندوستاني شامل کيئے جاويں تاکہ يہہ سب
بالاتفاق هندوستان کي عام زبانوں ميں اُس اصليت کو نہايت دلچسپ
اور موثر صورت سے شائع کريں کيونکہ جس کام کا آغاز اچھي طرح سے
کيا جاتا هي وہ حقيقت ميں بقدر نصف کے پورا هوجاتا هي پس
آؤ هم هندوستان کے لوگوں کو ايک دفعہ سيدهي راہ دکھاويں اور پھر وہ
اُسکي خود پيروي کرينگے مگر اِس امر ميں کامياب هونے کے واسطے
همکو اپنے علم کي اصليت نہايت دلچسپ صورت ميں اور عمدہ ترتيب
کے ساتھہ پيش کرنا چاهيئے علم اور تعليم پر جو کوشش اور توجہہ صرف
کي جاتي هي اُسکا عوض اُس وقت تک کبهي نہيں هو سکتا هي
جب تک کہ جمہور علم اور تعليم کے مربي نہيں بن جاتے اور جمہور
اُس وقت تک اُسکے مربي نہيں بنتے جب تک کہ زندگي اور اُسکي
مقتضيات علم و تعليم سے کام نہيں ليتے اور يہہ ايک ايسا نتيجہ هي
جسکو هم يورپ ميں بتدريج حاصل کر رهے هيں مگر کل هي کي
بات هي کہ يورپ ميں يہہ حال تها کہ اهل علم اور معلم تباہ حال
اور قابل نفرت کے تهے ميں علم اور تعليم کو ايسا کرنا چاهتا هوں کہ
هندوستان ميں جمہور اُسکے مربي بن جاويں اور ميں ايک ايسے
کام کے انجام کي پيشين گوئي کرتا هوں جو اِس قدر زمانہ دراز ميں
پورا هوگا جتنا کہ هندوستان ميں اور يورپ ميں ضايع هو چکا هي بشرطيکہ
علاج مکتفي کيا جاوے *

جب کہ يہہ سوسئيٹي مقرر هوئي تهي تو اُسکے معاونوں نے يہہ
خيال کيا تها کہ صرف ترجمہ کرنا کتابوں کا واسطے رواج دينے يورپ
کے مفيد علوم و فنون کے اور يورپ کي روشن ضميري کا عکس هندوستانيوں
پر ڈالنے کو کافي نہوگا بلکہ يہہ بات ضرور هوگي کہ نئے نئے علوم و فنون
جو يورپ ميں ايجاد هوئے هيں اُنکا اِمتحان اور تجربہ بهي بذريعہ
کلوں کے هندوستانيوں کو دکهايا جاوے تاکہ هندوستاني هرچيز کي
حقيقت سے واقف هوں اور خود اُسکا امتحان و تجربہ اپني آنکهوں سے
ديکهہ کر روشن ضميري حاصل کريں *

اى صاحبو کسی ملک کی دولت کی ترقی صرف اُن دو مقدم صورتوں سے هوسکتی هی ایک بذریعہ تجارت کے جو اپنے ملک میں اور غیر ملک میں کی جاوے دوسرے ترقی پیداوار زمین سے هندوستان کی غیر ملکی تجارت کو چند برس سے بہت ترقی هوئی هی مگر پھر بھی هميشه لاکھوں آدمی زمین کی پیداوار سے غرض رکھتے هیں اور هميشه رکھینگے پس اى صاحبو پیداوار کی ترقی پر همکو نہایت توجہہ کرنا چاهیئے *

اى صاحبو میں دیکھتا هوں کہ اِس مجلس میں بہت سے رئیس اور تعلقہدار جنکو زمین سے علاقہ هی وہ موجود هیں اور مجھکو یقین هی کہ وہ اِس بات کو خوب جانتے هونگے کہ هندوستان کی زمین کی پیداواری روز بروز کم هوتی جاتی هی جن صاحبوں نے کہ بندوبست کا کام کیا هی وہ خوب جانتے هیں کہ جو پیداوار زمین کی پچاس برس پیشتر تھی وہ اب نہیں سرکاری کاغذات بندوبست کے جو دفتروں میں موجود هیں اگر اُنپر غور کی جاوے تو بھی یہہ بات ثابت هوگی کہ زمین کی پیداواری میں روز بروز تنزل هی اى صاحبو کیا یہہ همارا فرض نہیں هی کہ هم اِس نقصان کے رفع کرنے پر جہاں تک ممکن هو کوشش کریں اور اپنے تئیں اور اپنے ملک کو اور اپنی گورنمنٹ کو فائدہ پہنچاویں *

سب صاحبوں کو معلوم هی کہ بموجب تجویز رائٹ آنریبل و سر چارلس وڈ صاحب کے هندوستان کے اِس حصہ میں بندوبست استمراری عمل میں آ رها هی اب تم جو کچھہ ترقیاں پیداوار میں باطمینان کروگے اُس سب کا فائدہ تم هی کو هوگا *

علم فلاحت کا هم هندوستانیوں میں بالکل معدوم هو گیا هی زمیندار اُنہیں اُصول پر کاشت کرتے آتے هیں جو هزاروں برس هوئے کہ اُنکے باپ و دادا کے استعمال میں تھے اور اُن قباحتوں سے جو نامناسب تردد اور بُرے موسموں سے اور اُن بُری رسموں سے کہ زمین کو کچھہ فرصت نہیں دیتے اور فصل درفصل چین تردد کرتے هیں جو برائیاں پیدا هوتی هیں اُنسے ناواقف هیں اور نئے نئے طریقے جو ترقی زراعت

کے لیئے یورپ میں ایجاد ہوئے ہیں اور نئی نئی کلیں جو یورپ میں لگائی گئی ہیں اور جس سے زراعت کے کار و بار میں بہت آسانی ہوگئی ہی ہندوستانی مطلق اُنسے واقفیت نہیں رکھتے اگر اُنکا رواج دیا جاوے اور ہندوستانی بھی علم فلاحت سے جو یورپ میں ایجاد ہوا ہی اور اُن مفید کلوں سے واقف ہوں تو کچھہ شبہہ نہیں کہ بذریعہ ترقی پیداوار زمین کے ہندوستان کی دولت کو بھی بہت ترقی ہو *

یہہ بات سچ ہی کہ ہندوستان کی زمین کثرت پیداواری میں ملکوں میں مشہور ہی لیکن اگر اُس عمدہ زمین میں کاشتکاری علمی قاعدہ سے ہو تو اَوْر زیادہ ترقی ہونی متصور ہی بہت سی اجناس ہندوستان کی پیداواری کی ایسی ہیں کہ جو اَوْر ملکوں کی اجناس کے مقابلہ میں ناقص اور بری ہیں لیکن اگر یہاں کے کاشتکار علم فلاحت کی تمام شاخوں سے واقف ہوں تو بلا شبہہ یہاں کی اجناس پیداوار بھی اَوْر ملکوں کی اجناس پر سبقت لیجاوے ورنہ اُنکے مثل تو ضرور ہو جاوے یہہ بات ہمیشہ ہوتی ہی کہ اگر کسی ملک میں کوئی جنس اچھی پیدا نہیں ہوتی تو یہہ بات کہی جاتی ہی کہ وہاں کی زمین اُس جنس کے لائق نہیں ہی یہہ بات کسی قدر سچ ہو مگر اِسکے ساتھہ بلا شبہہ یہہ بات بھی ہوتی ہی کہ ناقص جنس کا پیدا ہونا اکثر بہ سبب ناواقفیت فن زراعت کے ہوتا ہی *

اِس بیان کے ثبوت پر رائل صاحب کے رسالہ میں سے جو در باب پیداوار ہندوستان کے ہی چند فقروں کا خلاصہ میں آپ کو سناتا ہوں رائل صاحب لکھتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں انگلستان کے کاشتکار کاشتکاری کے باب میں کچھہ سلیقہ نہ رکھتے تھے اور یہی سبب تھا کہ باوصف سعی و کوشش کے وہ اپنے مقصد پر کامیاب نہوتے تھے اور تعجب یہہ ہی کہ سبب اِس ناکامیابی کا یہہ بیان کرتے تھے کہ زمین اِنگلستان کی کاشتکاری کے قابل نہیں ہی اور اُسکی آب و ہوا کشتکاری کے لیئے ناموافق ہی ایسا ہی حال اب ہم ہندوستان کی زمین کا سنتے ہیں کبھی یہہ سنا جاتا ہی کہ ہندوستان کی زمین ایسی قابلیت

نہیں رکھتی که اُس سے بہت عمدہ قسم کی روئی حاصل کی جاوے اور اچھی قسم کا تماکو وہاں پیدا ہو سکے ہندوستان کا پٹسن نہایت بُرا گنا جاتا ہی ہندوستان کی افیون ترکستان کی افیوں سے بُری گنی جاتی ہی امریکہ کا چاول ہندوستان کے چاول سے بہت بہتر ہوتا ہی غرض که اِس بات کا ثابت کرنا کچھہ مشکل نہیں ہی که جیسا پیشتر اِنگلستان میں ہوتا تھا ہندوستان میں بھی وہی حال ہی که جو باتیں عدم سلیقه اور مہارت فن کشتکاری سے وقوع میں آتی ہیں زمین کی غیر قابلیت پیداواری سے منسوب کی جاتی ہیں اگر ہندوستان میں بھی اُنہیں اُصول اور طریقوں پر عمل کیا جاوے جنپر مہذب اور تربیت یافته ممالک فرنگ میں ہوا ہی تو یہه توقع کرنا خلاف عقل نہوگی که ہندوستان میں بھی کشتکاری بےشک و شبہه ترقی پکڑیگی جیسا که اِنگلستان میں اُسنے ترقی پائی *

صاحب موصوف اُسی کتاب میں ایک اَور مقام پر لکھتے ہیں که اِنگلستان میں چند سال گذشته سے خصوصیات آب ہوا اور نباتات پر خیال رکھنا شروع ہوا ہی اور علم کیمیا کی ترقی سے خواص اراضی اور اُس ہوا کے جو کرہ زمین کو محیط ہی اِنقلابات دریافت کرنے کی مدد حاصل ہوئی ہی اور برون صاحب اور ہمبولٹ صاحب اور ڈیوی صاحب کی تصانیف سے اور رائیٹ صاحب کی تحقیقاتوں سے جو جو غلطیاں که پیشتر بسبب تاثیر کرنے ہوا اور زمین وغیرہ کے نباتات پر واقع تھیں وہ ایک قلم جاتی رہیں اور جو باتیں که اُسکے لیئے فائدہ رکھتی تھیں دریافت ہو گئیں اِس سبب سے فنون کشتکاری نے ترقی و اِصلاح پائی یہی صورت ترقی نباتات کے باب میں ہندوستان میں بھی ہو سکتی ہی اگر وہاں بھی جہد و سعی سے واقفیت کلی ساتھہ جزئیات اِس فن کے حاصل کی جاوے *

ای صاحبو فقرات مذکورہ بالا سے آپ کو یقین ہوا ہوگا که ہندوستان کی زمین کی بھی ایسی حالت ہی که اگر فن فلاحت سے واقفیت حاصل کر کر اُس میں کشتکاری کی جاوے تو بلا شبہه اُسکی پیداوار کو به نسبت حال کی پیداوار کے بہت زیادہ ترقی ہو اِنہیں دو برس کے عرصه

میں تمنے دیکھا کہ بسبب ایک اتفاقیہ واقع کے ہندوستان نے روئي کي تجارت میں کیسي دولت حاصل کي اگر علم فلاحت کے ذریعہ سے ہم اپنے ملک کي روئي کو عمدہ پیدا کریں کہ امریکہ کي روئي پر فوق لے جاوے تو کس طرح ہمارا ملک ہمیشہ کو دولت سے نہال ہوجاویگا *

اِن مطالب کے حاصل کرنے کے لیئے سوسئیٹي کا ارادہ ہی کہ علم فلاحت کو بھي ہندوستان میں بخوبي رواج دے اور انگریزي زبان میں جو اِس فن کي عمدہ کتابیں ہیں اُنکو بھي اپنے ملک کي زبان میں ترجمہ کرے اور یہہ بھي ارادہ ہی کہ تمام مفید کلیں جو کشتکاري سے علاقہ رکھتي ہیں وہ کلیں اور اُنکے نمونے اِنگلستان سے منگائے اور لوگوں کو اُنکا فائدہ دیکھائے اور اُنکا اِستعمال سکھائے پس یہہ مقصد اور اوٗر منشاء اِس سوسئیٹي کا ہی جو میں نے بیان کیا مجھکو اُمید ہی کہ آپ سب صاحب بخوبي یقین کرتے ہونگے کہ اگر مقاصد اور مطالب اِس سوسئیٹي کے پورے ہوجائیں تو ہندوستانیوں کے لیئے کس قدر فائدہ ہی اور کیسي بہبودي اور ترقي اُنکي متصور ہی */

مگر یہہ بات خوب جان لیني چاہیئے کہ یہہ مطالب بغیر روپیہ کے پورے نہیں ہو سکتے اور بغیر عام مدد کے اِن سب باتوں کا انجام ہونا غیرممکن ہی اگلي مجلس اِسي مراد سے جمع ہوئي کہ جِن لوگوں کو اپني اور اپنے ہموطنوں کي بھلائي پر نظر ہی وہ اپني فیاضي سے اُن اُمور کے انجام کے لیئے جو اِنگلستان اور ہندوستان اور خصوصاً اِس ضلع کے حق میں مفید ہیں مدد کریں *

ای صاحبو اپنے ملک کي بھلائي سے غافل مت ہو اور جہاں تک ہو سکے اپنے ملک کي بہتري میں کوشش کرو *

فہرست چندہ کي مجمع کے روبرو دستخط کے واسطے پیش کي گئي اور جو چندہ ہوا اُسکي تفصیل اِس روئداد کے آخر میں ثبت ہی *

سید احمد خان نے سب سوسئیٹی کي طرف سے محمد عنایت اللہ خان صاحب تعلقہ دار بھیکمپور کا شکر ادا کیا کہ اُنھوں نے سب سے پہلے اِس کام کے انجام کي همت باندھي اور الـہ بطریق چندہ کے دینا قبول کیا *

راجہ ٹیکم سنگھہ بہادر راجہ مرسان کي بھي شکرگذاري واجب هی کہ اُنھوں نے بھي اپني فیاضي سے اِن اُمور کے انجام کي تائید کي اور الـہ چندہ مرحمت کرنا منظور فرمایا *

بعد اُسکے محمد عنایت اللہ خان صاحب رئیس بھیکمپور نے اِس طرح پر مجلس سے گفتگو کي *

ای صاحبو مجھکو یاد هی کہ قانون سوسئیٹي میں یہہ بات مندرج هی کہ انجام کو مقام مستقل سوسئیٹي کا الہ آباد قرار پاویگا میں دیکھتا هوں کہ اِس ضلع کے رئیسوں اور تعلقہ داروں نے واسطے تعمیر مکان سوسئیٹي کے نہایت خوشي سے چندہ دینا قبول کیا هی اِس لیئے میں تحریک کرتا هوں کہ آیندہ اِجلاس میں حسب ضابطہ تحریک کي جاوے کہ اب سے هیڈ کوارٹر اِس سوسئیٹي کا همیشہ کے واسطے علیگڈھہ قرار پاوے *

علیگڈھہ باعتبار آب و هوا کے بھي ایک نہایت عمدہ ضلع هی اور بذریعہ ریل کے تمام میان دو آب اور روهیلکھنڈ اور اضلاع دهلي اور آگرہ کے قریب هی اِن تمام اضلاع کے لوگ باساني یہاں آسکتے هیں اور اِس سوسئیٹي کے علوم و فنون کے جلسوں میں شریک هوکر فائدہ اُٹھا سکتے هیں پس مجھکو اُمید هی کہ یہہ تحریک منظور هوگي *

راجہ جیکشن داس بہادر نے اِس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

بعد اسکے سید احمد خان نے مجلس سے اِس طرح پر گفتگو کي *

ای صاحبو اِس وقت جو فہرست چندہ مرتب هوئي اُس سے مجھکو اُن مطالب کے کامیابي کي جنکے لیئے یہہ اِجلاس هوا هر طرح پر

اُمید هی اور ظاهر هی که طیار هونا مکان کا واسطے سوسئیتی کے ایک ایسا کام هی جس سے همیشه کے لیئے قیام اور اِستحکام سوسئیتی کا متصور هی پس میں اِس بات کي تحریک کرتا هوں که جب مکان طیار هو جاوے تو اُسکے اِجلاس کے بڑے کمرہ میں سوسئیتي کے چیرمین کا نام جسکے عہد میں یهه عمدہ کام پورا هو همیشه کي یادگاري کے لیئے کهودکر نصب کیا جاوے *

محمد عنایت اللہخان صاحب نے اِس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

بعد اُسکے مسٹر براملي صاحب صدر انجمن نے چند لفظوں میں اُن وجوهات کا بیان کیا جنسے سید احمدخان کي تائید اُنهوں نے ضروري سمجهي *

بعد اِسکے چیرمین کا شکر ادا کیا گیا اور مجلس برخاست هوئي *

(دستخط) ڈبلیو جے براملي
پریسیڈنٹ اور چیرمین

فہرست چندہ واسطے سین‌ٹیفک سوسئیٹی کے بغرض تعمیر مکان و فراهمی کتب و آلات

نام چندہ دینے والے کا	تعداد چندہ بابت تعمیر مکان	تعداد چندہ بابت فراهمی کتب و آلات
صاحبان انگریز		
ڈبلیو جے براملی صاحب بہادر --	صماہ	*
لفٹننٹ جے ایف آئی گریہیم صاحب	ماہ	*
جے ایچ پرنسپ صاحب بہادر --	*	صـہ
سی این کنلاک صاحب بہادر --	عـہ	*
ڈبلیو میکارتھی صاحب بہادر --	عـہ	للعـہ
آئی نکتولین صاحب بہادر --	*	للعـہ
آر ایم اے مکاچین صاحب بہادر --	*	عـہ
اِی مانٹگو صاحب بہادر سول سروس --	*	صـہ
رئیسان هندوستانی		
محمد عنایت‌الله‌خان صاحب رئیس بھیکم‌پور --	للاہ	ماہ
راجہ ٹیکم‌سنگھ بہادر رئیس مرسان	للاہ	ماہ
محمد معشوق‌علی‌خان و امراؤعلی‌خان رئیسان چکاتھل --	للاہ	ماہ
محمد اِمدادعلی‌خان رئیس پھاسو ضلع بلندشہر --	اماصعـہ	ماصعـہ
محمد عبدالشکورخان صاحب رئیس بھیکم‌پور --	اماہ	ماہ
محمد محمودعلی‌خان رئیس بھیکم‌پور	اماہ	ماہ
راجہ جیکشن‌داس صاحب بہادر --	ماہ	صـہ
میر ظہورحسین وکیل صدر دیوانی عدالت آگرہ --	سماہ	*
راؤ کرن‌سنگھ صاحب رئیس برولی	سماہ	صـہ
آنریبل راجہ دیونراین‌سنگھ بہادر رئیس بنارس --	صـہ	*

نام چندہ دینے والے کا	تعداد چندہ بابت تعمیر مکان	تعداد چندہ بابت فراہمی کتب و آلات
محمد حرمت خان صاحب منصرم ریاست پنڈراول ضلع بلندشہر --	ما؎	ما۲
حکیم محمد عبدالقادر خان سربراہکار تعلقہ دداوای --	ما صـہ	*
لالہ بدری پرشاد صاحب وکیل --	ما؎	صـہ
لالہ شیوپرشاد رئیس جلالی --	ما؎	*
ٹھاکر چندن سنگھہ صاحب تعلقہ دار سومنہ	ما صـہ	صـہ
ٹھاکر شب سنگھہ و تیج سنگھہ تعلقہ دار پساوہ --	ما صـہ	صـہ
ٹھاکر ٹھاکرداس تعلقہ دار پچون --	ما صـہ	صـہ
لالہ دھنی رام رئیس ہاترس --	ما صـہ	ما۲
قاضی محمد مددحسین وکیل سرکار --	ما صـہ	صـہ
بوہرہ مداری لعل رئیس لاکھنوں --	ما؎	صـہ
قاضی لطافت حسین وکیل --	ما۲	عـہ/صـہ
لالہ دیبی پرشاد رئیس سکندرہ --	ما۲	عـہ/صـہ
لالہ درگاپرشاد رئیس سکندرہ --	ما۲	عـہ/صـہ
مولوی محمد سمیع اللہ خان وکیل صدر دیوانی عدالت آگرہ --	ما۲	*
سید احمد --	ما؎	ما۲
محمد معشوق علی خان رئیس دانپور	عـہ/صـہ	عـہ/صـہ
شیخ غازی الدین رئیس اترولی --	عـہ/صـہ	عـہ/صـہ
لالہ موتی لال و جواہرلال رئیس کول --	عـہ/صـہ	عـہ/صـہ
چودھری جواہرسنگھہ رئیس اکبرآباد --	عـہ/صـہ	عـہ/صـہ
محمد احمد علی خان تعلقہ دار --	صـہ	عـہ/صـہ
لالہ منولال وکیل --	صـہ	عـہ
مولوی عنایت علی صاحب و محمد جمیل وکلا --	ســہ	عـہ/صـہ
لالہ لوکمنداس و دیپ چند وکلا --	صـہ	عـہ
بابو مرلی دہر صاحب و درگاپرشاد وکلا	صـہ	عـہ/صـہ
سید باسط علی صاحب رئیس جلالی	صـہ	عـہ/صـہ

نام چندہ دینے والے کا	تعداد چندہ بابت تعمیر مکان	تعداد چندہ بابت فراہمی کتب و آلات
ٹھاکر کھڑک سنگھ رسالدار بہادر --	صہ	صعہ
چوبے موہن لعل صاحب تحصیلدار ہاترس --	صہ	*
میر عنایت حسین صاحب رئیس کول	للعہ	عہ
پنڈت آفتاب رائے صاحب رئیس کول	للعہ	عہ
محمد احمد نور خان صاحب رئیس سکندرہ --	للعہ	عہ
لالہ چنی لعل رئیس سکندرہ --	للعہ	عہ
لالہ جھمن لعل رئیس سکندرہ --	للعہ	عہ
مولوی حفیظ الدین احمد صاحب منصف کول --	للعہ	عہ
لالہ سوہن پال صاحب رئیس کول --	للعہ	عہ
بابو کالی چرن وکیل --	سہ	عہ
مولوی محمد سلطان حسن صاحب منصف کھیر --	سہ	معہ
سید ذاکر حسین صاحب منصف ہاترس	سہ	معہ
حکیم محمد نظام علی خان صاحب منصف [illegible]گنج --	سہ	معہ
منشی رگھناتھ سہائے صاحب منصف اکرآباد --	سہ	معہ
مولوی تراب علی صاحب وکیل --	صعہ	عہ
منشی پربھو لعل صاحب تحصیلدار اترولی و منشی پریالعل قانون گوے --	صعہ	صعہ
سید محمد تحصیلدار سکندرہ --	صعہ	صعہ
رائے گوبرسنداس تحصیلدار کول --	صعہ	صعہ
لالہ سری لعل رئیس کول --	صعہ	عہ
منشی رندھیر سنگھ وکیل عدالت علیگڈھ --	عسہ	صہر
لالہ جودھراج مختار --	عسہ	عہ
لالہ شب لعل مختار --	عسہ	صہر

نام چندہ دینے والے کا	تعداد چندہ بابت تعمیر مکان	تعداد چندہ بابت فراہمی کتب و آلات
لالہ خوب لعل وکیل عدالت علیگڈھہ	عــہ	صہ ر
آغا اسمعیل بیگ رئیس کول --	عــہ	*
اکبر علی خان --	عــہ	*
لالہ رگھناتھہ پرشاد وکیل --	عــہ	للعہ ر
لالہ تلسی پرشاد وکیل --	عــہ	صہ ر
منشی عبدالعزیز سررشتہ دار فوجداری	عــہ	دہ ر
حکیم اکرام حسین رئیس کول --	عــہ	*
محمد محمود --	عــہ	ضہ ر
لالہ سیکشن داس وکیل --	عــہ	*
لالہ بھولاناتھہ وکیل --	عــہ	*
لالہ رام لعل وکیل --	عــہ	*
جوالا پرشاد امین --	عــہ	*
لالہ چھنی لعل وکیل --	معہ ر	*
لالہ گنگا پرشاد وکیل --	معہ ر	*
منشی شنکر لعل --	معہ ر	*
نبی داد خان وکیل --	صہ ر	مصاہ ر
پنڈت رام نراین قائم مقام تحصیلدار کھیر	صہ ر	صہ ر
لالہ کندن لعل --	صہ ر	*
لالہ کنہیا لعل --	صہ ر	*
لالہ خوب لعل --	للعہ ر	*
عباس علی --	للعہ ر	*
اشفاق احمد --	سعہ ر	*
ہر پرشاد --	سعہ ر	*
گنپت رائے --	عصاہ ۸ ر	*
جوگل کشور --	عصاہ ۸ ر	*
نراین پرشاد --	[illegible]	*
بدری پرشاد --	عصاہ ر	*
لوک ناتھہ --	عصاہ ر	*
پریالعل --	عصاہ ر	*
	لعہ سہ	سعہ مصہ ر

نمبر ۷

روئداد

سینٹیفک سوسائٹی

عام اجلاس

بمقام علیگڈہ

۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع

معہ

رپورٹ کونسل کارپرداز

بابت

جون و جولائی و اگست سنہ ۱۸۶۴ع

مطبع مصدر النوادر آگرہ میں

چھاپا گیا

روئداد نمبر ۷.
سینٹیفک سوسئیٹی

علیگڈہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع

اجلاس عام

پیٹرن

هیزگریس ڈیوک آف آرگائیل

چیرمین

ڈبلیو جے براملي صاحب بہادر

میمبران موجودہ

جے ایچ پرنسپ صاحب بہادر
راجہ جیکشن داس صاحب بہادر
مولوي حفیظالدین احمد صاحب
قاضي مدد حسین صاحب
محمد عنایتالله خاں صاحب
محمد عبدالشکور خاں صاحب
بخشي نندکشور صاحب
منشي غلام حیدر خاں صاحب
بابو درگاپرشاد صاحب
محمد معشوق علي خاں صاحب
محمد لطف علي خاں صاحب
احمد علي خاں صاحب
لاله بدري پرشاد صاحب
قاضي الطاف حسین صاحب

سکرٹریان

ای مانٹگو صاحب بہادر
سید احمد خاں

اجلاس سوسئیٹی کا شروع ہوا اور مفصلہ ذیل صاحبان
از روے دفعہ ۹ قانون سوسئیٹی کے میمبر مقرر ہوئے

۲۰۷ مسٹر ڈبلیو کولڈاسٹریم صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر لاہور

۲۰۸ مسٹر ایف بی پیرسن صاحب بہادر حاکم صدر دیوانی عدالت

۲۰۹ مسٹر ڈبلیو ارتھر ہو صاحب

۲۱۰ مہاراجہ مانسنگھہ بہادر قائم جنگ رئیس شاہگنج علاقہ فیض آباد

۲۱۱ مہاراجہ دگبجی سنگھہ بہادر رئیس بلرام پور

۲۱۲ راجہ مادھو سنگھہ بہادر رئیس امیٹھی ضلع سلطان پور

۲۱۳ نواب ممتازالدولہ بہادر رئیس لکھنؤ

۲۱۴ ساہ بنارسی داس صاحب رئیس لکھنؤ

۲۱۵ منشی المتا پرشاد صاحب سرشتہ‌دار محکمہ جوڈیشل کمشنر اودھہ

۲۱۶ ساہ مکھن لعل صاحب رئیس لکھنؤ

۲۱۷ منشی بنایک پرشاد صاحب سرشتہ‌دار سول جج لکھنؤ

۲۱۸ منشی نول‌کشور صاحب مالک مطبع لکھنؤ

۲۱۹ کنور معشوق علی خانصاحب رئیس دان پور ضلع بلند شہر

۲۲۰ خواجہ محمد حسن صاحب رئیس کول

۲۲۱ منشی کنھیالعل صاحب منصف درجہ اول ایٹہ

۲۲۲ بابو ایشان چندر صاحب رئیس کول

۲۲۳ منشي رگھناتھ سہاے صاحب منصف اکرآباد ضلع علیگدھ

۲۲۴ مولوي سلطان حسن صاحب منصف کھیر ضلع علیگدھ

۲۲۵ سید باسط علي صاحب رئیس جلالي ضلع علیگدہ

۲۲۶ بابو رام سي گھوس صاحب آنریري میمبر رایل اشیاٹک سوسئیٹي لندن مقام کلکتہ

۲۲۷ لاله متر سین صاحب رئیس هاترس ضلع علیگدہ

صاحبان مندرجه بالا کي تحریک سید احمد خان نے کي اور راجه جیکشن داس صاحب نے اس تحریک کے تائید کي اور بالاتفاق منظور هوئي ٭

بعد اسکے سید احمد خان نے اجلاس کے روبرو جسقدر حصہ تاریخ مصر مطبوعہ گورنمنٹ پریس الہ آباد اور جس قدر حصہ تاریخ چین مطبوعہ بیپٹسٹ مشن پریس کلکتہ چھپ چکا تھا پیش کیا اور مجمع نے اُنکو پسند کیا ٭

بعد اسکے سید احمد خان نے مفصله ذیل میمبران ڈریکٹنگ کونسل کي چٹھیاں دربابِ مشتہر هونے ترجمه تاریخ یونان جو رولن صاحب کي کتاب سے ترجمه هوا هے پیش کیں اور کہا که میں بہت خوشي سے اس بات کي اطلاع دیتا هوں که میمبران موصوف نے اس کتاب کے چھاپه هونے پر اتفاق راے کیا اور یهه بهي اطلاع دي که تین ربع کتاب پر نظر ثاني هو چکي هے اور اب اُسکے چھاپه هونے کے لیئے روانه کرنے میں کچھه تاخیر نہیں اور یهه بیان کیا که تاریخ مذکورہ کو مسٹر رولن صاحب نے تین حصوں پر تقسیم کیا هے اور اس نظر سے که اس امر سے سوسئیٹي

کو آسایش اور فائدہ ہوگا میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ ہر حصہ علیحدہ علیحدہ چھاپہ جاوے *

چٹھی جی ایچ رکٹس صاحب بہادر مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۸۶۴ع از مقام الہ آباد

چٹھی لفٹننٹ جی ایف آئی گریہیم صاحب بہادر مورخہ ۸ اگست سنہ ۱۸۶۴ع از مقام بدایوں

چٹھی ایم براڈھرسٹ صاحب بہادر مورخہ ۱۱ اگست سنہ ۱۸۶۴ع از مقام غازیپور

چٹھی بی سیپٹ صاحب اسکوئیر مورخہ ۱۱ اگست سنہ ۱۸۶۴ع مقام گورکھہپور

چٹھی اے کالون صاحب اسکوئیر مورخہ ۹ اگست سنہ ۱۸۶۴ع مقام شملہ

خط منشی محمد کریم بخش صاحب مورخہ ۹ اگست سنہ ۱۸۶۴ع مقام للت پور

خط نواب ضیاءالدین احمد خاں صاحب مورخہ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۶۴ع مقام دھلی

چٹھی ڈی ایف مکلیوڈ صاحب اسکوئیر مورخہ ۲۲ اگست سنہ ۱۸۶۴ع لاھور

سی اے ایلیٹ صاحب اسکوئیر مورخہ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۶۴ع ھوشنگ آباد

صدر انجمن نے بعد ملاحظہ چٹھیات مذکورہ بالا کے فرمایا کہ ترجمہ مذکور واسطے چھاپہ ہونے کے الہ آباد گورنمنٹ پریس میں بھیجا جاوے

بعد اسکے سید احمد خاں نے روئداد کونسل کارپرداز کی جسکا اجلاس ۱۶ اگست سنہ ۱۸۶۴ع کو ہوا تھا پیش کی اور کہا کہ میں نہایت خوشی سے اطلاع کرتا ہوں کہ ہماری

سوسئیٹی کے بہت سے میمبروں اور اس ضلع کے رئیسون نے اپنی فیاضی سے واسطے تعمیر مکان کے سین ٹیفک سوسئیٹی کے لیئے اور جمع کرنے کتابوں اور الات علوم و فنون کے چندہ دینا منظور کیا هی چنانچه فہرست چندہ سے جو شامل اس رپورٹ کے هی ظاهر هی که ۹ هزار ۳۰ روپیه واسطے تعمیر مکان کے اور ۳ هزار ۱ روپیه واسطے جمع کرنے کتابوں اور آلات علوم و فنون کے چندہ هوا هی اب میں سوسئیٹی سے امیر مفصله ذیل کے منظور هونے کي تحریک کرتا هوں

اول یهه که واسطے مرحمت هونے ایک قطعه زمین تعدادی تین ایکڑ اور تین پول اور تیس روڈ جو جانب جنوب عدالت دیوانی کے واقع هی اور جسکے حدود حسب تفصیل ذیل هین واسطے تعمیر مکان سوسئیٹی کے جناب صاحب کلکٹر بہادر سے درخواست کی جاوے ⁂

تفصیل حدود اربعه

شرقی	غربی
سڑک پخته	سڑک خام جو عقب گودام سرکاری لین کو جاتی هے
جنوبی	**شمالی**
نالہ	نشان خندق احاطه قدیم

دوسرے یهه که کمپنی باغ جو تھوڑے فاصله پر اراضی مذکور کے واقع هی آسکے مرحمت هونے کے لیئے جناب صاحب کلکٹر بہادر سے درخواست کی جاوے کیونکه هماری سوسئیٹی جسطرح اور علوم و فنون کے رواج دینے پر امادہ هی اسیطرح علوم و فنون متعلق کشتکاری کے پھیلانے پر بھی مستعد هی اور آلات کشتکاری مروجه یورپ کا هندوستان میں رواج دینا اور طریقه زراعت میں ترقی دینا

چاهتي هي اور جب تک که اُسکے قبضه میں ایک ایسي زمین جسمیں آلات کشتکاري کا تجربه لوگون کو دیکھا سکے اور طریق کاشت کا اُنکو بتا سکے نہو اُسوقت تک اُسکا مقصد پورا نہوسکیگا *

تیسرے یهه که خزانه سوسئیتي کا روز بروز بڑهتا جاتا هے اور تحصیل زر چنده کي قریب شروع هونے والي هي پس اسقدر زر خطیر کے امانت رکهنے کو کوئي ایسي محفوظ جگهه چاهیئے جسپر بخوبي طمانیت هو اور ایسي جگهه بجز خزانه سرکاري کے اور کوئي نہیں هي اسلیئے جناب صاحب کلکٹر بهادر سے واسطے امانت رهنے روپیه کي خزانه سرکاري میں درخواست کي جاوے * ۔

چوتهے یهه که آپ سب صاحبون کو معلوم هے که جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر نے واسطے نمایش اشیاے متعلق کشتکاري کے ایک سوسئیتي مقرر کي هے اور مقصود اُس سے ترقي کاربار زراعت کا هے جو ایک امر اهم هماري سوسئیتي کا هے اور اُس سوسئیتي کا کچهه نه کچهه کاربار هر ایک ضلع میں هوگا پس درخواست کیجاوے که انجام اُن امور کا جو ضلع علیگڈه سے علاقه رکهتے هیں هماري سوسئیتي کے متعلق کیا جاوے اور مجهکو یقین هے که هماري سوسئیتي کے میمبر نهایت شوق اور خوشي سے اُن امور کے انجام پر متوجهه هونگے اور وه سب امور نهایت خوبي اور اسلوبي سے انجام پاوینگے اور جو قواعد که گورنمنٹ نے نسبت اُن امور کے بالفعل مقرر کئے هیں یا آینده مقرر کرے اُن سبکي اطاعت دریاب بجاآوري اُن کامون کي هماري سوسئیتي کریگي *

اسي صاحبون اگرچه اپ دیکهتے هیں که خدا کے فضل سے هماري سوسئیتي کو روز بروز ترقي هے اور جب کاربار سوسئیتي

کا جہانتک کہ منظور ہے بخوبی جاری ہو جاویگا تو اور زیادہ ترقی سوسئیٹی کو ہوگی اور چند روز میں خدا کی مدد سے خود سوسئیٹی ایسی دولتمند ہو جاویگی کہ اپنی ہی پیداوار سے خود قایم رہ سکیگی مگر دور اندیشی کرنی مناسب ہے اور یہہ بات قدرتی انسان میں رکھی گئی ہے کہ جسکو زیادہ پیار کرتا ہے اُسکی نسبت برائیونکا زیادہ وہم ہوتا ہے اسلیئے میں چاھتا ہوں کہ جو درخواست درباب عطاے زمین اور کمپنی باغ کے کیجاوے اُسمیں دو شرطیں مفصلہ ذیل مندرج کی جاویں *

درخواست عطاے زمین میں جو واسطے تعمیر مکان کے کی جاویگی اُسمیں یہہ شرط مندرج ہو کہ اگر قضا و قدر سے سین ٹیفک سوسئیٹی قایم نرہے اور خدانخواستہ برباد ہوجاوے تو مالک اِس عمارت اور تمام کتابوں اور آلات علوم و فنون کی جو اُس میں ہوں ہماری گورنمنٹ ہوگی اور اُسکو اختیار ہوگا کہ مکان کو اور جو کچہہ کہ اُسمیں ہو جسطرح پر مناسب سمجھے رفاہ عام کے صرف میں لاوے *

ای صاحبوں . ہم رعایا کو طمانیت اور بہروسا جیسا کہ گورنمنٹ پر ہے اور کسی پر نہیں ہوسکتا اور تم سب صاحب گورنمنٹ کی نیک نیتی اور اُسکے ارادہ سے جو ہمیشہ واسطے ترقی اور بہبودی رعایا کی مصروف ہے بخوبی واقف ہو پس مجھکو امید ہے کہ سب صاحب میری اِس تحریک کو منظور فرماوینگے *

درخواست عطاے کمپنی باغ میں اس شرط کا مندرج ہونا ضرور ہے کہ اگر ہماری سوسئیٹی کسی وقت میں امور زراعت کے ترقی دینے اور علم فلاحت کے رواج دینے اور آلات کھاورزی کے ترقی اور رواج دینے سے دست کش ہو تو باغ

مذکورہ سے اسکو دست بردار ہونا ہوگا اور گورنمنٹ کو
نسبت اُس باغ کے اختیار کلی حاصل ہوگا کیونکہ جس
غرض سے اُس باغ کے ملنے کی درخواست کیجاتی ہے
جب وہ غرض نہ رہیگی تو اُس باغ کا بھی سوسئیٹی سے
متعلق رہنا ضرور نہوگا *

محمد عنایت الله خان صاحب رئیس بھیکم پور نے ان
تمام تحریکوں کی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوئی *

بعد اُسکے سید احمد خاں نے تین مسودہ مفصلہ ذیل
درخواستوں کی بابت امورات مذکورہ بالا پیش کئے اور یہہ
درخواست کی کہ اجلاس سے منظور کیئے جاویں *

مسودہ درخواست موسومہ جناب صاحب کلکٹر
بہادر درباب عطاے قطعہ زمین و کمپنی باغ

مجھکو سین ٹیفک سوسئیٹی سے بمنظوری اُسکی عام
اجلاس کے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپ سے واسطے مرحمت
ہونے ایک قطعہ زمین ملکیت سرکار کی جو جانب شمال
عدالت دیوانی کے واقع ہے بنظر تعمیر کرنے ایک عمدہ
مکان کے واسطے سین ٹیفک سوسئیٹی کے اور نیز واسطے
مرحمت ہونے باغ سرکاری کے جو قریب اراضی مذکور عقب
عدالت دیوانی واقع ہے شرایط مفصلہ ذیل پر درخواست کروں *

آپکو بخوبی معلوم ہے کہ سین ٹیفک سوسئیٹی صرف
بنظر رفاہ عام کے اور اس غرض سے قایم ہوئی ہے کہ وہ مفید
علوم و فنون جو یورپ میں مروج ہیں اُنکا رواج ہندوستان
میں دیا جاوے اور وقتاً فوقتاً بذریعہ علمی آلات مروجہ یورپ
کے عموماً لوگونکو لکچرز دیئے جاویں اور جہانتک ممکن ہوسکے
علم فلاحت کو ہندوستان میں ترقی دیجاوے اور جو آلات
کشاورزی یورپ میں مروج ہیں جہاں تک ہوسکے اُنکا رواج

هندوستان کے زمیندار اور کاشتکاروں میں دیا جاوے *

ان اغراض کے پورا ہونیکے لیئے میمبران سین ٹیفک سوسئیٹی اور رئیسان اس ضلع نے واسطے تعمیر ایک عمدہ مکان کے جس میں امورات مذکورہ انجام پاوینگے چندہ جمع کیا ہے اور واسطے تعمیر مکان کے ایک قطعہ زمین ملکیت سرکار تعدادی تین ایکڑ اور تین پول اور تیس ریٹ جو جانب شمال عدالت دیوانی کے واقع ہے اور جسکی حدود اربعہ بہ تفصیل ذیل ہیں پسند کیا ہے اور مجھکو ہدایت کی ہے کہ میں آپ سے واسطے مرحمت ہونے اس قطعہ کے بلاقیمت مفصلہ ذیل شرط پر درخواست کروں *

شرقی	غربی
سڑک پختہ	سڑک خام عقب گودام سرکاری
جنوبی	شمالی
نالہ آب برسات	نشان خندق احاطہ سابق

شرط مذکورہ جو عام اجلاس سوسئیٹی میں منظور ہوئی ہی یہہ ہے کہ اگر قضا و قدر سے سین ٹیفک سوسئیٹی قایم نرہی اور خدانخواستہ برباد ہو جاوے تو مالک اس عمارت اور تمام کتابونکی اور آلات علوم و فنون کی جو اس میں ہوں گورنمنٹ ہوگی اور اسکو اختیار ہوگا کہ مکان کو اور جو کچھہ اسمیں ہو جسطرح پر مناسب سمجہے رفاہ عام کے صرف میں لاوے *

جو کہ سوسئیٹی کا مقصد ترقی دینا کاروبار زراعت ہندوستان کا اور ان آلات کشاورزی کا جو یورپ میں مروج ہیں ہندوستان میں رواج دینا ہی اور اس کام کے لیئے اسکو ایک قطعہ زمین کا درکار ہی جسمیں آلات کشاورزی مروجہ یورپ نصب ہوسکیں اور انکا تجربہ لوگونکو دیکھایا جاوے

اور نئے طریقہ کاشتکاری کا امتحان کیاجاوے اور اس کام کے لیئے سوسئیٹی نے سرکاری باغ پسند کیا ہی اور مجھکو ہدایت کے ہی کہ اس باغ کے مرحمت ہونے کو بھی حسب شرط مفصلہ ذیل جو سوسئیٹی کے عام اجلاس سے منظور ہوئی ہی آپ سے درخواست کروں *

شرط مذکور یہہ ہی کہ اگر سین تیفک سوسئیٹی کسی وقت میں امورات زراعت کے ترقی دینی اور علم فلاحت کے رواج دینی اور آلات کشاورزی کے ترقی اور رواج دینے سے دست کش ہو تو باغ مذکور سے دست بردار ہوگی اور گورنمنٹ کو نسبت باغ مذکور کے اختیار کامل حاصل ہوگا *

پس میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ قطعہ زمین طور باغ مذکورہ حسب شرایط مذکورہ بالا سوسئیٹی کو مرحمت ہو اور واسطے تکمیل ضابطہ کے صاحب کمشنر بہادر کی خدمت میں رپورٹ کیجاوے *

مسودہ درخواست بنام صاحب کلکٹر بہادر در باب جمع ہونے روپیہ سوسئیٹی کے خزانہ سرکاری میں *

سین تیفک سوسئیٹی جو صرف بنظر رفاہ عام اور واسطے رواج دینی علوم اور فنون یورپ کے ہندوستان میں اور واسطے ترقی کاروبار ہندوستان کے قایم ہوئی ہی اسکو درباب امانت رکھنی روپیہ کے نہایت تکلیف ہی اور وہ چاہتی ہی کہ ایسی جگہہ واسطے رکھنی روپیہ کے تجویز ہو جس سے تمام میمبروں کو جو چندہ دیتی ہیں درباب امانت کے طمانیت ہو اسلیئے مجکو سوسئیٹی نے ہدایت کی ہی کہ میں آپسے درخواست کروں کہ آپ حسب

ضابطہ واسطے جمع رہنی روپیہ کے خزانہ گورنمنٹ میں اجازت حاصل فرماویں *

گورنمنٹ کے خزانہ میں کچھہ تفصیل اس چندہ کي جو میمبروں سے وصول ہوتا ھی لکھنی ضرور نہوگي بلکہ صرف ایک مجملاً رقم امانت سین تیفک سوسئیتي کي مندرج رھیگي اور خزانچي کو یہہ حکم رھیگا کہ بموجب بل دستخطي سکرتر سوسئیتي کے اس امانت میں سے زر مطلوبہ دیدیا کرے مگر مقدار امانت سے زیادہ ھرگز کبھي ندے *

اس صورتمیں کہ جو ابتدا کام خزانچي کے ذمہ عاید ہوگا سوسئیتي کو امید ھی کہ اسکے سبب سے تہوڑي ھي تکلیف ہوگي صرف ایک مختصر کیفیت سوسئیتي کے حساب کي ضرور ہوگي *

پس میں آپ سے درخواست کرتاہوں کہ واسطے منظوري اس درخواست کي حسب ضابطہ رپورت فرمائي جاوے *

مسودہ درخواست موسومہ صاحب کلکتر بہادر
* درباب شامل ہونے کاروبار نمایش آلات و
وغیرہ کشاورزي کي سین تیفک
سوسئیتي میں *

آپکو بخوبي معلوم ہے کہ سین تیفک سوسئیتي جو چند روز سے اس ضلع میں قائم ھی اور جسکا مستقل مقام اسکے عام اجلاس سے علیحدہ منظور ہوگیا ھی جسطرح اور علوم و فنون کے رواج دینے میں مصروف ھی اسي طرح علم فلاحت کي ترقي اور آلات کشاورزي مروجہ یورپ کے رواج دینے میں مصروف ھی اب کہ گورنمنٹ سے ایک سوسئیتي واسطے نمایش کے قایم ہوي اور اسکے امورات کچھہ

سوسئیٹی کو اطلاع دی تھی اب میں تحریک کرتا ہوں کہ دفعہ ۲ قانون سوسئیٹی کی منسوخ کی جاوے اور بجاے اُسکی یہہ فقرہ قایم ہو *

مستقل مقام سوسیئٹی کا علیگدہ میں رہیگا *

سید احمد خاں نے اِس تحریک کی تائید کی اور کہا کہ دفعہ مذکورہ کی ترمیم ضرور ہے اور جبکہ تعمیر مکان کی واسطے سینٹ تیفک سوسئیٹی کے علیگدہ میں کی جاتی ہے تو یہہ ایسی تحریک ہے کہ بلا وقفہ منظور کیجاے اِسلیئے میں تحریک کرتا ہوں کہ اِسبات میں جمیع میمبران سوسئیٹی سے راے کا طلب کرنا ملتوی رکھا جاوے اور بموجب دفعہ ۳۴ قانون سوسئیٹی کے میمبران موجودہ کی کثرت راے پر تصفیہ کیا جاے *

راجہ جیشکنداس صاحب نے اِس تحریک کی تائید کی اور باتفاق جمیع میمبران موجودہ کی ترمیم پیش شدہ منظور ہوئی اور دفعہ ۲ قانون سوسئیٹی کی ترمیم کیگئی *

بعد اِسکے سید احمد خان نے گفتگو کی کہ اِس سوسئیٹی کے نام پر بعض ہماری سوسئیٹی کے میمبروں اور چند اخباروں نے اعتراض کیا تھا اور اس سبب سے گذشتہ اجلاس میں جو ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۶۴ع کو بمقام غازی پور ہوا تھا مینے تحریک کی تھی کہ نام سوسئیٹی کا بدلا جاے اور بجاے سینٹ تیفک سوسئیٹی کے سوسئیٹی فاردی ڈیفیوژن آف یوسفل نالیج نام رکھا جاے اُس اجلاس میں یہہ بات قرار پائی تھی کہ بموجب دفعہ ۳۷ قانون سوسئیٹی کے تمام میمبروں سے راے طلب کی جاے جو کہ میرا پریویٹ پریس بند تھا اِس سبب سے چٹھی بطلب راے بنام میمبران جاری نہیں ہوئی تھی اب لفٹننٹ گریہیم

صاحب نے جو هماري سوسٹیٹي کے مشہور دوست هیں
اس راے پر اعتراض کیا هے اور وہ بہت سي وجوهات پیش
کرتے هیں جن سے تبدیل نام سوسٹیٹي کا مناسب نہیں
سمجھتے اُنکي چٹھي پیش کرتا هوں اس امید سے کہ اجلاس
سے اس امر میں تصفیہ کیا جاوے *

چٹھي لفٹننٹ گریہیم صاحب بہادر

بنام سید احمد خاں سکرٹر مورخہ ۲۰ جولائي مقام میرٹھہ

آپکو معلوم هے جبکہ هماري سوسٹیٹي قایم هوئي تھي
تو میري خواهش یہہ تھي کہ جس نام سے وہ اب مشہور
هے اس سے کچھہ کم عظمت والا نام اسکا هونا چاهیئے کیونکہ
مقصد اصلي اسکا یہہ تھا کہ اُن لوگوں کے فائدہ کے واسطے
جو انگریزي نہیں جانتے یورپ کے علوم و فنون کي کتابونکا
ترجمہ کیا جاوے *

مجھکو بخوبي معلوم تھا کہ درحالت کامیابي سوسٹیٹي
کے آپکي مد نظر اور مقصد بھي تھے یعني علمي آلات اور
اُن کے نمونے وغیرہ انگلستان سے مگانا اور اُن کي مدد سے
اُن بہت سے عمدہ عجائبات پر جو اس زمانہ حال کے علم
سے تحقیق هوے هیں اور اب عام استعمال میں هیں لکچرز
دینا اور اس طرح پر اس ملک کے لوگوں میں زیادہ فہیم
اور دانشمند جو گروہ هے بذریعہ اُسکے تمام جمہور پر علم کي
روشني ڈالنا *

اگرچہ یہہ ارادہ آپکا مجھکو معلوم تھا مگر اسپر بھي میري
راے تھي کہ اول میں ایک کم عظمت والا نام رکھا جاوے
اسلیئے کہ میري یہہ راے تھي کہ ایک مدت تک سوسٹیٹي
ترقي پکڑکر ایسے وسیع میدان پر نہیں پہونچیگي جس سے
اُسکو ایسے عظمت والے نام کا حق هو اور میںنے کہا تھا کہ

جب وہ وقت آپہونچیگا تب اُسکا نام سیٔن ٹیفک سوسئیٹی رکہنا مگر یہہ نام اُسکا رکہا گیا اور شروع سے اُسی نام سے انگلستان اور هندوستان میں مشہور ھے *

اب میں سنتا هوں کہ دولتمند زمینداروں اور سوداگروں علیگڈہ اور اُسکے قرب وجوار کي فیاضي سے هماري سوسئیٹي کو اجلاس اورچہاپہ خانہ اور کتب خانہ کے واسطے ایک عمارت کے بہم پہونچنے کي توقع ھے اور نیز توقع ھے کہ آلات مذکورہ بالا کے بہم پہونچانیکے واسطے روپیہ کافي میسر آوے اگر یہہ بات صحیح ھے تو باشندہ علیگڈہ کے هندوستان کے لوگوں پر ایک سوسئیٹي کو ایسي فیاض مدد اور دلیري دینے سے جسکے فائدے اس ملک کو مجہکو توقع ھے بہت بڑے بڑے هونگے ایک دایمي احسان قایم کرینگے *

چو کہ یہہ صورت ھے پس میں بہت بڑہ کر راے دیتا هوں کہ سوسئیٹي کا موجودہ نام رھنے دیا جاوے کیونکہ وہ بہت مختصر اور کثیرالمعنی ھے هر ایک بات متعلقہ علم جو اِس ملک کے لوگوں کو خواہ بذریعہ ترجموں یا بذریعہ لکچروں کے سمجہایا جاوے *

راجہ جیکشنداس صاحب نے کہا کہ جن امور کے سبب لفٹننٹ کریہیم صاحب نے تبدیل نام سوسئیٹي سے اِنکارکیا ھے وہ سب امور درپیش هیں اور عنقریب هماري سوسئیٹي تمام علوم و فنون کي رواج دینے اور اُن پر لکچرز دینے کے قابل هونیوالي ھے اِسلیئے میں تحریک کرتا هوں کہ جو تجویز درباب طلب راے واسطے تبدیل نام سوسئیٹي کے کي گئي تهي ملتوي کیجاے اور جو نام کہ سوسئیٹي کا ھے وهي قائم رهي *

مولوي حفيظ الدين احمد نے اس تحريک کي تائيد کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

سيد احمد خاں نے بيان کيا که اٹھائيس کتابيں ترجمه کے واسطے پسند اور منظور هو چکي هيں اور انگريزي مترجم صرف ايک هے اور وه سوسئيٹي کے اجلاسوں کي روئداد اونکا مسوده طيار کرنے اور نقل کرنے اور سوسئيٹي کے حساب رکھنے اور چٹھيات لکھنے ميں سواے ترجمه کے هميشه نهايت مصروف رهتا هے پس اسکو ترجمه کے واسطے بهت تهوڑي فرصت رهتي هے اور اسليئے ترجمه بهت کم هوتا هے اور فارسي محرر بهي ايک هے جو ان کتابوں کے مقابله اور تصحيح کرنے ميں جو چهپ رهي هيں اور اجلاسوں کي روئداد طيار کرنے ميں اور فارسي ميں سوسئيٹي کا حساب رکهنے ميں ايسا هي مشغول رهتا هے اسليئے جو ترجمه سوسئيٹي کا مترجم طيار کرتا هے اسکے صاف کرنے کي اسکو فرصت نهيں ملتي اسليئے ميں تحريک کرتا هوں که سوسئيٹي سے مجهکو اجازت ملے که ايک اور انگريزي مترجم اور ايک اور فارسي محرر نوکر رکهوں اور نيز اسبات کي اجازت هو که سواے مترجم سوسئيٹي کے لايق اور مستعد طلبا سے کتابونکا ترجمه کرايا جاوے اور جو کتابيں اس طرح ترجمه هوں انکو سوسئيٹي کا اردو مترجم بنظر تصحيح اور درست کرنے عبارت کے نظر ثاني کرے *

اس تحريک کے چيرمين نے تائيد کي اور سبکي اتفاق سے منظور هوئي *

بعد اسکے سيد احمد خاں نے کها که مولوي سراج حسين صاحب ميمبر سوسئيٹي نے ايک رساله حساب مصنفه اگسٹس ڈيمارگن صاحب کا زبان اردو ميں اور دوسرا رساله

اصول مثلث مطبوعه کیمبرج سنه ١٨٢٦ع زبان فارسی
میں ترجمه کرکے سوسئیتی کو اِس خیال سے پیش کیا هے
که سوسئیتی اُسکو چھاپے پس میں تحریک کرتا هوں که اُن
کتابوں کے ترجموں کے مشتهر هونے کی باب میں میمبران
کونسل مشیر سے راے طلب کیجاوے *

چیرمین نے اِس تحریک کے تائید کی اور سب کے اِتفاق
سے منظور هوئی *

بعد اِسکے چیرمین کا شکر ادا کیا گیا اور اِجلاس برخاست
هوا *

(دستخط) ڈبلیو جے براملی

چیرمین

کونسل کارپرداز

روئداد نمبر ۷

بابت ماہ جون و جولائي و اگست سنہ ۱۸۶۴ ع

اجلاس عام

علیگڈہ ۲ جون سنہ ۱۸۶۴ع

پریسیڈنٹ اور صدر انجمن

ڈبلیو جے براملي صاحب اسکوئیر

وپس پریسیڈنٹ

جے اینچہہ پرنسپ صاحب اسکوئیر

راجہ جیکشنداس صاحب بہادر

میمبران

مولوي حفیظ الدین احمد صاحب

قاضي مدد حسین صاحب

محمد عنایت الله خانصاحب

بخشي نند کشور صاحب

محمد غلام حیدر خاں صاحب

لاله بدري پرشاد صاحب

سکرتریان

اے مانٹگو صاحب بہادر

سید احمد خان

سیکرٹري سید احمد خان نے مفصلہ ذیل حساب آمدني اور خرچ سوسئیٹي کا بابت ماہ جون اور جولائي اور اگست سنہ ۱۸۶۴ع کے اجلاس کے ملاحظہ میں گذرانا

بابت ماہ جون سنہ ۱۸۶۴ع

آمدنی	روپیہ	آنہ	پائی
باقیات موجودہ خزانہ لغایت ۳۱ مئی سنہ ۱۸۶۴ع	۲۳۴۵	۶	۸
آمدنی ماہ حال جون سنہ ۱۸۶۴ع	۲۲۰		
	۲۵۶۵	۶	۸

خرچ	روپیہ	آنہ	پائی
تنخواہ بابو گنگا پرشاد بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۶۴ع	۶۰	*	*
تنخواہ مولوی فیض الحسن بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۶۴ع	۵۰	*	*
تنخواہ محمد یار خان محرر بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۶۴ع	۱۰	*	*
سرشتہ جات	۱	۳	۶
مزدوران ڈیرہ اجلاس		۱۲	
ٹکٹ رسیدات		۵	
ٹکٹ ہائے ڈاک	۳	۶	۶
	۱۲۵	۱۱	
باقی	۲۴۳۹	۱۱	۸

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۴ع

آمدنی	روپیہ	آنہ	پائی
باقیات موجودہ خزانہ لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۸۶۴ع	۲۴۳۹	۱۱	۸
آمدنی بابت ماہ حال جولائی سنہ ۱۸۶۴ع	۴۵۲	*	*
	۲۸۹۱	۱۱	۸

خرچ	روپیه	آنه	پائي
تنخواہ بابو گنگا پرشاد بابت ماہ جون سنہ ۱۸۶۴ع	۶۰	*	*
تنخواہ مولوي فیض الحسن بابت ماہ جون سنہ ۱۸۶۴ع	۵۰	*	*
تنخواہ محمد یار خان محرر بابت ماہ جون سنہ ۱۸۶۴ع	۱۰	*	*
بابت محصول ڈاک	۳	۲	*
ٹکٹ رسیدات	۱	۳	*
	۱۲۴	۵	*
باقي	۲۷۶۷	۶	۸

بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۶۴ع

آمدني	روپیه	آنه	پائي
باقیات موجودہ خزانہ لغایت ۳۱ جولائي سنہ ۱۸۶۴ع	۲۷۶۷	۶	۸
آمدني حال ماہ اگست سنہ ۱۸۶۴ع	۳۶۰		
	۳۱۲۷	۶	۸

خرچ	روپیه	آنه	پائي
دادني گورنمنٹ پریس بابت چھاپہ روئداد نمبر ۵	۱۷۹	۱۵	۸
تنخواہ بابو گنگا پرشاد بابت ماہ جولائي سنہ ۱۸۶۴ع	۶۰		
تنخواہ مولوي فیض الحسن بابت ماہ جولائي سنہ ۱۸۶۴ع	۵۰	*	*
تنخواہ محمد یار خان محرر بابت ماہ جولائي سنہ ۱۸۶۴ع	۱۰	*	*

آخراجات اجلاس ۱۶ اگست سنہ ۱۸۶۴ع

	روپیہ	آنہ	پائي
کرایہ باربرداري کرسي ھاے آمد ھاترس	۱	۸	*
کرایہ باربرداري ديرہ	*	۱۲	*
کرایہ امدرفت کرسيہا و اسباب از عليگدہ	۱	۷	۶
مزدوري ايستادگي ديرہ	۱	*	*
متفرقات			
کاغذ مسودہ ترجمہھا	۳	۶	*
کاغذ چھپيات و خطوط	*	۱۲	*
لفافہجات	۱	۵	*
حوالہ کاتب تاریخ مصر	۲	*	*
حوالہ کاتب تاریخ یونان	۶	*	*
ٹکٹ رسيدات	*	۱۵	*
محصول ڈاک	۱۹	۱۱	۶
	۳۳۷	۱۲	۸
باقي	۲۷۸۹	۱۰	*

بعد اسکے چيرمين نے کاغذات اور کتابيں حساب کتاب سوسئيٹي کا ملاحظہ فرمايا اور سب کو درستي سے مرتب پايا اور اپني خوشنودي ظاھر کي *

بعد اسکے چيرمين کا شکر ادا کيا گيا اور اجلاس برخاست ھوا *

(دستخط) ڈبليو جے براملي

چيرمين

نمبر ۸

روئداد

سینٹیفک سوسئیٹی

بابت

رکھنے بنیاد مکان سوسئیٹی کے

ALLYGURH

Printed at Syud Ahmud's Private press.

1865.

سین تیفک سوسئیٹی

روئداد

رکھنے بنیاد مکان سوسئیٹی کے

مقام علیگدہ ۳۰ نوامبر سنہ ۱۸۶۴ع

میمبران سین تیفک سوسئیٹی نے حضور نواب معلی القاب لفتننٹ گورنر بہادر سے استدعا کی درخواست کی کہ اس سوسئیٹی کے جس مکان کے بنانے کی تجویز ہوئی ہے اُسکی بنیاد کا پہلا پتھر جناب ممدوح کے ہاتھہ سے رکھا جاوے جناب ممدوح نے اپنی فیاضی سے اُسکو منظور کیا *

آج کی تاریخ آٹھہ بجے صبح کے ایک مجلس جمع ہوئی جسمیں صاحبان عالیشان اور رئیسان ہندوستانی موجود تھے تہوڑی دیر بعد جناب معلی القاب لفتننٹ گورنر بہادر معہ اپنے مصاحبوں کے اُس مجلس میں جو ایک خیمہ میں منعقد تھی تشریف لائے اور اپنی کرسی پر جو نہایت تکلف سے آراستہ تھی جلوس فرمایا اُس وقت سید احمد خان سکرٹر سوسئیٹی نے تمام مجلس کیطرف سے شکریہ ان اشعار میں ادا کیا جو آگے لکھے جاتے ہیں *

اشعار

ہم غریبوں کی یہہ قسمت ہی کہ آپ آئے یہاں
ورنہ شاہونکو گداؤں سے کوئی ہی التیام
آپ کی بندہ نوازی سے ہوئی دولت نصیب
آپ کے تشریف لانے سے ہوئی عزت تمام

ہمتیں دونی ہوئیں اور جا بجا چرچے ہوئے
بندہ پرور آپ کے قدموں کے ہیں سارے یہہ کام
آپ کے تشریف دولت جوں ہی جلوہ گر ہوئی
پایہ محفل نے پایا پایۂ والا مقام
آپ کے تشریف لانے سے ہوئی ہمت قوی
ورنہ ہم کیا ہیں کہ ہو ہم سے کوئی کامؔ انصرام
صورت آمید پیش آئی کہ آپ آئے یہاں
کیا مبارک مدعا یعنی رفاہ خاص و عام
ایک بڑی بات آپ کا تشریف لانا ہی کہ آپ
مرجع آفاق ہیں اور مامن خیل انام
ایک عنایت تھی کہ آپ اسجا کرم فرما ہوئے
ورنہ ایسے نامیوں کو ہی کوئی پروائے نام
اب دعا ہی یہہ کہ الطاف آپکا دایم رہے
جب تلک باقی ہی دنیا میں نشان صبح و شام

بعد اسکے سید احمد خان نے مجمع سے مفصلہ ذیل گفتگو کی *

ای صاحبوں اور ای ضلع علیگدہ کے اور آسکے نواح کے رئیسوں آج کے دن میں تمکو نہایت مبارک بادی دیتا ہوں کہ جس نیک کام کی طرف تمنے توجہہ کی تھی وہ اپنی مراد کو پہونچا آجکے دن تمہاری برادرانہ مجلس میں تمام اضلاع شمال و مغرب کا حاکم اعلی موجود ہے یہہ عزت جو تمنے اس نیک کام کی بدولت پائی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ آج تک شمال و مغربی اضلاع کے کسی ضلع کے رئیسوں نے نہیں پائی مجھے یقین ہے کہ یہہ عزت اور یہہ منزلت جو جناب مستطاب معلی القاب نواب لفتننت گورنر بہادر نے تمکو عطا فرمائی اسکو تم بہت عزیز رکھتے ہو

اور نہایت دلسے آنکي ایسي فیاض مہربانيے کے شکر گذار ہو *

مگر اسوقت میں تمکو ایک بات جتانیکا موقع پاتا ہوں کہ یہہ نمونہ جو اسوقت تمہاري آنکھوں کے سامنے موجود ہے تمکو یقین دلاتا ہے کہ ہماري گورنمنٹ اور اُسکے تمام حکام کسطرح تم سبکي تربیت کي اور تم سبکي رفاہ و فلاح کي خواہش مند ہیں جو کام کہ تم رفاہ عام اور ہندوستان کي تربیت کا کرنا چاہتے ہو کسطرح اس میں مدد کرنیکو اور تمہاري عزت بڑھانیکو مستعد ہیں تم یاد رکھو جناب ملکہ معظمہ کوئین وکتوریا دام اقبالہا کے امن منصفانہ اور پر رحم وعدہ کو جس میں آسنے اپني تمام رعایا کو برابر سمجھا ہے ہاں یہہ بات ضرور ہے کہ تم خود تربیت پاکر جناب ملکہ معظمہ کي مہربانیاں حاصل کرنیکے لایق ہو پس مجھکو امید ہے کہ آیندہ تم اس سے بھي زیادہ ہندوستان کي تربیت اور یورپ کے علموں اور فنون کي روشن ضمیري کا عکس ہندوستان پر ڈالنے میں کوشش کروگے *

اي انگلش صاحبوں آپ نے جو اپني فیاض مہربانيے سے اس مجلس میں قدم رنجہ فرمایا آسکا شکریہ میں سبکي طرف سے ادا کرتا ہوں اور نیز تمکو مبارکبادي دیتا ہوں اور میرا یہہ مبارک بادي دینا بے موقع نہیں ہے کیونکہ تم ایک مشہور قوم انسان کي بہلائي چاہنے والے ہو اور آج کے دن شمال و مغربي اضلاع ہیں آس قوم کا نمونہ بنے ہو ہم غریب رعایا کي مجلس میں صرف ہماري رفاہ اور فلاح کے لیئے شریک ہوتے ہو پس اسکي مبارک بادي جسقدر میں آپ صاحبوں کو دوں وہ سب بجا ہے میري کمال خواہش ہے کہ جسطرح آج ہم سب اس مجلس میں باہم جمع ہوے ہیں اسیطرح روز بروز ہندوستان اور انگلستان میں باہم

برادرانہ محبت اور اتفاق بڑھتا جاوے تاکہ ہم سب آپسکی محبت سے فایدہ حاصل کریں اب میں سب کیطرف سے یہہ درخواست کرتا ہوں کہ اس عمارت کا جسکی آج ہم بنیاد ڈالنے کو ہیں پہلا پتھر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے دست مبارک سے رکھا جاوے اور یہہ عزت ہمیشہ کی یادگاری کی جناب ممدوح سے ہمکو حاصل ہو *

بعد اسکے جناب معلی القاب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اپنی کرسی پرسے معہ تمام مجلس کے آٹھے اور بنیاد کے مقام پر جہاں پتھر رکھا جانیکو تھا تشریف لائی راجہ جیکشنداس بہادر نے تانبی کے خوان میں چونہ اوٹھاکر پیش کیا اور جناب ایف ولیمس صاحب بہادر نے زمین پر چونہ بچھایا اور جناب معلی القاب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اپنے دست مبارک سے پہلا پتھر بنیاد کا رکھا اور مجمع سے اردو زبان میں ایک مختصر گفتگو کی جس سے آنکے آن مقاصد اعلی پر توجہہ پائی گئی جنکے انجام پہونچانیکے لیئی سوسئیٹی قایم ہوئی ہے اور جسکے مکان کی بنیاد کا پتھر آنہوں نے ابھی رکھا تھا اور اسبات کی امید ظاہر کی کہ یہہ عمارت اس مراد کو پہونچیگی جس مراد سے آسکا پتھر رکھا گیا ہے اور ہمیشہ قایم رہیگی اور لوگ آسکی بہبودی میں سعی کرتے رہینگے اور اس سوسئیٹی کے بانیکا جو منشاء ہے وہ پورا ہوگا *

بعد اسکے سید احمد خاں نے حسب مندرجہ ذیل خدا کی جناب میں مناجات اور ملکہ معظمہ کے حق میں دعا کی *

اوخدا اوخدا اپنی رحمت سے ہمپر رحم کر اپنی بے انتہا رحمت سے ہمارے گناہونکو مٹا ہمارے گناہونکو

بالکل دھو همکو همارے گناهونسے پاک کر هم اپنے گنیا هونکا اقرار کرتے هیں هماري خطائیں هروقت همارے سامنے هیں بے شک تو بڑا عادل اور بڑا رحم والا هے همکو همارے گناهوں سے ایسا دھو که برف سے بھي زیاده سفید هوجاویں همکو اپني رحمت سے پاک کر همارے گناهوں سے اپنا منهه پھیرلے اوخدا اوخدا همارے لیئے نهایت پاک دل پیدا کر اپني حضور سے همکو مت نکال اپني پاک روح همسے مت لے نجات کي خوشنودي همکو عطا فرما اور اپني ازلي مقدس روح کا همکو بھروسا دے همارا منهه اپني تعریفوں کے لیئے کھول همارا دل اپني احسانمندي کے لیئے پاک کر اوخدا اوخدا تونے هم سب کو اپنے هاتهه سے بنایا اور ایک باپ سے پیدا کیا همارے دلونمیں آپسکي محبت ڈال ایک کو دوسرے کي بھلائي پر آماده کر هم سب کے دلوں کو اپني روشن روح سے منور کر تا که هم سب تیرے گیت گاویں اور تیرا نام لیکر چلاویں *

او خدا او خدا تو خوب جانتا هے که یهه سین ٹیفک سوسئیٹي تیرے عاجز بندوں کي بھلائي کے لیئے بنائي گئي هے هم تیري رحمت سے امید رکھتے هیں که تو اِس مجمع کے بیچمیں هے اپنے کرم سے اِس مبارک مجمع کو برکت دے اور اسکے مدد کرنے والوں پر اپنا فضل رکھه *

او آسمان اور زمین کے بنانے والے او زمین کو سورج کے گرد پھرانے والے خدا همکو طاقت نهیں هے که هم ایک ذره بھي تیري دانائي اور تیري حکمت کا بھید پاسکیں یهه جو کچھه هم کرتے هیں اسلیئے کرتے هیں که تیري عجیب عجیب صنعتوں کو جانکر همارا دل زیاده تو تیرا

اقرار کرے ہماري روح زیادہ تر تجھکو سرا ہے پس اس مکان کو جسکا پہلا پتھر آج تیرے نام پر تیرے ایک بندہ کے ہاتھہ سے رکھا گیا ہے اپنے نام پر قبول کر اور اپنے بندونکو اس سے فائدہ پہونچا آمین *

اوخدا اوخدا ہماري ملکہ معظمہ وکٹوریہ کو جو تیرے فضل سے آج کے دن تمام ہندوستان اور گریٹ برٹن اور آیرلینڈ اور آبادي ہا اور مضافات واقع یورپ اور ایشیا اور افریقہ اور امریکا اور ایسترل ایشیا کي ملکہ ہے اور جسکے عہد میں اس عمارت کا پتھر تیرے نام پر اور تیرے بندوں کي بہلائي اور خاص و عام کے رفاہ کے لیئے رکھا گیا ہے برکت دے اور ہمیشہ اپنے فضل و کرم کا سایہ اسپر رکھہ اور اپني مخلوق پر جسکو تونے اسکے سپرد کیا ہے اسکو مہربان اور ہمکو اسکا مطیع اور فرمان بردار رکھہ اور اسکي دولت و اقبال میں روز بروز ترقي دے آمین *

بعد پوری ہونے ان تمام کاموںکے مجلس برخواست ہوي

دستخط

ڈبلیو جے براملي
چیرمین

نمبر ۹

روئداد

سائنٹفک سوسائٹی

۲۸ جنوری سنہ ۱۸۹۵ع

الہ آباد

[illegible] کرشچن آرفن پریس میں طبع ہوئی

سنہ ۱۸۹۵ع

نمبر ۹

روئداد

سینٹیفک سوسئیٹی

۲۸ جنوری سنه ۱۸۶۵ع

الهآباد

نیٹو کرشچین آرفن پریس میں طبع هوئي

سنه ۱۸۶۵ع

روئداد نمبر ۹

سینٹیفک سوسئیٹی

علیگڈھہ واقعہ ۲۸ جنوري سنہ ۱۸۶۵ ع

پہلا سالانہ عام اِجلاس

پیٹرن یعني مربي سوسئیٹي

هیز گریس ڈیوک ارگائل

لیف آنریري صدر انجمن

بي سیٹن صاحب بہادر سي بي

صدر انجمن

ڈبلیو جے براملي صاحب اِسکویر

میمبران موجودہ

مولوي محمد امراللہ صاحب وکیل صدر عدالت آگرہ *

شیخ محمد قطب الدین صاحب رئیس بریلي *

مولوي محمد حفیظ الدین احمد صاحب منصف کول *

قاضي لطافت حسین صاحب رئیس علیگڈھہ *

بابودرگاپرشاد صاحب رئیس علیگڈھہ *

محمد عنایت اللہ خان صاحب رئیس بھیکم پور *

لالہ بدري پرشاد صاحب رئیس علیگڈھہ *

سید باسط علي صاحب رئیس جلالي *

راجہ جیکشن داس بہادر ڈپٹي کلکٹر و ڈپٹي مجسٹریٹ علیگڈھہ *

راے گوبردھن داس صاحب تحصیلدار کول ضلع علیگڈھہ *

لیف آنریري سیکرٹري

لفٹننٹ جي ایف آئي گریہم صاحب بہادر

سیکرٹري

سید احمد خان

پہلا سالانہ عام اجلاس سوسئیٹی کا آج کے دن بموجب دفعہ ۳۰ قانون سوسئیٹی کے منعقد ہوا صاحبان مفصلہ بموجب دفعہ ۹ قانون سوسئیٹی کے میمبران معاون مقرر ہوئے *

۲۲۸ جارج ڈنڈاس ٹرنبل صاحب بہادر جج میرٹھہ *

۲۲۹ شیخ شرف الدین صاحب آنریری ڈپٹی مجسٹریٹ بدایون رئیس شیخوپور *

۲۳۰ مولوی محمد کرامت اللہ صاحب منصف شاہجہانپور *

۲۳۱ منشی نوابرائے صاحب منصف داتاگنج ضلع بدایون *

۲۳۲ چودھری اصغرعلی صاحب رئیس کھیرہ آنریری مجسٹریٹ بدایون *

۲۳۳ بابو چندرسیکر صاحب مترجم کلکٹری بدایون *

۲۳۴ بابو پیاری موہن صاحب بانرجی افسر عملہ مہاراجہ بنارس *

۲۳۵ نواب محمد مہدی علی خان بہادر رامپور *

۲۳۶ محمد الطاف علی خان صاحب رئیس بریلی *

۲۳۷ نواب حمزہ علی خان بہادر رئیس شیخپورہ تہانہ بنولی ضلع میرٹھہ *

۲۳۸ مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم صاحب رئیس کلکتہ *

۲۳۹ سید فضل حق صاحب وکیل عدالت دیوانی علیگدھہ *

۲۴۰ مولوی عبیداللہ صاحب عبیدی رئیس کلکتہ *

۲۴۱ بابو دکھنارنجن آنریری سیکرٹری انجمن ہند صوبہ اودھہ تعلقہدار سیکرپور ضلع راے بریلی *

۲۳۲ قاضي فضل احمد صاحب تحصيلدار و ڈپٹي مجسٹريٹ ضلع ميرٹھه *

۲۳۳ ميونسپل کميشن بريلي *

۲۳۴ لاله کشن سهاے صاحب رئيس ميرٹھه محله قانون گويان *

۲۳۵ مولوي مهدي علي خان صاحب تحصيلدار اِٹاوه *

۲۳۶ راؤ هندوپت صاحب جاگيردار علي پور *

۲۳۷ لاله منولعل صاحب وکيل عدالت ديواني ضلع علیگڈهه *

سيکرٹري سوسئيٹي نے رپورٹ کونسل کارپرداز کي پيش کي جو تتمه روئداد هذا ميں مندرج هے اور اِس بات کي تحريک کي که کونسل کارپرداز نے جو واسطے مقرر هونے بابو رامسي گهرس صاحب کے بطور آنريري ميمبر کے سفارش کي هے ميں چاهتا هوں که اُنکا تقرر اِجلاس سے منظور کيا جاے چنانچه بموجب دفعه ۲۵ قانون سوسئيٹي کے اُنکا تقرر بطور آنريري ميمبر کے منظور هوا *

لفٹننٹ جي ايف آئي گريهيم صاحب بهادر ايف آنريري سيکرٹر سوسئيٹي نے جو رپورٹ سالانه بابت سنه ۱۸۶۴ع بموجب دفعه ۴۰ قانون سوسئيٹي کے مرتب کي تهي پيش هوئي جو ذيل ميں مندرج هے *

رپورٹ سالانه

يهه سوسئيٹي جنوري سنه ۱۸۶۴ع ميں مقرر هوئي اور ۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع کے اِجلاس ميں جو بمقام غازيپور منعقد هوا قانون سوسئيٹي کا منظور هوا سال گذشته کي تجربه کاري سے معلوم هوا که وه قانون نهايت عمده اُصول پر مرتب کيا گيا تها اِس ليئے که اِس تمام سال ميں کوئي امر ايسا پيش نهيں هوا جس سے اُس قانون کي ترميم کي ضرورت هوئي هو اِلا ايک وجهه خاص سے جو اِس ضلع کے رئيسوں کي عالي همتي اور فياضي کي دليل هے اُسکي دفعه ۲ کو که جسکا مضمون يهه تها (که

مستقل مقام سوسئیٹی کا انجام کو الہ‌آباد ہوگا مگر جب تک کہ سوسئیٹی
بخوبی کہ چل نکلے اُس وقت تک اُسکا مقام اُن مقاموں میں ہوگا
جہاں جہاں سیداحمد صدرالصدور کا قیام ہوتا رہیگا) اِس طرح بدل دیا
گیا کہ مستقل مقام سوسئیٹی کا بجاے الہ‌آباد کے علیگڈھ قرار پایا *

۳ روز تقرر سے روز بروز اِس سوسئیٹی کو ترقی ہوتی گئی ہی پہلے
اجلاس میں صرف ایک سو نو میمبر معاون ہماری سوسئیٹی کی فہرست
میں تھے ہر اِجلاس میں میمبروں کے داخلہ کو ترقی ہوتی گئی اور تعداد
میمبروں کی دو سو سینتالیس پر پہنچی مگر منجملہ اُنکے تین میمبروں نے
اِس جہان فانی سے اِنتقال فرمایا اور سات میمبروں نے اِستعفا دیا اور ایک
میمبر آنریری میمبروں میں داخل ہوا اور دو سو چھتیس میمبر آج کی
تاریخ تک ہماری فہرست میں ہیں جنکی فہرست تتمہ میں شامل ہی
ہندوستانی میمبروں کی تعداد کے زیادہ ہونے سے سوسئیٹی کے ترقی
خواہوں کو بہت بڑی خوشی ہی اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ لوگ
آخرکار اِس بات سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں کہ اپنے واسطے اور اپنے ہموطنوں
کے واسطے تعلیم و تربیت کا سرانجام کرنا اور شائع کرنا بہت ضرور ہی
اور وہ تربیت ایسی تربیت ہی کہ بالضرور چند ہی سال میں اضلاع شمال
و مغربی میں اُسکے اثر بہت اچھے ظاہر ہونگے اور صاحبان انگریز کی تعداد
کے ملاحظہ سے بھی جو ہندوستانیوں کو فائدہ پہنچانے کے واسطے سوسئیٹی
میں شریک ہوئے ہیں نہایت خوشی اور تقویت ہوتی ہی *

ایک نہایت عمدہ اور فرحت انگیز اور لائق یادگاری کے جو امر اِس
سال میں ہوا وہ یہہ ہی کہ اِس ضلع علیگڈھ کے رئیسوں نے اپنی فیاضی اور
عالی ہمتی سے سوسئیٹی کے لیئے ایک مکان عالیشان بنانے اور ایک ذخیرہ
کتابوں اور آلات علوم و فنون کے جمع کرنے کے لیئے چندہ جمع کرنا چاہا ہی
چنانچہ ۱۹ اگست سنہ ۱۸۶۳ع کی مجلس میں جس قدر زر چندہ پر
دستخط ہوئے اُسکی تعداد [illegible] واسطے تعمیر مکان کے اور [illegible]

واسطے فراهمي كتب و آلات كے هى بعد اُسكے اَوْر صاحبوں نے بهي اِن دونوں كاموں كے ليئے چنده دينا منظور فرمايا اور لغايت ۳۱ دسمبر سنه ۱۸۶۴ع جن صاحبوں نے چنده دينا قبول كيا اُسكي تفصيل ذيل ميں مندرج كي جاتي هى اور هنوز فهرست چنده كهلي هوئي هى اور اُميد هى كه اَوْر بهي روپيه بطور چنده كے جمع هوگا سوسئيٹي اِس ضلع كے اور اَوْر اضلاع كے تمام رئيسوں كا جنهوں نے واسطے اِس نيک كام اور اپنے ملک كي بهلائي كے ليئے زر چنده ديا هى نهايت شكر ادا كرتي هى *

فهرست اُس چنده كي جو بعد ۱۶ اگست سنه ۱۸۶۴ع كے لغايت ۳۱ دسمبر سنه ۱۸۶۴ع دستخط هوا

نام چنده دينے والے كا	تعداد زر چنده تعمير مكان	تعداد زر چنده بابت فراهمي كتب و آلات
ٹهاكر گوروپرشاد صاحب رئيس بيسوان --	بالر	صـه
مولوي زين العابدين صاحب منصف محمدآباد ضلع غازيپور --	صـه	*
شيخ بركت علي صاحب منصف بانس گانو ضلع گوركهپور --	صـه	*
لاله چهبيلےرام صاحب ساهوكار كول --	سـه	عـه
سيد باقرعلي صاحب رئيس جلالي --	صـه	*
سيد فضل حق صاحب وكيل عدالت ديواني عليگڈهه --	ے	*
لاله پورن مل صاحب ساهوكار هاترس --	سـه	*
لاله رام دهن صاحب ساهوكار هاترس --	عـه	*
ڈبليو جانسٹن صاحب بهادر --	صـه	*
محمد نصرت خان صاحب رئيس سميره	صـه	عـه

لاله بانسیدیو صاحب ساھوکار ھاترس --	صہ	*
لاله پھول چند مکھن لعل ساھوان ھاترس	؏	*
لاله انگو مل صاحب ساھوکار ھاترس --	صہ	*
لاله دیبی داس صاحب رئیس سکندرہ راؤ	صہ	*
لاله گلاب رائے صاحب رئیس سکندرہ راؤ	للعہ	*
ٹھاکر نراین سنگھه صاحب رئیس حسن گڈھه پرگنه جلیسر ضلع متھرا --	صہ	*
بابو ایشان چندر صاحب رئیس کول --	صہ	*
سید تراب علی صاحب ڈپٹی کلکٹر جونپور	؎	*
میزان --	لعا ؎	؎

گورنمینت نے بھی اِس کام کے انجام ھونے کے لیئے بہت عمدہ تائید کی ھی چنانچه حسب رپورٹ جناب جے ایچ پرنسپ صاحب بہادر کلکٹر علیگڈھه اور بسعی اور سفارش جناب مسٹر ولیمس صاحب بہادر کمشنر میرٹھه کے گورنمنٹ سے تین ایکڑ اور تین روڈ اور تیس پول زمین سرکاری واسطے تعمیر مکان کے اور ایک باغ سرکاری واسطے اِمتحان اور ترقی علم فلاحت کے بموجب چٹھی سیکرٹر گورنمنٹ اضلاع شمال مغربی نمبر ۱۳۱۷ مورخه ۱۵ نوامبر سنه ۱۸۶۴ ع بنام صاحب کمشنر بہادر میرٹھه اور چٹھی سیکرٹر صدر بورد نمبر ۷۰۶ مورخه ۲۵ نوامبر سنه ۱۸۶۴ ع اور ڈاکٹ صاحب کمشنر بہادر نمبر ۳۷۵ مورخه ۳۰ نوامبر سنه ۱۸۶۴ ع بنام صاحب کلکٹر بہادر علیگڈھه مرحمت ھوا ھی پس سوسئیٹی کی طرف سے اُن دونوں افسران گورنمنٹ کا اور نیز گورنمنٹ شمال مغرب کا کمال احسان‌مندی سے دلی شکر ادا کیا جاتا ھی *

تعمیر مکان کی ۳۰ نوامبر سنه ۱۸۶۴ ع سے شروع ھوئی چنانچه پہلا پتھر اُسکی بنیاد کا جناب نواب مستطاب معلی القاب آنریبل اے ڈریمنڈ صاحب

بہادر لفٹننٹ گورنر شمال مغربی اضلاع کے ہاتھہ سے رکھا گیا سوسئیٹی اُنکا دلی شکر ادا کرتی ہی کہ صاحب ممدوح نے اُسکے کار و بار کی ترقی میں بہت مہربانی سے اعانت کی اور اپنی پرورش سے مستفیض کیا جو سرگرمی اور غرض جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اضلاع شمال مغربی نے لوگوں کی بھلائی کے لیئے ظاہر کی اُن رئیسوں کی آل اولاد تک کو جنکی فیاضی کے سبب سے وہ جلسہ جمع ہوا خوش آیندہ یادگاری رہیگی *

اِس بات کی رپورٹ کرنے سے بھی رضامندی ہوتی ہی کہ کتابوں کا واسطے سوسئیٹی کے خریدنا شروع ہوگیا ہی اور ایک عمدہ ذخیرہ اُنکا فراہم ہوتا جاتا ہی چنانچہ جس قدر کتابیں خرید کی گئی ہیں یا لوگوں نے بطور نذر کے سوسئیٹی کو دی ہیں اُن سب کی فہرست مرتب ہوئی ہی اور آیندہ کو مشتہر کی جاویگی منجملہ اُنکے سیداحمدخان نے جو نذر کی ہی وہ قیمتی چھہ سو روپیہ کی ہی *

سیداحمدخان نے اِسی بات پر قناعت نہ کی بلکہ سوسئیٹی کے کار و بار کی ترقی میں اَور بھی کوشش پر کمر باندھی چنانچہ پہلی دسمبر گذشتہ سے اُنھوں نے ایک جلسہ قائم کیا ہی جس میں وہ ایسے لوگوں کو جو قانون سیکھنے کے خواہشمند ہیں لکچر یعنی درس دیتے ہیں ہر شخص جو اُس میں شریک ہوتا ہی تھوڑی سی فیس ادا کرتا ہی اُسکی آمدنی سیداحمدخان نے سوسئیٹی کی عمارت کے چندہ میں شامل کردی ہی جیسا کہ نقشوں مفصلہ ذیل سے واضح ہوگا یہہ لکچر مارچ سنہ ۱۸۶۵ع کے آخر تک جاری رہیگا *

(۱)

نقشہ جمع خرچ آمدني لکچر لغايت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع

باقي موجودہ خزانہ سوسائیٹي	خرچ لکچر	آمدني لکچر
اسمالعہ ۹ر ۶ پائي	سے ۲ر ۶ پائي	اسماسے

(۲)

نقشہ وصول باقي زر چندہ تعمير مکان لغايت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع

باقي	وصول	ميزان	آمدني لکچر	تعداد زر چندہ دستخط شدہ
سمہ تہ صا لہ عشہ ۹ر ۶ پائي	عمہ تہ لا سے	عمہ تہ سماسہ ۹ر ۶ پائي	اسمالعہ ۹ر ۶ پائي	لوہ تہ لعا لعہ

(۳)

نقشہ جمع خرچ آمدني زر چندہ تعمير مکان معہ آمدني لکچر لغايت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع

باقي	خرچ جو واسطے تعمير مکان کے ديا گيا	ميزان	آمدني فيس لکچر	زر چندہ وصول شدہ
عمہ تہ ماسہ ۹ر ۶ پائي	لماعہ	عمہ تہ لا سہ ۹ر ۶ پائي	اسمالعہ ۹ر ۶ پائي	عمہ تہ اسمالہ عشہ

(۴)

نقشه وصول باقي زر چنده فراهمي كتب و آلات لغايت ۳۱ دسمبر سنه ۱۸۶۴ع

زر چنده دستخطشده	وصول	منهائي بابت قيمت كتب جو سيداحمدخان نے دي	ميزان	باقي
سے عنه	لعالاعه	سعاه	الـ عا لاعه	الـ عا عـه

(۵)

نقشه جمع خرچ زر چنده فراهمي كتب و آلات لغايت ۳۱ دسمبر سنه ۱۸۶۴ع

تعداد زرچنده وصولي	خرچ خريد كتب	باقي
لعالاعه	سعالعـه ۶ر ۱ پائي	ماالعـه ۹ر ۱۱ پائي

علاوه رقم خرچ مندرجه نقشه نمبر۵ كے بيس روپيه كي الماري اور چهه سو اكياون روپيه كي كتابيں اور نقشهجات جغرافيه اور چهتيس روپيه كي روئي اوتنے كي كل خريدي گئي هيں أنكي قيمت ابهي ادا نهيں هوئي مگر جلد ادا هو جائيگي *

علاوہ رقم خرچ مندرجہ اِس نقشہ کے رقومات مفصلہ ذیل سوسئیتي کو دیني ہیں *

تنخواہ بابو گنگاپرشاد مترجم بابت دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع	...	سـہ
تنخواہ مولوي فیض الحسن بابت دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع	...	صـہ
تنخواہ محمدیارخان محرر بابت دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع	...	عـہ
محصول ڈاک بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع	...	عـہ ۱۱ ۶ پائي
تکت رسیدات	...	عـہ ۱
سائر خرچ	...	عـہ ۲
تخمیناً بابت چھپوائي تاریخ چین دادني بابت مشن پریس کلکتہ	...	اماعـہ ۸
میزان	...	سماعـہ ۶ ۶ پائي

پس اِس رقم کے خرچ ہونے کے بعد مبلغ الـتماںہ ۱۱ ۱۱ پائي باقیات آمدني سوسئیتي کے خزانہ میں موجود رہینگے *

ذکر اُن کاموں کا جو سوسئیتي نے اِس سال میں کیئے

گذشتہ تمام سال میں صرف ایک مترجم انگریزي اور ایک مولوي اور ایک محرر نوکر رہا اور علاوہ انجام دینے کام ترتیب دفتر اور درستي حساب اور ترتیب روداد اِجلاسوں کے مترجموں نے کام حسب تفصیل ذیل کیا *

رولن صاحب کي قديم قوموں کي تاريخ ميں سے تاريخ
مصر کا ترجمہ ... ۱۰۰ صفحہ

رولن صاحب کي قديم قوموں کي تاريخ ميں سے تاريخ
يونان کا ترجمہ ... ۴۱۵ صفحہ

ڈاکٹر کانڈ صاحب کي تاريخ اسپين کا اسپانش زبان سے
جو مسں فاسٹر نے انگريزي ميں ترجمہ کيا ھی اُسکا ترجمہ
اُردو ميں ... ۷۵ صفحہ

مانڈر صاحب کے خزانہ علم کا ترجمہ ... ۵۰ صفحہ

۶۴۰ صفحہ

سال گذشتہ ميں سوسئيٹي نے صرف دو کتابيں چھاپيں ايک ترجمہ تاريخ مصر کا جو تقسيم ھو گيا اور دوسري تاريخ چين کي جو پہلا ترجمہ کيا ھوا فارسي زبان ميں ھی اور وہ ابھي تقسيم نہيں ھوا عنقريب تقسيم ھونيوالي ھی *

اِس بات کي اِطلاع کرنے سے خوشي ھوتي ھی کہ مختلف مقاموں سے جو سوسئيٹي کے پاس چٹھياں پہنچيں اُنسے معلوم ھوتا ھی کہ ترجمہ تاريخ مصر کا بسبب سليس اور بامحاورہ ھونے کے عام پسند ھوا ھی اِس سے آيندہ ترجموں کے زيادہ اچھے ھونے کي توقع ھوتي ھی *

سال گذشتہ ميں بعض ميمبروں نے شکايت کي کہ سوسئيٹي ميں کتابيں کم چھاپہ ھوئيں اور کسي ميمبر نے ايک گمنام چٹھي اِسي امر کي شکايت کي سوسئيٹي ميں بھيجي ھی جو سوسئيٹي کي کتاب آمدني چٹھيات ميں نتھي ھی اگرچہ يہہ شکايت کسي قدر معقول ھو ليکن ھمکو اُميد ھی کہ ھندوستاني ميمبر اُن مشکلات پر لحاظ کرينگے جو ايک دو سال تک ايک نئے کام کے جاري ھونے ميں بالضرور پيش آتي ھيں علاوہ معمولي ھرج مرج کے جو ايک نئے کام ميں خواہ نخواہ عائد ھوتے ھيں ايک بہت بڑا ھرج يہہ ھوا کہ سوسئيٹي کا مقام سال گذشتہ ميں بدل گيا اور وہ ايک ايسا واقعہ ھوا کہ اُسکے سبب سے اُسکے کار و بار اِلتوا ميں پڑ گئے

اور نیز جن پریسوں میں کتابیں چھاپنے کو دي گئیں وہاں سے اِس قدر تاخیر میں آئیں کہ اَور ترجمہ کیئے جانے کي باوجودیکہ وہ طیار تھے نوبت نہ پہنچي اور سب سے بڑا امر یہہ تھا کہ سوسئیٹي پاس اِس سال میں اِس قدر روپیہ نہ تھا کہ وہ اَور زیادہ کتابیں چھاپ سکتي پس اِس سے ثابت هی کہ کوئي غفلت یا سستي در باب ترجمہ کرنے اور مشتہر کرنے کتابوں کے مہتممان سوسئیٹي کي طرف سے نہیں هوئي کیونکہ سال گذشتہ میں ایسے هرج پیش آنے ناگزیر تھے اور جو بندوبست کہ آگے بیان کیا جاتا هی اُس سے اُمید هي کہ اِس سال میں بہت زیادہ کتابیں اَور نہایت مفید مفید ترجمے هوکر مشتہر هونگے*

ذکر آمدني سوسئیٹي کا جسکي سال حال میں توقع هی اور اُن کاموں کا جو سوسئیٹي اِس سال میں کریگي

نقشہ متصلہ ذیل سے غالب آمدني اور خرچ سوسئیٹي کا بابت اِس سال کے اور نیز تعداد اُس روپیہ کي جو کتابوں کے چھاپنے کے لیئے بہم پہنچ سکیگا معلوم هوگي *

کتابوں مفصله ذیل کے ترجمه اور چھاپنے کي اِس سال میں تجویز تھی

(۸)

نقشه اُن کتابوں کا جو اِس سال میں ترجمه هونے اور چھپنے والي هیں

نمبر	نام کتاب	تعداد صفحه کتاب انگریزي کي	کیفیت
۱	رولن صاحب کي قدیم قوموں کي تاریخ یونان میں سے اول حصه جو اِبتداے قائم هونے سلطنتوں یونان سے اُس زمانه تک جب که یونان میں علوم و فنون میں مشهور مشهور لوگ هوئے ...	۹۳	یهه تینوں حصے ترجمه هوچکے هیں اور اِنکا چھاپه هونا ۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع کے اِجلاس میں منظور هو چکا هی
۲	رولن صاحب کي قدیم قوموں کي تاریخ یونان میں سے دوسرا حصه جو دارا کے زمانه سے جب که یونان کي اور اِیرانیوں کي تاریخ مل گئي زرکسیز کي وفات هی ...	۱۷۸	
۳	رولن صاحب کي قدیم قوموں کي تاریخ یونان میں سے تیسرا حصه جو ارتا زرکسیز کے زمانه سے اُسکي وفات تک هی ...	۱۴۴	
۴	رساله علم فلاحت یعني کشتکاري مصنفه رابرٹ اِسکاٹ برن صاحب	۲۲۵	۱۶ جون سنه ۱۸۶۴ع کے اِجلاس میں جو متعدد رسالے نیچرالفلاسي کے ویل صاحب کے سلسله میں سے منظور هوئے هیں اُن میں کا یهه رساله هی
۵	رساله نیچرالفلاسي مصنفه چارلس ٹاملنسن ...	۱۶۲	ایضاً

نمبر	نام کتاب	تعداد صفحہ کتاب انگریزی	کیفیت
۶	رسالہ علم آب و ہوا مصنفہ چارلس تاملنسن ...	۱۳۸	۱۶ جون سنہ ۱۸۶۴ع کے اجلاس میں جو متعدد رسالے نیچرالفلاسي کے ویل صاحب کے سلسلہ میں سے منظور ہوئے ہیں اُن میں کے یہہ رسالے ہیں
۷	رسالہ جرثقیل مصنفہ چارلس تاملنسن ...	۲۰۰	
۸	رسالہ در علم قوت برقي مصنفہ چارلس تاملنسن ...	۱۹۵	
۹	سینیرز پولیٹکل اکونمي ...	۲۲۵	۱۶ جون سنہ ۱۸۶۴ع کے اجلاس میں منظور ہوچکا ہی

تاریخ یونان کا ترجمہ طیار ہی اُسکے ترجمہ کي بابت کوئي خرچ درکار نہیں اور منجملہ کتب باقي ماندہ کے عملہ معینہ سوسئیٹي کا بمشکل رسالہ علم فلاحت اور رسالہ نیچرالفلاسفي اور رسالہ علم جرثقیل اور رسالہ علم ادوات اور رسالہ قوت برقي کا ترجمہ کردیگا پس اُسکے واسطے بھي نیا خرچ درکار نہیں ہی کیونکہ تنخواہ عملہ کي اخراجات میں منہا ہو گئي باقیماندہ کتابوں کے لیئے خرچ درکار ہوگا اور خواہ اُنکا ترجمہ اُجرت دیکر باہر سے کیا جاے خواہ مترجم جدید نوکر رکھکر کیا جاوے تخمیناً اُنکے ترجمہ پر حسب تفصیل ذیل خرچ پڑیگا *

(۹)

نام کتاب	تعداد صفحہ	اُجرت في صفحہ	کل اُجرت ترجمہ
سینیرز پولیٹکل اکونمي --	۲۲۵	[illegible]	[illegible]
رسالہ علم آب و ہوا مصنفہ چارلس تاملنسن --	۱۳۸	[illegible]	[illegible]
میزان --	۳۶۳		[illegible]

اجرت چھپوائي اُن کتابوں کي جو معتبر چھاپہ‌خانوں سے چھپوائي جاویں حسب تفصیل ذیل ہوگي اور اِس حساب میں وہ شرح چھپوائي کي مندرج کي گئي ہی جو گورنمنٹ پریس الہ‌آباد میں لي جاتي ہی اور اِسي نقشہ میں شامل کیا گیا ہی تخمیني اُجرت و ڈکٹ اور قیمت کاغذ اور اُجرت جلدبندي کي جس سے کل لاگت چھپوائي کتب مذکورہ بالا تخمیناً معلوم ہوگي

(ج)

نمبر	نام کتاب	تعداد فرمہ	اُجرت في فرمہ	کل اُجرت	تخمیناً لاگت وڈکٹ بابت اُن کتابوں کے جن میں نقشے ہیں	قیمت کاغذ	جلدبندي	اُجرت ترجمہ	میزان
۱	رولن صاحب کي قدیم قوموں کي تاریخ یونان سے اول حصہ جو ابتداے قائم ہونے سلطنتوں یونان سے اُس زمانہ تک جب کہ یونان میں علوم و فنون میں مشہور مشہور لوگ ہوئے	۱۰	عہ ۲ ا/	ماعہ ۸/۰	*	ماعہ ۹/ ۷ پائي	عہ	*	سماعہ ا/ ۷ پائي
۲	رولن صاحب کي قدیم قوموں کي تاریخ یونان سے دوسرا حصہ جز دارا کے اُس زمانہ سے جب کہ یونانیوں اور ایرانیوں کي تاریخ مل گئي زرکسیز کي وفات تک ہی	۲۱	ایضا	سماعہ ا/	*	مالعہ ٦/ ٥ پائي	سہ	*	سماللعہ ۷سہ ٥ پائي
۳	رولن صاحب کي قدیم قوموں کي تاریخ یونان سے تیسرا حصہ جو ارتا زرکسیز کے زمانہ سے اُسکي وفات تک ہی	۱۵	ایضا	ما لہ سہ ۴/	*	مالعہ ٦/ ۸ پائي	عہ	*	اسماعہ ۱۰/ ۸ پائي

حساب مذکورہ بالا سے ظاہر ہی کہ اِس سال میں جس قدر آمدنی کی سوسئیٹی کو توقع ہی اگر وہ کل روپیہ آجاوے تو بھی واسطے چھاپہ ہونے اِس قدر کتابوں کے کافی نہیں ہوتا بلکہ مبلغ [illegible] ۲/ ۹ پائی فاضل ہوتے ہیں جیسا کہ نقشہ مذکورہ بالا سے ظاہر ہی مگر ایک صورت میں جس سے اخراجات سوسئیٹی میں تخفیف ہو سکتی ہی *

حساب چھپوائی چھاپہ خانوں کا جو دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ پریس میں اُجرت چھپوائی ایک فرمہ کی جس میں آٹھہ صفحہ ہونگے اور جسکی ہزار کاپی چھپینگی [illegible] ۱۲/ فی فرمہ یا [illegible] ۳ پائی فی صفحہ ہی اور مصدر النوادر آگرہ میں [illegible] ۱۲/ فی فرمہ یا [illegible] ۳/ فی صفحہ اور باپٹسٹ مشن پریس کلکتہ میں تخمیناً [illegible] فی فرمہ یا [illegible] فی صفحہ ہی *

سید احمد خان بانی سوسئیٹی نے جو کار و بار سوسئیٹی میں ہمیشہ سرگرم اور فیاض ہیں اور جنکو اُسکی ترقی کا ہر وقت خیال رہتا ہی اُنہوں نے یہہ بات لفٹننٹ گریہیم صاحب کے اِرشاد کے بموجب قبول کی ہی کہ میرا پریوٹ پریس سوسئیٹی کے کام کے لیئے موجود ہی تو اِس صورت میں [illegible] ۱۳/ فی فرمہ یا [illegible] ۱۳/ ۹ پائی فی صفحہ چھپوائی میں بغیر منافع کے لاگت پڑیگی اَور پریسوں میں جو اِس سے زیادہ چھپوائی مقرر کی ہی غالباً وہ اُنکا منافع ہی اور بلاشبہہ سید احمد خان کو منافع کا لینا منظور نہیں ہی اِس پیشکش کے سبب سے علاوہ بہت سے نقد روپیہ کی کفایت کے کتابوں کے چھپنے میں دیر بھی نہ لگیگی جو بسبب مترجموں اور مہتمموں سوسئیٹی کے چھاپہ خانوں سے سیکڑوں کوس دور ہونے پر بالضرور ہوتی ہی چنانچہ سال گذشتہ میں اِس قدر تفکر اور تکلیف پیش آئی کہ ہفتہ کے ہفتہ پروفوں کے آنے اور پھر واپس جانے میں ضائع ہوئے اِس لیئے کہ بغیر ملاحظہ مہتمم سوسئیٹی کے اُنکی تصحیح نہیں ہونے کی جو ترجمہ بسبب کثرت کام کے سید احمد خان کے نہ چھپ سکیں وہ اَور چھاپہ خانوں میں چھپ جائینگے اور

اُن سب پر جو اُنکے چھاپہ خانہ میں چھپینگے سوسئیٹي کو ہر فرمہ پر بمقابلہ حساب گورنمنٹ پریس سے ۱۴/ کا اور بحساب مطبع مصدرالنوادر آگرہ ۱۴/ کا اور بحساب تخمیني مطبع کلکتہ ۲/ کا فائدہ ہوگا کل اُجرت چھپوائي کي جو نقشہ میں مندرج ہی ۱/ تھی اور اگر وہ سب سیداحمدخان کے پرِیوِٹ پریس میں اصلي لاگت پر بلا منافع کے چھپیں تو ۱۴/ خرچ ہوتا ہی اِس صورت میں ۱/ کا فائدہ سوسئیٹي کو ہوگا *

علاوہ اِسکے ایسي ہي فیاضي سے سیداحمدخان نے یہہ بھي منظور کیا ہی کہ جو کتابیں اُنکے پرِیوِٹ پریس میں چھپیں اُسکا روپیہ سوسئیٹي آرام سے اور موقع پر ادا کرے مگر وہ یہہ اقرار نہیں کرتے کہ یہہ سب کتابیں وہ اپنے پریوِٹ پریس میں چھاپ دینگے لیکن میمبروں کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ جس قدر ممکن ہی اُس قدر چھاپي جائینگي سیداحمدخان کي حسن تدبیر اور احتیاط جو سوسئیٹي کے کام کے اِنتظام میں ہی وہ دونوں کونسلوں کے میمبروں پر بخوبي روشن ہی *

(دستخط) جي ایف آئي گریہم
لیف آنریري سیکرٹري

چیرمین نے اُن تمام اِنتظاموں کو باتفاق تمام میمبران موجودہ کے پسند کیا جو رپورٹ مذکورہ بالا میں مندرج ہیں اور تحریک کي کہ سیداحمدخان نے اپني فیاضي سے جو اصلي لاگت پر بلا کسي نفع کے سوسئیٹي کي کتابوں کے چھاپنے کا جس قدر کہ ممکن ہو اقرار کیا ہی سوسئیٹي کو اسکا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کیونکہ اِس سے سوسئیٹي کو بہت کفایت اِخراجات میں ہوگي اور نیز وہ ایک معقول تعداد کتابوں کے چھاپنے پر قادر ہوگي *

راجہ جیکشن‌داس نے اِسکي تائید کي اور بالاتفاق منظور ہوئي *

بعد اُسکے بموجب دفعہ ۳۲ قانون سوسئیٹی کے دو فہرستیں واسطے تقرر نئے کونسل مشیر اور نئے کونسل کارپرداز اور نئے افسران سوسئیٹی کے پیش هوئیں اور حسب تفصیل ذیل کونسلوں اور افسروں کا تقرر عمل میں آیا *

میمبران کونسل مشیر حسب تفصیل ذیل مقرر هوئے •

ڈبلیو جے براملي صاحب بهادر *

بي سیپٹ صاحب اِسکوئیر سي بي *

ڈبلیو میور صاحب اِسکوئیر *

جي ایچ پرنسپ صاحب بهادر *

آنریبل ڈي ایف مکلیوڈ صاحب بهادر *

کرنل جي ڈبلیو هملٹن صاحب بهادر *

اے کالون صاحب اِسکوئیر *

جي ایچ ریکٹس صاحب اِسکوئیر *

سي اے ایلیٹ صاحب اِسکوئیر *

ایم کیمپسن صاحب اِسکوئیر *

کپتان اِس آر فلر صاحب بهادر *

لفتننت جي ایف آئي گریهیم صاحب بهادر *

مولوي عبداللطیف خان بهادر *

نواب ضیاءالدین احمد خان بهادر *

مولوي سراج حسین صاحب *

راجه جیکشن داس بهادر *

سید احمد خان *

میمبران کونسل کارپرداز حسب تفصیل ذیل مقرر ہوئے

ڈبلیو جے براملي صاحب بہادر *
جے ایچ پرنسپ صاحب بہادر *
راجه جیکشن‌داس بہادر *
مولوي حفیظ‌الدین‌احمد صاحب *
قاضي مددحسین صاحب *
محمد عنایت‌الله‌خان صاحب *
محمد عبدالشکورخان صاحب *
قاضي لطافت‌حسین صاحب *
بابو ایشرچندر صاحب *
لاله بدري‌پرشاد صاحب *
سیداحمدخان *

افسران سوسئیتي کے حسب تفصیل ذیل مقرر ہوئے

ڈبلیو جے براملي صاحب بہادر — پریسیڈنت

جے ایچ پرنسپ صاحب اِسکوئیر
راجه جیکشن‌داس بہادر } وئیس‌پریسیڈنت

سیداحمدخان — سیکرٹري

بعد اسکے سید احمد خان نے مستر کیمپسن صاحب کي چتھي مندرجه ذیل پیش کي اور کہا که مجھکو اِس بات کي کمال خوشي هی که هماري سوسئیتي کا پہلا ترجمه صاحب ممدوح نے پسند فرمایا هی اور دو سو کتابیں اُسکي گورنمنت کے مدارس کے لیئے خرید هونے کے لیئے رپورت کي هی *

ترجمه چتھي ایم کیمپسن صاحب بہادر ڈائرکتر سورشتة تعلیم اضلاع شمال مغربي نمبري ۱۲۵۸ مورخه ۱۶ جنوري سنه ۱۸۶۵ع بنام سید احمد خان سیکرتر سین تیفک سوسئیتي علیگڈهه

پہلي کتاب مشتہرکردہ سین تیفک سوسئیتي جسکا نام تاریخ مصر هی وہ همارے پاس پہنچي اور اُسکے ترجمه کي طرز کلام اور اُس طریقه کو جس طرح سے ترجمه کیا گیا هی هم پسند کرتے هیں *

اور یہه اِطلاع دیتے هیں که هم نے گورنمنت کي منظوري واسطے خریدنے دو سو نسخوں اُس ترجمه کے تحصیلي اور دیسي مدرسوں میں بطور اِنعام کے تقسیم کرنے کي نظر سے منگوائي هی *

بعد اِسکے سید احمد خان نے مولوي عبداللطیف خان بہادر کي چتھي مندرجه ذیل پیش کي اور اِس بات کي تحریک کي که یہه چتھي واسطے غور و ملاحظه کے کونسل کارپرداز کے سپرد کي جاے *

راجه جیکشن داس بہادر نے اِس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور هوئي *

ترجمہ چٹھي مولوي عبداللطيف خان بہادر ميمبر كونسل مشير مورخہ ۸ جنوري سنہ ۱۸۶۵ع مقام كلكتہ بنام سيكرتر سين تيفك سوسيئتي عليگڈھہ

مجھكو بہت افسوس هى كہ كار و بار خصوص كار سركاري كي كثرت كے سبب سے فرصت اور موقع نہ پانے سے سوسئيتي كے كار و بار ميں شريك هونے سے اب تك ميں محروم رها بجز إسكے كہ ميں نے رولن صاحب كي قديم تاريخ كے اُس حصہ كے ترجمہ كے خلاف پر اپني راے سرزد كي جس ميں يونان كے حالات كا ذكر هى إس ظاهري غفلت كے بالعوض جو ميري طرف سے هوئي هى صرف إس خيال سے اپنے تئيں تسكين دے سكا كہ جس كام ميں مجھہ سے زيادہ قابل قابل بہت سے ميمبر مددگار هيں جنھوں نے سوسئيتي كي بھلائي ميں بہت سي كچھہ غرض ظاهر كي هى تو ميري طرف سے خط و كتابت كا نہ هونا غالباً معلوم نہ هوگا *

چو كہ ميں كونسل مشير كا ميمبر هوں ميں خيال كرتا هوں كہ ميرا تعلق سوسئيتي سے ايسا هى كہ جسكے سبب سے مجھكو لازم هى كہ جہاں تك مجھہ سے هوسكے اُسكے كار و بار كو ترقي دينے ميں كوشش كروں اور إس لیئے چند رائيں پيش كرنے كي ميں إجازت چاهتا هوں جو ميرے خيال ميں آئي هيں اور اُميد هى كہ اُنميں ايسي ترميم اور ترقي كي جانے كے بعد جو اُنكے عمل درآمد كے واسطے ضروري هو شايد وہ كچھہ كام آويں *

اول - ميرے نزديك اگر مسلمانوں ميں عالموں كي طبيعت ميں ايك خيال اُن عمدہ ذخيروں كا جو انگريزي زبان اور علم ميں جمع هيں اور جس سے

اُنمیں سے اکثر محروم هیں گو وہ خیال کیسا هي کمزور هووے بکامیابي ڈالا جاوے تو ایک بڑي بات حاصل هووے تب جو تعصب کہ وہ انگریزي کي تحصیل میں اُنسے ظاهر هوتا هی وہ جاتا رهے اور ایک غبطہ پیدا هو جس سے اُنکو ایسا شوق هو جاوے کہ دیکھیں اول اُن خزانوں کو کون حاصل کرے اور اپنا کرلے اِس لیئے مولوي سراج حسین اور مولوي سید احمد خان کي اِس راے سے میں دل سے اِتفاق کرتا هوں کہ بڑي بڑي دقیق کتابوں کا ترجمہ بنظر ثبوت اِس بات کے زبان عربي میں کیا جاے کہ علماے عربي کو معلوم هو کہ بڑي دقیق اور باریک کتابیں صرف زبان عربي سے مخصوص نهیں اور معلوم هو کہ وہ کتابیں اُس زبان کي حد سے باهر هیں اِس مطلب کے حصول کے لیئے میں ضروري سمجھتا هوں کہ ایک علیحدہ فنڈ روپیہ کا جمع کیا جاوے جسکے جمع کرنے میں صرف مسلمان شرفا مددگار هوں دوم بلحاظ کتب علوم عملي کے میري بالکل یہہ راے هی کہ صرف اُردو میں اُنکا ترجمہ کیا جاے کہ وهي صرف ایسي زبان هی جسکو هندوستان کے مختلف اضلاع میں تعلیم یافتہ لوگ سمجھتے هیں تیسرے اگر اُن کتابوں کے عربي ترجموں کو جو اصل میں یورپ کي زبانوں میں تهیں اور جو ترجمے تھوڑا عرصہ گذرا کہ مصر میں چھپ کر مشتهر هوئے اور جو اب بهي موجود هوں سوسئیتي کے خرچ اور رهنمائي سے پهر چھاپا جاے یا اُردو زبان میں ترجمہ کیا جاے تو دقت اور محنت اور نیز روپیہ میں کفایت شعاري هوگي اور میرے نزدیک یہہ ایک عام قاعدہ ٹھہرا لیا جاے کہ جس حالت میں کسي انگریزي کتاب کا ترجمہ اُردو میں کرنا منظور هو اور مشرق کي کسي زبان میں اُس کتاب کے سردست ترجمے موجود هوں اور سوسئیتي کے مطلب کے واسطے دستیاب هوں تو اُنهیں ترجموں سے اُس کتاب کا اُردو میں ترجمہ کیا جایا کرے چوتھے میري راے هی کہ انگریزي کتب علوم اِنشا اور علوم دقیق کے تمام ایسے اُردو اور فارسي ترجموں کے نسخے جنکو خاص لوگوں نے اپني ذمہداري پر کیا هو یا گورنمنت کي هدایت اور اِنتظام سے هوئے هوں سررشتہ تعلیم کے حکام کي مدد سے جمع کیئے جاویں اُنمیں سے وہ ترجمے جو سوسئیتي

کے مطالب کے مناسب ہوں پھر چھاپے جاویں پانچویں ہندوستان میں خاص لوگوں کو مناسب اِنعاموں کي ترغیب سے مختلف بڑے بڑے مضامین پر اُردو زبان میں خواہ اصلي تصنیفات طیار کرنے کي یا اُن مضمونوں کے یورپ کي کتابوں سے تالیف کرنے کي رغبت دلائي جاے اور بطور ایک اَور ترغیب کے میري یہہ راے هی که علاوہ اِنعاموں کے ایسي تصنیفات اور تالیفات کا حق چھاپہ اُن لوگوں کو مرحمت کیا جاے اور کتابوں کي فروخت سے جو منافع هو اُنکو دیا جاے چھٹھے ایسے اہل یورپ سے جو اُردو زبان سے بخوبي واقف هوں انگریزي یا اَور یورپ کي زبانوں کي مفید کتابوں کا ترجمه کرنے کي خاص درخواست کي جاے اور اُنسے اقرار اور ذمه کر لیا جاے کهٔ بذریعه سوسئیٹي کے اُن کتابوں کے بہت سے نسخے واسطے مصنفوں کے فروخت کردیئے جائینگے ساتویں اُردو میں ایک هفتہوار یا ماهواري یا کسي کسي مہینه میں ایک میگزین یعني خزانه مضامین مختلفه کا اُن میگزینوں کے طریق پر مشتہر کیا جایا کرے جنکو ملک گریٹ برٹن اور آیرلینڈ میں بہت کچھه کامیابي هوئي هی اور اِس مطلب کے حصول کے واسطے ایسے ایڈیٹر یعني مہتمم اخبار کي مدد حاصل کي جاے جسکو اُردو کا خوب علم هو اور اُسکے ساتھه هي انگریزي ایڈیٹر کي مانند ذهین اور تیز فہم هو آٹھویں حال میں اِنگلستان میں بہت سے ایسے صاحبان انگریز هیں جو هندوستان سے رخصت هوکر گوشه نشین هیں اور جو هندوستانیوں کي تعلیم کے بڑے دوست هیں اُنسے سوسئیٹي منت گذاري کرے که عناياً وہ لوگ اپنے مشورے اور رائیں سوسئیٹي کو دیا کریں اُنمیں سے چند لوگوں کے نام جو اِس وقت میرے خیال میں آئے هیں بیان کرتا هوں سر ایڈورڈ رائن صاحب سر لارنس پیل صاحب سر جیمس کالول صاحب سر فریڈرک هالیڈے صاحب سر جان پیٹرگرانٹ صاحب مسٹر ایچ ٹي پرنسپ صاحب مسٹر هاگسن پرات صاحب ایک ایسي هي درخواست کلکته اور مندراس اور بمبئي کے تینوں یونیورسٹیوں یعني مدرسوں اکبر کي مجلس کے خاص خاص میمبروں سے کي جاے

اور اگر بائی‌لاز یعنی قوانین اور روئدادوں سوسئیٹی کے کافی نسخے اُن لوگوں کے پاس بھیجنے کے واسطے بہم نہ پہنچ سکیں تو انگریزی میں ایک سرکلر جس میں سوسئیٹی کے منشاء اور مقاصد کا بیان بہ تفصیل تمام ہو اُنمیں سے ہر ایک کے پاس روانہ کی جاے نویں بنگال کے ہندو بطور ایک گروہ کے سوسئیٹی کے کار و بار میں غرض‌مند نہ ہونگے صرف اِس وجہہ سے کہ اُردو زبان سے بہت کم واقف ہیں مگر میری راے یہہ ہی کہ اُردو زبان میں ایک اِطلاعنامہ جس میں سوسئیٹی کے مقاصد بخوبی بہ تفصیل مندرج ہوں معہ ایک فہرست میمبروں کے جو اُس میں شریک ہیں اور اُن کتابوں کی فہرست جو ترجمہ کے واسطے تجویز ہوئی ہیں اور معہ حالات دیگر ضروری کے صوبہ بہار اور اضلاع شمال و مغربی اور ہندوستانی راجاؤں اور صوبوں کے اضلاع میں تعلیم یافتہ مسلمان اور ہندووں کے درمیان میں اور نیز صوبہ بنگال اور مندراس اور بنبئی کے احاطوں کے اہل اِسلام میں اِس درخواست سے کہ یہ سوسئیٹی کے مقاصد کے پورا کرنے میں وہ لوگ شریک و مددگار ہوں مشتہر کردیا جاوے دسویں اُن کتابوں کی فہرست جو ترجمہ کے واسطے تجویز کرنی مناسب ہوں چٹھی کے ساتھہ شامل کی جاتی ہی ۱ رسالہ ہیئت اور علم جہازرانی جو اور صاحب کے دائرہ علوم میں سے لیئے جاویں ۲ ھمبولٹ صاحب کی سیاحی کے حالات اور نیز حالات سیاحی کسی اَور مصنف کے ۳ رابرٹسن اور پرسکٹ صاحب کا رسالہ درباب تحقیق ہونے امریکا یعنی نئی دنیا کے ۴ تاریخ خلفاء عباسیہ ۵ گلیگ صاحب کی تاریخ اِنگلستان ۶ رسالہ در باب ترکیب اور اِنتظام سلطنت انگریزی ۷ رسالہ درباب سڑک ریل ۸ لیک پرایس صاحب کا رسالہ درباب فن فاتک گرافی یعنی سورج کے عکس سے تصویر کھینچنے کا فن ۹ رسالہ درباب امریکا کی ترکیب اور اِنتظام سلطنت موجودہ کے ۱۰ تھارنٹن صاحب کی تاریخ ہندوستان ۱۱ حیات‌نامے مشہور مشہور زندہ لوگوں کے جنکا اِنتخاب اُس کتاب میں سے کیا جاوے جو زمانہ کے لوگوں کے نام سے مشہور ہی ۱۲ انگریزی اور سنسکرت کی کتابوں میں سے وہ رسالہ جو فن سانگ

اور اشعار سانگ سے متعلق هی ۱۳ کانب صاحب کا رسالہ در باب ترکیب جسم انسانی کے ۱۴ ڈاکٹر اے کانب صاحب کی طبعیات متعلقہ تندرستی اور تعلیم ۱۵ ڈاکٹر سوئیٹزر کا رسالہ در باب سلامتی عقل ۱۶ هربرت صاحب کا رسالہ در باب حقوق انسانی اور اُن حقوق کی حفاظتوں ملکی کے ۱۷ ڈاکٹر جارج ولسن صاحب کا رسالہ در باب تاربرقی کے ۱۸ سمی پانیپیر صاحب کا رسالہ استعمال بجلی متعلقہ صدمہ کرنے کے *

بعد اسکے سیکرتر نے مجمع کو اطلاع دی کہ مفصلہ ذیل کتابوں کی نذریں سوسئیتی کو ششماهی گذشتہ میں وصول هوئیں *

از طرف مکناتن صاحب بہادر

جواب مضمون اوپر حالات قدیم هندوستان مصنفہ جیمس پرنسپ صاحب سیکرتر اشیاتک سوسئیتی بنگال اور یہہ کتاب چار جلدوں میں هی *

[راس مالا یعنی صوبہ گذرات واقعہ جانب مغرب هندوستان کے هندو بادشاهوں کے حالات میں مصنفہ الکزنڈر کنلاک فاربس صاحب دو جلدوں میں هی *

از طرف اشیاتک سوسئیتی

نمبر ۲ و ۳ و ۴ کا جرنل سوسئیتی *

تتمہ جلد ۳۳ *

طبقات ناصری مصنفہ ابو عمر منہاج ابن سراج پانچ حصوں میں هی *

ریس رامن یہہ قدیم فارسی کی نظم کتاب هی چار حصوں میں هی *

تذکرہ اُن لوگوں کا جو حضرت محمد صلعم کے حالات سے واقف تھے مصنفہ ابن حجاز *

منتخب التواریخ عبدالقادر بن ملک بدایونی چار حصوں میں هی *

روئداد سوسئیتی بابت ستمبر سنہ ۱۸۶۴ ع *

روئداد سوسئیٹی بابت جنوری سنہ ۱۸۶۵ع *

روئداد سوسئیٹی بابت فبروری سنہ ۱۸۶۵ع *

از طرف صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم اضلاع شمال مغربی

رپورٹ ترقی تعلیم اضلاع شمال مغرب کی بابت سنہ ۱۸۶۴ع *

از طرف میجر مڈلی صاحب بہادر پرنسپل ٹامسن کالج روڑکی

ترجمہ بزبان اُردو ٹیٹ صاحب کے رسالہ علم ادوات یعنی جرثقیل کیا ہوا منولعل بہاری لعل مدرس کالج مذکورہ بالا *

ترجمہ بزبان اُردو ٹیٹ صاحب کے رسالہ علم ادوات کیا ہوا رام چندر کا *

از طرف سید کرامت علی صاحب متولی امام بارہ ہوگلی

ماخذ علوم یہہ جواب ہی اُردو میں اُس سوال کا جو سر چارلس ٹریویلین صاحب نے کیا تھا *

از طرف مولوی عبیداللہ خان صاحب عبیدی رئیس کلکتہ

حکایات نادرہ *

اُز طرف منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودھہ اخبار

تاریخ فرشتہ *

رسالہ علم ادوات بزبان اُردو *

رسالہ در ثبوت صداقت کتب مقدس بہ گواہی قرآن مجید *

تحفہ محمدی *

از طرف عبدالرحمن خان صاحب

تاریخ قیصر روم *

عنوان الشرف *

از طرف مشن پریس الہ آباد

شمس البلاغت *

از طرف میر اشرف علی جی ایم سی بی اسسٹنٹ سرجن آگرہ
رسالہ علم کیمیہ *

از طرف سید احمد

حصہ دوسرا تبئین الکلام فی تفسیر التوراۃ والانجیل علی ملۃ الاسلام *
توزک جہانگیری *
شرح ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع *
شرح ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۴ع بابت رجسٹری *

بعد اِسکے صدر انجمن نے مجلس سے یہہ گفتگو کی کہ سال گذشتہ میں سوسئیٹی کے کار و بار کی ترقی بہت معقول ہوئی اِس قسم کی سوسئیٹی جسکو اِس ملک کے ایک باشندہ نے قائم کیا اور جاری کرنے میں اُسکے سرگرم ہی هندوستان کے اِس حصہ میں ایک ایسی نئی چیز ہی کہ جو کچھہ کامیابی اُسکو ہو وہ بہت بڑی اور مفید خیال کرنی چاہیئے بہر حال یہہ دریافت ہونے سے بہت رضامندی ہوئی کہ جس قدر کام کا انجام دیا گیا وہ خوب انجام دیا گیا اور صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم اضلاع شمال مغربی کے پسند آیا بلحاظ سنہ ۱۸۶۵ع کام کے یہہ یقین جاننے کی خوب وجہہ ہیں کہ جن کتابوں کا مشتہر کرنا تجویز ہوا ہی وہ بلاشبہہ تیار ہوکر چھاپی جائینگی اور ترجمہ بھی لائق پسند ہوگا جو عمارت کہ سوسئیٹی کی کتابوں اور اسباب کے رکھنے کے واسطے اِس ضلع کے لوگوں نے ایسی فیاضی سے بنانے کا ارادہ کیا ہی بلاشبہہ وہ بہت فائدہ دیگی اور بہت کام آئیگی کام اُسکی تعمیر کا بسربراہی سید احمد کے بخوبی جاری ہی زیادہ کچھہ سید احمد کی نسبت کہنا ضرور نہیں تم سب کو معلوم ہی کہ وہ سوسئیٹی کی جان اور زندگی ہی وہ ایسے شخص ہیں کہ کامیابی کے مستحق ہیں اور اگر اُنکے هموطن اُنکی مدد اور اعانت مناسب کریں تو وہ ضرور کامیاب ہونگے *

بعد اِسکے صدر انجمن کا شکریہ ادا کیا گیا اور مجمع برخاست ہوا *

(دستخط) ڈبلیو جے براملی
صدر انجمن

فہرست میمبران معاون سین‌تیفک سوسئیتي به ترتیب حروف تہجي
لغایت ماہ جنوري سنہ ۱۸۶۵ع

تاریخ تقرر	نام
	صاحبان انگریز
۹ جنوري سنہ ۱۸۶۴ع	جے ایچ بیٹن صاحب بہادر
ایضا ...	جے ایچ بکس صاحب بہادر
۲ جون سنہ ۱۸۶۴ع	ڈبلیو جے براملي صاحب بہادر
۹ جنوري سنہ ۱۸۶۴ع	ایم براڈھرسٹ صاحب بہادر
۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع	لفتننٹ ایس‌بروک صاحب بہادر
۱۱ اپریل سنہ ۱۸۶۴ع	جے ڈبلیو کلائیو صاحب بہادر
۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع	ڈبلیو کولڈاشٹریم صاحب بہادر
۹ جنوري سنہ ۱۸۶۴ع	اے کالون صاحب بہادر
ایضا ...	ایف کوپر صاحب بہادر
ایضا ...	لفتننٹ کریگي صاحب بہادر
ایضا ...	سي ڈانیل صاحب بہادر
۱۱ اپریل سنہ ۱۸۶۴ع	آر ایم ایڈورڈس صاحب بہادر
۹ جنوري سنہ ۱۸۶۴ع	سي اے ایلیٹ صاحب بہادر
۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع	جي فانتھم صاحب بہادر
ایضا ...	ڈبلیو اے فاربس صاحب بہادر
۹ جنوري سنہ ۱۸۶۴ع	لفتننٹ جے ایف آئي گریہدم صاحب بہادر
یکم فبروري سنہ ۱۸۶۴ع	لفتننٹ اے ڈبلیو گریہیم صاحب بہادر
۹ جنوري سنہ ۱۸۶۴ع	کرنل جي ڈبلیو ہملٹن صاحب بہادر

تاریخ تقرر	نام
یکم فبروري سنه ۱۸۶۴ع	ڈبلیو آر ایم هالایت صاحب بہادر
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع	ڈبلیو اے هیو صاحب بہادر
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	اے او هیوم صاحب بہادر
ایضا ...	کرنل رابي لیک صاحب بہادر
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۴ع	کرنل آر میکلگن صاحب بہادر سي بي
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	آنریبل ایف ڈي مکلیوڈ صاحب بہادر
ایضا ...	جي پي مني صاحب بہادر
ایضا ...	آر مني صاحب بہادر
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	اِي مانٹیگو صاحب بہادر
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۴ع	کرنل آر ماریسن صاحب بہادر
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	ڈبلیو میور صاحب بہادر
ایضا ...	جي پامر صاحب بہادر
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع	ایف بي پیرسن صاحب بہادر
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	جے ایچ پرنسپ صاحب بہادر
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	جي ایچ رکٹس صاحب بہادر
ایضا ...	اے اے رابرٹس صاحب بہادر
ایضا ...	بي سیوٹ صاحب بہادر
ایضا ...	اے شیکسپیر صاحب بہادر
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۴ع	ڈي سمسن صاحب بہادر
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	جے سمسن صاحب بہادر
ایضاً ...	آر سمسن صاحب بہادر
ایضا ...	جے ایم سي سٹي بلاٹ صاحب بہادر

تاریخ تقرر	نام
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	جان استریچي صاحب بهادر
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	جي ڈي ٹرنبل صاحب بهادر
۹جنوري سنه ۱۸۶۴ع	ڈبلیو این ٹرنر صاحب بهادر
ایضا ...	میجر آر ریڈنگٹن صاحب بهادر

میمبران هندوستاني

تاریخ تقرر	نام
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	مهاراجه ایسري پرشاد نراین سنگهه کاشي نریش بهادر
ایضا ..	نواب محمد امین الله خان بهادر
ایضا ...	منشي احمد حسین صاحب تحصیلدار سیرندا ضلع باندا
ایضا ...	منشي الطاف حسین صاحب سررشته دار کمشنري میرٹهه
ایضا ...	مولوي سید امداد العلي خان صاحب ڈپٹي کلکٹر مرادآباد
ایضا ...	شاه اسدعلي صاحب وکیل صدر آگره
ایضا ...	منشي امجدعلي خان صاحب رئیس امروهه
ایضا ...	سید احمد خان صدرالصدور علیگڈهه
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۴ع	مولوي امجدعلي صاحب وکیل صدر آگره
ایضا ...	منشي امام الدین صاحب تحصیلدار مرادآباد
۱۱ اپریل سنه ۱۸۶۴ع	مولوي امانت الله صاحب رئیس غازیپور

تاریخ تقرر	نام
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	لاله اجودهیاپرشاد صاحب منصف مرزاپور
ایضا ...	مولوي محمد امرالله صاحب وکیل صدر آگره
ایضا ...	محمد امدادعلي‌خان صاحب تعلقه‌دار پهاسو
ایضا ...	محمد آغاجان صاحب انسپکٹر دیره‌دون
ایضا ...	محمد ارشادعلي‌خان صاحب رئیس سعدآباد
ایضا ...	محمد احمدعلي‌خان صاحب رئیس بوتهانسي
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع	بابو ایشرچندر صاحب رئیس کول
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	چودهري اصغرعلي صاحب رئیس کهیره ضلع بدایون
ایضا ...	محمد الطاف‌علي‌خان صاحب رئیس بریلي
ایضا ...	مولوي ابوالقاسم عبدالحکیم رئیس کلکته

ب

تاریخ تقرر	نام
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	راے بختاورسنگهه صاحب صدرامین بدایون
ایضا ...	راے بلدیوبخش صاحب ڈپٹي کلکٹر بهادر ضلع غازیپور
ایضا ...	شیخ برکت‌علي صاحب منصف بانس‌گانو ضلع گورکهپور
ایضا ...	منشي بخشش‌علي صاحب سررشته‌دار فوجداري غازیپور
ایضا ...	منشي بنداپرشاد صاحب انسپکٹر پولیس ضلع غازیپور
۴ فروري سنه ۱۸۶۴ع	منشي بابولعل صاحب رئیس کانپور

تاریخ تقرر	نام
یکم فبروري سنه ۱۸۶۳ع	سوتي بہاري لعل صاحب منصف فرخ‌آباد
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۳ع	راے بشمبرسہاے صاحب تحصیلدار هاپڑ ضلع میرتهه
۲ جون سنه ۱۸۶۳ع	لاله بدري پرشاد صاحب وکیل عدالت دیواني علیگڈهه
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۳ع	لاله بنارسي داس رئیس لکهنؤ
ایضاً	منشي بنایک پرشاد صاحب سررشته‌دار محکمه سول جج لکهنؤ
ایضاً	سید باسط علي صاحب رئیس جلالي
	پ
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	راجه پرتاب سنگهه بهادر
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	بابو پیاري موهن بانرجي افسر عمله مهاراجه بنارس
	ت
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	سید تراب علي صاحب ڈپٹي کلکٹر بدایون
یکم فبروري سنه ۱۸۶۳ع	تقي علي خان صاحب رئیس دریاباد ضلع الهٰ‌آباد
	ٹ
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	ٹهاکردت پنڈت صاحب رئیس غازیپور
۲ جون سنه ۱۸۶۳ع	راجه ٹیکم سنگهه صاحب بهادر رئیس مورسان
	ث
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۳ع	منشي ثناءالله صاحب سررشته‌دار کلکٹري بریلي

تاریخ تقرر	نام
	ج
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	راجه جیکشن‌داس بهادر
ایضا ...	لاله جگت‌نراین صاحب وکیل عدالت دیواني ضلع غازیپور
۲ جون سنه ۱۸۶۳ع	پنڈت جانکي‌پرشاد صاحب تحصیلدار پٹي ضلع پرتاب‌گڈهه
	چ
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	منشي چني‌لعل صاحب رئیس بنارس
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	بابو چندرسیکر صاحب مترجم کلکٹري بدایون
	ح
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	نواب محمد‌حسن‌خان بهادر جاگیردار سنواني
ایضا ...	منشي حافظ‌علي‌خان صاحب تحصیلدار باندا
ایضا ...	مولوي محمد حبیب‌الله‌خان صاحب بهادر صدرالصدور مرزاپور
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	نواب حمزه‌علي‌خان صاحب رئیس شیخپوره ضلع میرٹهه
یکم فروري سنه ۱۸۶۳ع	شیخ حفیظ‌الدین‌حیدر صاحب وکیل عدالت دیواني ضلع مرزاپور
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۳ع	مولوي حیدر‌حسین صاحب وکیل صدر آگره
۲ جون سنه ۱۸۶۳ع	مولوي محمد‌حفیظ‌الدین‌احمد صاحب منصف کول

تاریخ تقرر	نام
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	محمد حرمت‌خان صاحب رئیس پنڈراول
	خ
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	مولوي خورشیدعلي‌خان صاحب بہادر صدرالصدور الہ‌آباد
	ڈ
ایضا ...	راجه دیونراین‌سنگھه صاحب بہادر رئیس بنارس
ایضا ...	ڈاکٹر دمڑي‌لعل صاحب تیواري سب اسسٹنٹ سرجن کانپور
ایضا ...	مولوي دلیل‌الدین‌احمدخان بہادر ڈپٹي مجسٹریٹ بست‌چہارپرگنه
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۴ع	چوبے دھنپت‌راے صاحب ڈپٹي کلکٹر بہادر آگرہ
ایضا ...	دلیل‌الدین‌احمد صاحب انسپیکٹر ضلع غازیپور
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	بابو درگاپرشاد صاحب وکیل عدالت دیواني علیگڈھه
ایضا ...	لاله دھني‌رام صاحب رئیس ہاترس
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	بابو دکھنانارنجن آنریري سیکرٹر انجمن اودھه
	ڈ
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع	مہاراجه دگ‌بجےسنگھه بہادر رئیس بلرامپور
	ذ
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	سید ذاکرحسین صاحب منصف ہاترس

تاریخ تقرر	نام
	ر
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	منشي رام‌غلام‌سنگهه تحصيلدار غازيپور
ايضا ...	پندت رادهاکشن صاحب تحصيلدار دهام‌پور ضلع بجنور
ايضا ...	منشي رام‌ملاوا صاحب وکيل مهاراجه کپورتهله
ايضا ...	بابو رام‌کالي چودهري صاحب منصف بليا ضلع غازيپور
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۳ع	بابو روپ‌چندرگهوس صاحب ساکن بليا ضلع غازيپور
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۳ع	منشي رگهناتهه‌سهاے صاحب منصف اکبرآباد
	ز
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	مولوي زين‌العابدين صاحب منصف محمدآباد ضلع غازيپور
	س
ايضا ...	مولوي محمد سميع‌الله‌خان صاحب وکيل صدر آگره
يکم فبروري سنه ۱۸۶۳ع	بابو سوبهک‌سنگهه صاحب رئيس ضلع غازيپور
ايضا ...	سعادت‌علي‌خان صاحب ناظر محکمه صاحب جج غازيپور
ايضا ...	سيدعلي‌خان صاحب رئيس بنارس
۱۱ اپريل سنه ۱۸۶۳ع	مولوي سراج‌حسين صاحب رئيس مهوبا متصل چرکهاري
۶ جون سنه ۱۸۶۳ع	مير سيدمحمد صاحب تحصيلدار سکندره راؤ

تاریخ تقرر	نام
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع	مولوی سلطان حسن صاحب منصف کهیر ضلع علیگڈهه
	ش
۹ جنوری سنه ۱۸۶۴ع	لاله شیوبالک سنگهه صاحب رئیس غازیپور
ایضا ...	رائے شنکرداس صاحب منصف امروهه ضلع مرادآباد
ایضا ...	لاله شیوامرلعل صاحب وکیل عدالت دیوانی غازیپور
ایضا ...	بابو شیوپرشاد صاحب جائینٹ انسپیکٹر بنارس
یکم فبروری سنه ۱۸۶۴ع	بابو شنبهوناتهه صاحب پوسٹ ماسٹر مرادآباد
۲۸ جنوری سنه ۱۸۶۵ع	شیخ شرف الدین صاحب آنریری ڈپٹی مجسٹریٹ بدایون
	ص
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۴ع	صلابت احمدخان صاحب رئیس غازیپور
	ض
۹ جنوری سنه ۱۸۶۴ع	نواب ضیاءالدین احمدخان بهادر
	ط
یکم فبروری سنه ۱۸۶۴ع	منشی طالع مندپرشاد صاحب تحصیلدار رسڑا ضلع غازیپور

تاریخ تقرر	نام
	ظ
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ ع	سید ظہور حسین صاحب وکیل صدر آگرہ
۱۱ اپریل سنه ۱۸۶۳ ع	قاضي محمد ظہور الحق صاحب رئیس غازیپور
	ع
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ ع	مولوي محمد عبداللطیف خان بہادر
ایضا ...	مولوي عبدالاحد صاحب رئیس غازیپور
ایضا ...	منشي علي حسن صاحب تحصیلدار بنارس
ایضا ...	نواب علي رضا خان صاحب بہادر قزلباش آنریري مجسٹریٹ لاہور
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ ع	قاضي عزیز الحق صاحب رئیس ضلع غازیپور
ایضا ...	شیخ عبدالحمید صاحب رئیس ضلع غازیپور
ایضا ...	منشي سید علي نقي صاحب سررشتہدار کلکٹري غازیپور
ایضا ...	منشي سید علي حسین صاحب ایکسترا اسسٹنٹ پرتابگڈھ
ایضا ...	قاضي علي اکبر صاحب وکیل عدالت دیواني غازیپور
یکم فروري سنه ۱۸۶۳ ع	مولوي محمد عبدالقیوم صاحب منصف الہآباد
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۳ ع	نواب عبدالعلي خان صاحب رئیس بنارس
ایضا ...	مولوي عبدالستار صاحب وکیل صدر آگرہ
ایضا ...	قاضي عنایت حسین خان صاحب صدرالصدور فتحگڈھ

تاریخ تقرر	نام
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۴ع	مرزا عباس بیگ صاحب اسسٹنٹ کمشنر لکھنؤ
ایضا ...	قاضي محمد عباس صاحب رئیس مرادآباد
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	محمد عنایت الله خان صاحب تعلقه‌دار بهیکم‌پور
ایضا ...	محمد عبدالشکور خان صاحب تعلقه‌دار بهیکم‌پور
ایضا ...	منشي محمد عبدالعزیز صاحب سررشته‌دار فوجداري علیگڈهه
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	مولوي عبیدالله صاحب عبیدي مدرس هوگلي
	غ
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	محمد غلام حیدر خان صاحب پیشکار تحصیل کول
ایضا ...	شیخ غلام حسین صاحب سربراهکار علاقه فیض احمد خان رئیس دادوں
	ف
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	شاه فرید عالم صاحب رئیس غازیپور
ایضا ...	مولوي فضل احمد صاحب تحصیلدار قائم‌گنج
یکم فبروري سنه ۱۸۶۴ع	مولوي سید فریدالدین احمد صاحب وکیل صدر آگره
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	سید فضل حق صاحب وکیل عدالت دیواني علیگڈهه
ایضا ...	قاضي فضل احمد صاحب تحصیلدار میرٹهه
	ق
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	شیخ محمد قطب الدین صاحب رئیس بریلي
ایضا ...	مولوي سید قادر علي صاحب تحصیلدار نگینه

تاریخ تقرر	نام
	ک
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	مولوي محمد کریم‌بخش صاحب ڈپٹي کلکٹر للت‌پور
ایضا ...	بابو کاشي‌ناتهه صاحب بسواس منصف سیدپور ضلع غازیپور
ایضا ...	بابو کالي‌پرشنوسنگهه بهادر رئیس کلکته
ایضا ...	مولوي سید کرامت‌علي صاحب متولي آمام‌باڑه هوگلي
ایضا ...	منشي کاشي‌پرشاد صاحب سررشته‌دار دیواني غازیپور
ایضا ...	منشي کالي‌چرن صاحب سررشته‌دار عدالت دیواني مرزاپور
یکم فبروري سنه ۱۸۶۴ع	پنڈت کالکاپرشاد صاحب تحصیلدار گنور ضلع بدایون
ایضا ...	بابو کیشوراے صاحب هیڈ کلارک هارس سٹڈ آفس غازیپور
۴ جون سنه ۱۸۶۴ع	سید محمد کمال‌الدین‌حسین صاحب تحصیلدار دلیل‌نگر ضلع اٹاوه
ایضا ...	راے کرن‌سنگهه صاحب رئیس برولي
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع	منشي کنهیالعل صاحب منصف ایته
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	مولوي محمد کرامت‌الله صاحب منصف شاهجهانپور

نام	تاریخ تقرر
لاله کشن‌سہاے صاحب رئیس میرتهه	۲۸ جنوری سنه ۱۸۶۵ ع
گ	
لاله گوپی‌ناتهه صاحب وکیل عدالت دیوانی غازیپور	۹ جنوری سنه ۱۸۶۴ ع
بابو گروداس صاحب متر رئیس بنارس	ایضا ...
لاله گلاب‌سنگهه صاحب وکیل سرکار مرادآباد	یکم فبروری سنه ۱۸۶۴ ع
بابو گنیش‌پرشاد صاحب منصرم عدالت دیوانی لکهنؤ	۶ جون سنه ۱۸۶۴ ع
منشی گورسرنداس صاحب تحصیلدار علیگدهه	ایضا ...
مصر گوپال‌سہاے صاحب منصف جلیسر ضلع متهرا	ایضا ...
دوبے گوجرمل صاحب رئیس علیگدهه	ایضا ...
ل	
بابو لکهی‌نراین‌سین صاحب رئیس غازیپور	۹ جنوری سنه ۱۸۶۴ ع
بابو لچهمن‌داس صاحب خزانچی ضلع غازیپور	یکم فبروری سنه ۱۸۶۴ ع
قاضی محمد لطافت‌حسین صاحب وکیل عدالت دیوانی علیگدهه	۶ جون سنه ۱۸۶۴ ع
محمد لطف‌علی‌خان صاحب رئیس چهتاری	ایضا ...
منشی للتاپرشاد صاحب سررشته‌دار محکمه جوڈیشل کمشنر لکهنؤ	۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ ع
م	
مہاراجه مہیشربخش‌سنگهه بہادر رئیس ڈمراؤں ضلع شاه‌آباد	۹ جنوری سنه ۱۸۶۴ ع

تاریخ تقرر	نام
۹ جنوري سنه ۱۸۶۳ع	شیخ محمدجان صاحب رئیس غازیپور
ایضا ...	مولوي سید محمدمبین خان بهادر ڈپٹي کلکٹر فرخ اباد
ایضا ...	پنڈت من پهول صاحب میر منشي گورنمنٹي پنجاب
ایضا ...	منشي سید محمدحسین صاحب وکیل مهاراجه پتیاله
ایضا ...	مولوي محمدعمر صاحب رئیس زمانیا ضلع غازیپور
ایضا ...	مولوي محمد مظهرالله صاحب سررشته‌دار کلکٹري بجنور
ایضا ...	مولوي محمدبخش خان بهادر صدرالصدور آگره
ایضا ...	لاله متولعل صاحب وکیل عدالت دیواني غازیپور
یکم فبروري سنه ۱۸۶۳ع	مولوي محمدحسن صاحب صدرامین بجنور
ایضا ...	منشي مادهولعل صاحب رئیس بنارس
ایضا ...	مولوي محمدحسن خان بهادر صدرالصدور مرادآباد
ایضا ...	مولوي محمد مومن علي خان صاحب صدرالصدور شاهجهانپور
۱۲ مارچ سنه ۱۸۶۳ع	راے مان راے صاحب وکیل سرکار آگره
ایضا ...	مددعلي خان صاحب رئیس غازیپور
۱۱ اپریل سنه ۱۸۶۳ع	منشي محمدصدیق صاحب متعلق سررشته نهر جمنا مظفرنگر
۶ جون سنه ۱۸۶۳ع	قاضي محمد مددحسین صاحب وکیل سرکار علیگده

نام	تاریخ تقرر
محمد مردان‌علي‌خان صاحب رئیس مرادآباد	٦ جون سنه ١٨٦٣ع
چوبے موهن‌لعل صاحب تحصیلدار هاترس	ایضا ...
محمد معشوق‌علي‌خان صاحب تعلقه‌دار چکاتهل	ایضا ...
مهاراجه مان‌سنگهه بهادر قائم‌جنگ رئیس فیض‌آباد	١٥ ستمبر سنه ١٨٦٣ع
راجه مادهوسنگهه بهادر رئیس امیتهي	ایضا ...
ساه مکهن‌لعل صاحب رئیس لکهنؤ	ایضا ...
کنور معشوق‌علي‌خان صاحب رئیس دان‌پور	ایضا ...
خواجه محمدحسین صاحب رئیس کول	ایضا ...
لاله مترسین صاحب رئیس هاترس	ایضا ...
نواب محمد مهدي‌علي‌خان صاحب بهادر رئیس رام‌پور	٢٨ جنوري سنه ١٨٦٥ع
میونسپل کمیشن بریلي	ایضا ...
مولوي مهدي‌علي‌خان صاحب تحصیلدار اِٹاوه	ایضا ...
لاله منولعل صاحب وکیل عدالت دیواني علیگڈهه	ایضا ...

ن

نام	تاریخ تقرر
منشي نجم‌الدین‌حیدر صاحب تحصیلدار آگره	٩ جنوري سنه ١٨٦٣ع
مولوي محمد نجم‌الدین صاحب ڈپٹي انسپکٹر میرٹهه	ایضا ...
دیوان نهال‌چند صاحب وکیل مهاراجه جمبو	ایضا ...
سردار نهال‌سنگهه صاحب چهاچهي رئیس لاهور	ایضا ...
منشي سید نصیرعلي صاحب تحصیلدار و ڈپٹي مجسٹریٹ باغپت ضلع میرٹهه	ایضا ...

تاریخ تقرر	نام
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	راے نراین‌داس صاحب رئیس بنارس
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	منشي نواب‌راے صاحب منصف داتاگنج ضلع بدایون
یکم فبروري سنه ۱۸۶۴ع	سید ناصرعلي‌خان بهادر ذوالقدر ڈپٹي کلکٹر الهآباد
ایضا ...	پنڈت نندکشور صاحب تحصیلدار سنبهل ضلع مرادآباد
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	حکیم نصیرالدین صاحب تحصیلدار جونپور
ایضا ...	محمد نظام‌علي‌خان صاحب انسپکٹر پولیس کول
ایضا ...	بخشي نندکشور صاحب رئیس هاترس
ایضا ...	محمد نصرت‌خان صاحب رئیس سومیره
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع	منشي نول‌کشور صاحب مالک مطبع لکهنو
	و
۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	کنور وزیرعلي‌خان صاحب بهادر ڈپٹي کلکٹر میرٹهه
	ه
ایضا ...	لاله هربنس‌لعل صاحب وکیل سرکار ضلع غازیپور
ایضا ...	بابو بهوان‌چندر صاحب هیڈ کلارک غازیپور
۲۰ مارچ سنه ۱۸۶۴ع	منشي هنومان‌پرشاد صاحب وکیل صدر آگره
۶ جون سنه ۱۸۶۴ع	لاله هوتي‌لعل صاحب رئیس هاترس
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	راو هندوپت صاحب جاگیردار علي‌پور

فہرست آنریري میمبران سین‌تیفک سوسئیتي کي

۹ جنوري سنه ۱۸۶۴ع	ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم اے
ایضا ...	کپتان ایس آر فلر صاحب بہادر آر اے
۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۵ع	بابو رام‌چندرگھوس صاحب

فہرست میمبران کي جو سوسئیتي سے علیحدہ ہوگئے

ڈاکٹر کرستي‌سن صاحب بہادر *
مستر اگستس فلپ ویپ صاحب بہادر *
سید احمدعلي صاحب *
منشي سالگرام صاحب *
پنڈت اجودھیاناتھہ صاحب *
میر سیدمحمد صاحب *
نواب ممتازالدولہ *

فہرست اُن میمبروں کي جنھوں نے اِس جہان سے اِنتقال فرمایا

شاہزادہ محمد جلال‌الدین صاحب *
مولوي صاحب‌علي‌خان صاحب *
مولوي وحیدالنبي‌خان صاحب *

کونسل کارپرداز

روئداد نمبر ۸

بابت ماہ ستمبر و اکتوبر و نومبر و دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع

اجلاس عام

بمقام کلکتہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۵ع

پریسیڈنٹ و صدر انجمن

ڈبلیو جے براملی صاحب اسکوئیر

ویس پریسیڈنٹ

جے ایچ پرنسپ صاحب بہادر

راجہ جیکشن‌داس صاحب بہادر

میمبران موجودہ

مولوی حفیظ‌الدین‌احمد صاحب

محمد عنایت‌اللہ‌خان صاحب

لالہ بدری‌پرشاد صاحب

سیکرٹر

سید‌احمد‌خان

سیکرٹری سید احمد خان نے حساب مفصلہ ذیل آمدني اور خرچ سوسئیتي کا بابت ماہ ستمبر و اکتوبر و نوامبر و دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع کے اجلاس کے ملاحظہ میں گذرانا *

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع

آمدني		خرچ	
باقیات موجودہ خزانہ لغایت آخر اگست سنہ ۱۸۶۴ع --	اعـــہ لالعـــہ ۱۰/۲	میڈیکل ہال پریس بنارس بابت چھاپہ روئداد نمبر ۳	عـــہ ۱۰/۲
آمدني ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع --	۱۱عـــہ	تنخواہ بابو گنگاپرشاد بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۶۴ع	ســـہ
		تنخواہ مولوي فیض الحسن بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۶۴ع	صـــہ
		تنخواہ محمد یار خان محرر بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۶۴ع	عـــہ
میزان --	۳ــہ صـــہ ۱۰/۲	میزان --	۱۱عـــہ ۱۰/۲
باقي --	اعـــہ لا ۱ـــہ		

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع

آمدنی

آمدنی	
باقیات موجودہ خزانہ لغایت ۳۰ ستمبر سنہ سنہ ۱۸۶۴ع ...	اعـ لا ـــہ
آمدنی ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع ...	ما عـــہ
میزان ...	اعـ لعما ـــہ

خرچ

خرچ	
تنخواہ بابو گنگا پرشاد بابت ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع ...	ـــہ
تنخواہ مولوی فیض الدین بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع	صـــہ
تنخواہ محمد یار خان محرر بابت ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع	عـــہ
محصول ڈاک ...	مصر ۶ پائی
ٹکٹ رسیدات ...	مصر ۷ر
مزدوری کرسی ہاے اجلاس ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ع ...	۵ر
لفافجات روانگی خطوط و چٹھیات ...	مصر ا ر
میزان ...	ما عـــہ ۳ر ۶ پائی

باقی ... اعـ لا عـــہ ۲ر ۶ پائی

بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع

آمدني

مد		رقم
باقيات موجودہ خزانہ بابت آخر ماہ نوامبر سنہ ۱۸۶۴ع	--	اعـــہ لـلـما ـــعـــہ ۴/ ۶ پائي
آمدني ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع	==	مالـعـــہ ۲/
ميزان	...	عـــہ ۷/ ۹ پائي
باقي	...	اعـــہ ۲/ ۵ پائي

خرچ

مد		رقم
تنخواہ بابو گنگاپرشاد بابت ماہ نوامبر سنہ ۱۸۶۴ع		ســـہ
تنخواہ مولوي فيض الحسين بابت ماہ نوامبر سنہ ۱۸۶۴ع	--	صـــہ
تنخواہ محمد يار خان محرر بابت ماہ نوامبر سنہ ۱۸۶۴ع	--	عـــہ
ٹکٹ رسيدات	--	۱۰/
ٹکٹ ڈاک	...	۱۱/
گورنمنٹ پريس کو بابت چھپوائي تاريخ مصر	...	لـلـما ـــہ ۵/ ۷ پائي
قيمت صندوقہا گورنمنٹ پريس کو	...	۔ے/
محصول ريل	...	لہ عـــہ ۷/ ۶ پائي
مزدوري لانے بکسوں کي ريل سے	...	۳/
ميزان	...	لعـالـعـــہ ۵/ ۱ پائي

بعد اسکے سید احمد خان نے واسطے مقرر ہونے بابو رام چندر گھوش صاحب کے بطور آنریری میمبر سوسئیٹی کے تحریک کی اور کہا کہ یہہ بابو صاحب ایک مدت تک کالی داس کالج میں سنسکرت کے پرافیسر تھے اور بسبب ضعیفی کے پینشن لے لی ھی یہہ صاحب بہت علم دوست ہیں اور ترقی علم اور ھندوستانیوں کی تربیت میں بہت سرگرم ھیں اور پرانے حالات سے بھی واقفیت بخوبی رکھتے ھیں اور اسی سبب سے رائیل اشیاٹک سوسئیٹی کے آنریری میمبر ہیں ان وجوھات سے میں تحریک کرتا ھوں کہ یہہ صاحب ہماری سوسئیٹی کے آنریری میمبر مقرر کیئے جاویں *

راجہ جیکشن داس بہادر نے اِس تحریک کی تائید کی اور بالاتفاق منظور ھوئی اور یہہ بات قرار پائی کہ بموجب دفعہ ۲۵ قانون سوسئیٹی کے اجلاس عام سوسئیٹی سے ان صاحب کے آنریری میمبر ہونے کی سفارش کی جاوے *

بسبب اختتام سال تمام کے تمام کتابیں اور کاغذات سوسئیٹی کے بموجب دفعہ ۹۰ قانون سوسئیٹی کے واسطے تجریز رائے اور کیفیت کے ڈاکٹر کلکلی صاحب کو سپرد ھوئے تھے ڈاکٹر صاحب نے جو کیفیت اپنی دی ذیل میں مندرج ھی *

میں تصدیق کرتا ھوں کہ علیگڈھہ کی سینتیفک سوسئیٹی کا حساب بابت سنہ ۱۸۶۴ ع کے جو میں نے آج درخواست سے سید احمد خان کے بغور تمام ملاحظہ کیا ھر طرح سے درست پایا بہت احتیاط سے وہ حساب رکھا گیا ھی *

(دستخط) چارلس ای کلکلی
سول سرجن

بعد اسکے صدر انجمن نے کاغذات اور کتابیں حساب کتاب سوسائیٹی کی ملاحظہ فرمائیں اور سب کو درستی سے مرتب پایا اور اپنی خوشنودی ظاہر کی *

بعد اسکے صدر انجمن کا شکریہ ادا کیا گیا اور اجلاس ختم ہوا *

(دستخط) ڈابیر جے براملی
پریسیڈنت